لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ○ (الفرقان: ۵۲)

اور جہاد کرو ان کے ساتھ اس قرآن کے ذریعہ سے زبردست جہاد ○

بولتا قرآن (۱) جنت یا جہنم

قرآن حکم ہے ہر اختلافی معاملہ میں

(آل عمران: ۲۳۔ الانعام: ۱۱۵)

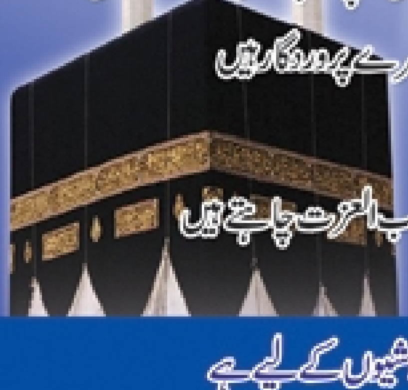

حضرت علیؓ سے منسوب دُعا

میرے اللہ۔۔۔ میری عزت کیلیے یہی کافی ہے کہ میں آپ رب العزت کا بندہ ہوں

اور میرے فخر کیلیے یہی کافی ہے کہ آپ رب العزت میرے پروردگار ہیں

آپ رب العزت ویسے ہی ہیں جیسا میں چاہتا ہوں

بس آپ رب العزت مجھ کو ویسا ہی بنا دیں جیسا آپ رب العزت چاہتے ہیں

یہ کتاب غور و فکر کرنے والے اور حق کے متلاشیوں کے لیے ہے

یہ ایک انسانی کوشش ہے۔ حتی الامکان احتیاط کے باوجود اس میں غلطی کا احتمال ہوسکتا ہے۔ تمام درست اور اچھی باتیں اللہ رب العزت کا فضل و کرم اور رحمت ہے۔ اگر کوئی غلطی سامنے آئے تو وہ ہماری کوتاہی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پھیکا اسلام میٹھا اسلام

خشک اسلام تر اسلام

مردہ اسلام زندہ اسلام

معاملہ اتنا بھی سادہ نہیں

یہ معاملہ ہے جنت یا جہنم کا

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

جملہ حقوق بحق محقق محفوظ ہیں

نام کتاب	بولتا قرآن (1) جنت یا جہنم
تحقیق و پیش کش	جاوید اختر جوہری
ناشر	جوہری ٹرسٹ
قانونی مشیر	طارق عزیز ملک۔ ایڈوکیٹ
	خالد مسعود۔ ایڈوکیٹ
کتابت	محمد شاہد فاروق سندھو
پروف ریڈنگ	حافظ محمد یونس
	محمد فاروق
پرنٹر	TF Printers
تعداد	15,024
پہلا ایڈیشن	دسمبر 2012

یہ کتاب جوہری ٹرسٹ نے قادیانی خواتین و حضرات کے لیے تحفتہً پیش کی ہے۔

آپ تعصب کی عینک اتار کر اس کو ایک مرتبہ ضرور پڑھیں۔

کتاب حاصل کرنے کے لیے یا اس پر تبصرہ کرنے کے لیے آپ ہمیں

0307-4700048 پر SMS کر سکتے ہیں یا آپ ہمیں

boltaquran@gmail.com پر ای میل بھیج سکتے ہیں۔

(۱) یہ فون نمبر صرف اور صرف SMS کے لیے ہے کسی بھی فون کال کا جواب نہیں دیا جائے گا۔

(۲) یہ ای میل کتاب کے حصول کے لیے یا تبصرے کے لیے دیا گیا ہے۔

(۳) یہ کتاب www.johritrust.org سے بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

(۴) یہ کتاب جامع مسجد الرحمٰن، اٹاری سروپہ، لاہور سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۵) ہم کسی قسم کے بحث و مباحثہ میں شریک نہیں ہوں گے۔ قرآنی آیات کی آپ قرآن سے تصدیق کر سکتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتب کسی قادیانی لائبریری سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(۶) کتاب منگوانے کے لیے SMS اور ای میل میں اپنا نام پتہ اور فون نمبر ضرور لکھیں۔

نوٹ: قرآن کے مختلف نسخوں میں آیات نمبر کا فرق ہو سکتا ہے۔

(۷) مرزا بشیر الدین محمود صاحب اور مرزا طاہر صاحب کے قرآنی تراجم انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

(۸) مرزا مسرور صاحب کا جو حوالہ دیا گیا ہے وہ youtube پر موجود ہے۔

انتساب

یہ کوشش ان کے نام جن سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ اللہ رب العزت اُن کے درجات کو بلند کریں۔

یہ کوشش ان کے نام بھی جو حق کے متلاشی تھے اور ایک ہلکی سی دعوت پر اسلام لے آئے اور اب حق پانے کے بعد وہ بھی حق کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔

یہ کوشش ان کے نام بھی ہے جو حق کے متلاشی ہیں۔ اور سچ کی تلاش میں ہیں۔

انڈیکس

کتاب لکھنے کی وجہ 1
قرآن 5
چند قرآنی اصطلاحات جن کو ذہن میں رکھنے سے بہت سے نقطوں 5
کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔
قرآن بزرگ ہے 6
قرآن آسان ہے 6
قرآن پر ایمان 6
قرآن حکم ہے ہر اختلافی معاملہ میں 6
قرآن مفصل ہے 7
قرآن میں کوئی کمی نہیں 7
قرآن (اللہ) کی باتیں بدلی نہیں جا سکتیں 7
حتیٰ کہ خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اِس میں تبدیلی کے مجاز نہیں 7
قرآن کی حفاظت کا وعدہ اللہ رب العزت نے خود فرمایا ہے 8
قرآن نہ ماننے والوں کے لیے عذاب 8
(قرآن) اللہ کی آیتیں جھٹلانے والے دوزخی ہیں 8
نبی اور رسول 9
کیا نبی اور رسول میں کوئی فرق ہے؟ 10
صاحبِ کتاب 12
نبی کب تشریف لاتے ہیں؟ 13

آنے والے نبی کے متعلق بتانا نبی کی ذمہ داری ہوتی ہے 15

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیامت تک جاری وساری رسالت کے دلائل 17

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 18

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم ودائم اور جاری وساری رسالت کی دلیلیں 19

دعوت حق 63

تکذیبِ اللہ سبحانہ تعالیٰ 67

تکذیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 67

تکذیبِ قرآن (آیات) کرنے والوں کا انجام 67

تکذیبِ اللہ کرنے والوں کا انجام 68

تکذیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والوں کا انجام 69

انکار/تکذیب آیات اللہ کرنے والوں کا انجام 71

تین آیات 79

سورۃ الصّف آیت نمبر ۶ 80

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر والے برنباس انجیل کے پیراگرافس 83

سورۃ جمعہ کی قادیانی تشریح 89

سورۃ جمعہ کی آیت نمبر ۴ کی تفصیل 90

آپ ذرا غور کریں! 93

خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 96

مختصراً تینوں آیات سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بغیر کسی شک وشبہ کے ثابت ہے 98

قرآن اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب 101

فرقہ بندی کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ارشادات 102

فرقہ بندی کے بارے میں قرآن کا فرمان 102

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اللہ رب العزت کے جاگنے اور سونے کے بارے میں ارشاد: 103

ہندوؤں کے پرمیشر کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا فرمان ’’پرمیشر کی جگہ‘‘ 104

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اللہ رب العزت کے متعلق بیان کہ ’’اللہ تعالیٰ خطا کریں گے‘‘ 105

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خدا کے بارے میں فرمان 106

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنا عصا (سونٹا) اپنے دوست کو کسی کے پھل دار درخت سے پھل اتارنے کے لئے دیا (بغیر اجازت تو چوری ہوتی ہے) 107

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ تعالیٰ کو حاکم کی کرسی پر بیٹھا دیا اور خود خالی کرسی پر بیٹھ گئے 109

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی دوسری شادی کا قصہ 111

اللہ رب العزت کو دیکھنے کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا 113

باپ کی شکل میں خدا تعالیٰ کو دیکھنا 114

’’شیطان‘‘ مسیح موعود کے ہاتھوں ہلاک ہوگا 117

مسیح موعود کا مقام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی 118

قرآن کیا کہتا ہے؟ 119

قرآن کی روشنی میں اس یاوا گوئی کا تجزیہ 121

دولت جمع کرنا جہنم کی آگ میں جلنا ہے 123

مال جمع کرنے والوں کی مذمت 123

دیکھیں قرآن جھوٹے کے متعلق کیا کہتا ہے؟ 124

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور اللہ کے درمیان نہانی تعلق 125

قرآن اللہ رب العزت کے متعلق کہتا ہے 126

اللہ رب العزت کی تکذیب کرنے والوں کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے؟ 126

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے فرمان 128

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن حضرت عیسیٰؑ کی سیرت طیبہ کو کس طرح بیان کرتا ہے 130

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اللہ رب العزت سے تعلق 132

قرآن اللہ رب العزت کے متعلق کیا کہتا ہے؟ 133

خدا کی تکذیب کرنے والوں کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے؟ 134

میں جھوٹا تو اسلام بھی جھوٹا 136

دین اسلام کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے؟ 136

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی چند تحریروں کا تجزیہ 137

تحریر نمبر ۱ 137

تحریر نمبر ۲ 137

تحریر نمبر ۳ 138

تحریر نمبر ۴ 138

قرآن کی باتوں میں تبدیلی کے متعلق قرآن کا بیان 139

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اللہ رب العزت کے متعلق 142

تحریریں

تحریر نمبر ا والد کی وفات پر اللہ تعالیٰ کی تعزیت 142

تحریر نمبر ۲ خدا کو دیکھنا 143

تحریر نمبر ۳ متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھائی جاتی ہے 143

تحریر نمبر ۴ تمہارے جیسا آدمی 143

تحریر نمبر ۵ اللہ کی اولاد ہونا 143

تحریر نمبر ۶ لڑکے کی بشارت جو نعوذ باللہ خدا ہوگا 144

تحریر نمبر ۷ توحید اور کفر 144

تحریر نمبر ۸ کن فیکون کی طاقت 144

قرآن کہتا ہے 144

تحریر نمبر ۹ ہر چیز کا فوراً ہو جانا 145

تحریر نمبر ۱۰ زندہ کرنے کی صلاحیت 145

قرآن میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے 146

قرآن میں ہے 147

اللہ رب العزت کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی یاوا 148

گویاں

قرآن اللہ رب العزت کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ 149

حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب 152
کی یاوا گو یاں
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ایک ایسی عورت پر تہمت لگائی 153
ہے جس کے متعلق قرآن کہتا ہے۔
قرآن کے متعلق (قرآن میں گندی گالیاں بھری ہیں) 155
قرآن کے متعلق قرآن میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے 156
قرآن عزت والی کتاب ہے 156
قرآن بزرگ ہے 156
قرآن رحمت ہے 156
قرآن نور ہے 156
قرآن عظمت والا ہے 156
قرآن اس چھپی کتاب میں مندرج ہے جسے پاک اشخاص ہی 157
چھوتے ہیں
انکارِ جہاد 158
قرآن میں جہاد کے متعلق ہے 159
تکذیبِ اللہ سبحانہ تعالیٰ 163
تکذیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 163
تکذیبِ قرآن (آیات) 163
کرنے والوں کا
انجام
تکذیبِ اللہ کرنے والوں کا انجام 164

تکذیبِ رسولؐ کرنے والوں کا انجام 165

انکار/تکذیب آیات اللہ کرنے والوں کا انجام 167

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے 175

الہامات، رؤیات اور کشف کے چند نمونے

صرف دو آیات 176

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الہامات اور رؤیات کے چند 176

نمونے

کیسے نبی! 190

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نبوت کے چند نمونے 191

کیسے نبی/ رسول مرزا غلام احمد قادیانی صاحب 194

بغیر کتاب کے نبی۔ حالانکہ تمام انبیاءؑ کو کتاب دی گئی۔ 194

قادیانی تحریک یا فرقہ کے محرکات 196

قادیانی تحریک یا فرقہ کے محرکات 197

۱) دولت جمع کرنا جہنم کی آگ میں جلنا ہے 197

۲) مال جمع کرنے والوں کی مذمت 198

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی مالی حالت اُن کی اپنی زبانی 199

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی مالی مشکلات بڑھتی ہی گیئں اُن 199

کے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی کی زبانی

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے متعلق ایک قریبی رشتہ دار کا 199

بیان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے صاحبزادے کی زبانی

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کے مالی حالات اس قدر خراب کہ مکانوں کی مرمت بھی ممکن نہ رہی 200

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب نے حرام کے مال کو بھی حلال کر دیا ''مال تو مال ہی تھا'' 201

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کے مطابق چندہ نہ دینے والے جماعت میں نہیں رہ سکتے 201

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کے اشعار جن میں وہ اپنی غربت کا اظہار کر رہے ہیں 202

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب اپنی معاشی کامیابیوں کا ذکر کر رہے ہیں اور سلسلہ چل نکلنے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں 202

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب معاشی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے 203

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کو تو خواب بھی پیسوں کے آتے تھے الہام کیوں پیچھے رہتے وہ بھی پیسوں کے 204

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب فرماتے ہیں پیسے دو اور اللہ کو راضی کرو 205

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کا لاکھ دو لاکھ روپیہ آنے کا الہام سیٹھ صاحب کے نام 205

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کا سیٹھ صاحب کے نام پیسوں کے لئے خط 206

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا چندہ مانگنے کا ایک خوبصورت انداز 207

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا چندہ ملنے پر شکریے کا خط 208

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو پیسوں کی وحی 209

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو پیسوں کے خواب 210

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مزید معاشی الہام، مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے سردار جی (سکھ) کا ایک روپیہ بھی نہ چھوڑا 210

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الہام یا خواب بھی پیسوں سے متعلق ہی ہوتے تھے 212

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ٹیکس چوری کے چکر میں 212

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا وراثتی الہام 212

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خواب اور زمین کی دعا سے مکان مل گئے 213

جیسا مال دو گے ویسی ہی دعا ہو گی 213

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے رہن سہن میں معاشی بہتری کے ساتھ تبدیلیاں 214

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ''سادہ'' سی خانگی زندگی 214

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی خانگی زندگی میاں محمود صاحب کی زبانی 216

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مالی معاملات کے متعلق اعتراضات 216
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے حساب کتاب کا معاملہ 217
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے لنگر کے اخراجات پر سوالات 218
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے اسراف کے معاملات 219
میاں محمود احمد صاحب کا خط بنام مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول مال کا چکر کھل کر سامنے آ رہا ہے لگتا ایسے ہے کہ یہ سارا کھیل ہی مال و دولت کے لیے تھا 220
بیت المال 222
کیا حقیقت میں ایسا ہوا؟ 223
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور میاں محمود احمد صاحب لوگوں کو قادیان آنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور مرزا بشیر احمد صاحب پراپرٹی ڈیلر کا رول ادا کر رہے ہیں 224
قبریں برائے فروخت ہر کام میں پیسے کا چکر مرنے والوں کو بھی نہیں چھوڑا 225
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقبرہ بہشتی کے متعلق حسب ذیل ارشادات رسالہ الوصیت میں فرمائے 226
نا قابل واپسی وصیتیں 228
مکتوبات احمد یہ جلد پنجم حصہ اول 230
خطوط بنام سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب کا خلاصہ 230
مکتوبات احمد یہ جلد پنجم حصہ اول 231

خطوط بنام حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کا خلاصہ	231
مکتوب نمبر ۱	231
مکتوب نمبر ۲	231
مکتوب نمبر ۳	231
مکتوب نمبر ۴	231
مکتوب نمبر ۵	231
مکتوب نمبر ۶	232
مکتوب نمبر ۷	232
مکتوب نمبر ۸	232
مکتوب نمبر ۹	232
مکتوب نمبر ۱۰	232
مکتوب نمبر ۱۱	233
مکتوب نمبر ۱۲	233
مکتوب نمبر ۱۳	233
مکتوب نمبر ۱۴	233
مکتوب نمبر ۱۵	233
مکتوب نمبر ۱۶	233
مکتوب نمبر ۱۷	233
مکتوب نمبر ۱۸	234
مکتوب نمبر ۱۹	234
مکتوب نمبر ۲۰	234

مکتوب نمبر ۲۱	234
مکتوب نمبر ۲۲	234
مکتوب نمبر ۲۳	234
مکتوب نمبر ۲۴	235
مکتوب نمبر ۲۵	235
مکتوب نمبر ۲۶	235
مکتوب نمبر ۲۷	235
مکتوب نمبر ۲۸	235
مکتوب نمبر ۲۹	235
مکتوب نمبر ۳۰	236
مکتوب نمبر ۳۱	236
مکتوب نمبر ۳۲	236
مکتوب نمبر ۳۳	236
مکتوب نمبر ۳۴	236
مکتوب نمبر ۳۵	236
مکتوب نمبر ۳۶	236
مکتوب نمبر ۳۷	237
مکتوب نمبر ۳۸	237
مکتوب نمبر ۳۹	237
مکتوب نمبر ۴۰	237
مکتوب نمبر ۴۱	237

مکتوب نمبر ۴۲	237
مکتوب نمبر ۴۳	237
مکتوب نمبر ۴۴	238
مکتوب نمبر ۴۵	238
مکتوب نمبر ۴۶	238
مکتوب نمبر ۴۷	238
مکتوب نمبر ۴۸	238
مکتوب نمبر ۴۹	238
مکتوب نمبر ۵۰	238
مکتوب نمبر ۵۱	239
مکتوب نمبر ۵۲	239
مکتوب نمبر ۵۳	239
مکتوب نمبر ۵۴	239
مکتوب نمبر ۵۵	239
مکتوب نمبر ۵۶	240
مکتوب نمبر ۵۷	240
مکتوب نمبر ۵۸	240
مکتوب نمبر ۵۹	240
مکتوب نمبر ۶۰	240
مکتوب نمبر ۶۱	240
مکتوب نمبر ۶۲	241

مکتوب نمبر ۶۳	241
مکتوب نمبر ۶۴	241
مکتوب نمبر ۶۵	241
مکتوب نمبر ۶۶	241
مکتوب نمبر ۶۷	241
مکتوب نمبر ۶۸	241
مکتوب نمبر ۶۹	242
مکتوب نمبر ۷۰	242
مکتوب نمبر ۷۱	242
مکتوب نمبر ۷۲	242
مکتوب نمبر ۷۳	242
مکتوب نمبر ۷۴	242
مکتوب نمبر ۷۵	242
مکتوب نمبر ۷۶	243
مکتوب نمبر ۷۷	243
مکتوب نمبر ۷۸	243
مکتوب نمبر ۷۹	243
مکتوب نمبر ۸۰	243
مکتوب نمبر ۸۱	244
مکتوب نمبر ۸۲	244
مکتوب نمبر ۸۳	244

مکتوب نمبر ۸۴	244
مکتوب نمبر ۸۵	244
مکتوب نمبر ۸۶	244
مکتوب نمبر ۸۷	244
مکتوب نمبر ۸۸	245
مکتوب نمبر ۸۹	245
مکتوب نمبر ۹۰	245
مکتوب نمبر ۹۱	245
مکتوب نمبر ۹۲	245
مکتوب نمبر ۹۳	245
مکتوب نمبر ۹۴	245
دعوتِ حق	246
حق کے متلاشیوں کے لیے اللہ رب العزت نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ ذرا سوچیئے اگر آپ نے دیر کر دی تو ۔	247
انتخاب	249
جنت کے راستے کا انتخاب	250
مرزا مسرور احمد صاحب کے نام کھلا خط	253

کتاب لکھنے کی وجہ

میں زندگی کی ۶۵ بہاریں دیکھ چکا ہوں اس دوران بہت سے قادیانی حضرات سے بھی واسطہ پڑا۔ میرے ذہن میں اُن کے متعلق سوائے اس بات کے کہ وہ قادیانی ہیں۔ اس کے باوجود میں ان حضرات کے متعلق نہ تو کوئی تعصب رکھتا نہ منفی سوچ بلکہ میں تو ہر انسان کو اللہ رب العزت کا پیدا کردہ انسان سمجھتے ہوئے کسی بھی انسان کے متعلق کسی قسم کی منفی سوچ نہیں رکھتا کیونکہ اللہ رب العزت کسی بھی وقت اسے ہدایت دے کر کوئی بڑا کام لے سکتے ہیں۔ اسی سوچ کا نتیجہ تھا کہ جب قادیانی عبادت گاہوں پر لاہور میں حملے ہوئے تو ہماری مسجد (جس کا میں صدر ہوں) سے جمعہ کی جو تقریر ہوئی اُس کا عنوان تھا ''یہ طریقہ ٹھیک نہیں''۔ یہی تقریر اور بھی بہت سی مساجد میں جمعہ کے خطبہ کے دوران پڑھی گئی۔ (ہم جمعہ کی تقریریں بھیجا کرتے تھے) ہمارے خیال میں ہماری یہ تقریر قرآن کے حکم ''لا اکراہ فی الدین''یعنی دین میں کوئی جبر نہیں کے مطابق تھی۔

کچھ قادیانی حضرات پر اِس کا بہت مثبت اثر ہوا جب میں نے یہ دیکھا تو اس وقت میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ بہت سے قادیانی حضرات حق کے متلاشی ہیں۔ کیوں نا اِن حق کے متلاشی حضرات کے لیے کچھ عملی کام کیا جائے۔ اِس کام کے لیے میں نے مطالعہ شروع کیا تو دیکھا کہ قادیانیوں کے متعلق تو بہت مواد موجود ہے۔ جس میں راہنمائی کا عنصر تو بہت کم مگر تنقیدی عنصر کچھ زیادہ نظر آتا ہے۔

اگر حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کو دیکھا جائے تو آپ ﷺ نے تو ہمیشہ راہنمائی فرمائی جس کے نتیجے میں ۲۳ سال کے مختصر سے عرصے میں اسلامی انقلاب آ گیا۔

دوسرا مرحلہ تھا قادیانی لٹریچر کا حصول (کیونکہ میں خود ان کی کتابوں کو پڑھنا چاہتا تھا) جو کہ بہت ہی مشکل کام ہے مجھے کچھ وقت تو لگا مگر اللہ رب العزت نے مجھے اس مرحلے میں بھی کامیابی عطا کی میں ان لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری مدد کی۔

جب میں قادیانی لٹریچر حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس تحریک کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا تو

میرے ذہن میں سوال آیا کہ اگر قادیانیت کے کرتا دھرتا اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں تو پھر لٹریچر کو اتنی حفاظت میں کیوں رکھا ہوا ہے؟ اور جو عام قادیانی لوگ ہیں ان پر اتنی پابندیاں کیوں ہیں؟ کیوں ان بے چاروں کو کلٹ (CULT) کی طرح کے حصار میں محدود رکھا جاتا ہے۔ بلکہ شکنجے میں کسا ہوا ہے۔

کیا قادیانیت کے کرتا دھرتا پر قرآنی آیت **(لا اکراہ فی الدین)** کا اطلاق نہیں ہوتا؟

جب میں قادیانی کتب کا مطالعہ کر رہا تھا تو دو سوال میرے ذہن میں آئے۔ پہلا یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ بہت سے لوگ اس فرقے میں آ گئے دوسرا یہ کہ اس فرقے کے شروع کرنے میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے کیا مقاصد تھے؟

پہلے سوال کا جواب تو مجھے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ کے صفحہ ۳۶۸ اور ۳۶۹ کے مندرجہ ذیل پیغام سے مل گیا۔ جس میں وہ خود فرما رہے ہیں ایک تو انہوں نے اصلیت کو چھپائے رکھا دوسرے انہوں نے لوگوں کو پیچ میں پھنسانے کے لیے کیا۔ اور بہت سے لوگ پیچ میں پھنس گئے۔

''اب دیکھو کہ وہ الہامات براہین احمدیہ میں ہیں جن کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا تھا اور جن کو پنجاب اور ہندوستان کے تمام نامی علماء نے قبول کر لیا تھا۔ اور ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا حالانکہ ان الہامات کے کئی مقامات میں اس خاکسار پر خدا تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ اور سلام ہے۔ اور یہ الہامات اگر میری طرف سے اُس موقعہ پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزار ہا اعتراض کرتے۔ لیکن وہ ایسے موقع پر شائع کئے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انہوں نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ قبول کر چکے تھے اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو

خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کرلیا اور پیچ میں پھنس گئے۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹)

ان ہی لوگوں کی اولادیں جو پیچ میں پھنس گئے تھے اب اپنے بڑوں کی روایات کے غلام بنے ہوئے ہیں کیونکہ انسانی فطرت ہے کہ زیادہ تر لوگ اپنے باپ دادا کے طور طریقے بغیر سوچ سمجھے ہی لکیر کے فقیر کی طرح اپنائے رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے قرآن کا حکم ہے کہ اگر والدین غلط راہ پر ہوں تو قرآن اِس کے متعلق بھی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

سورۃ العنکوت آیت نمبر ۸ میں فرمان باری تعالیٰ ہے

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾

ترجمہ: اور ہدایت کی ہے ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کی۔ لیکن اگر وہ زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک ٹھہرائے تو میرے ساتھ ایسے (معبودوں کو) کہ نہیں ہے تجھے اُن کے بارے میں کوئی علم تو نہ اطاعت کر تو اُن کی، میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تم سب کو پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو؟O

اور سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۵ میں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾

ترجمہ: لیکن اگر وہ دباؤ ڈالیں تجھ پر اس بات کا کہ شریک ٹھہرائے تو میرے ساتھ ایسوں کو کہ نہیں ہے تجھے اُن کے بارے میں کچھ علم تو ان کا کہنا نہ مانو لیکن برتاؤ کرو تم ان کے ساتھ دُنیا میں اچھا اور پیروی کرو اس شخص کے راستے کی جو رجوع کرتا ہو میری طرف، (جان رکھو کہ) پھر میری طرف ہی

تم سب کو لوٹ کر آنا ہے پھر اُس وقت میں بتاؤں گا تمھیں کہ تم کیا کرتے رہے ہو؟O

حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ سب کے لیے مشعل راہ ہے کہ انھوں نے اپنے والد کے غلط حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا تھا۔

دوسرا سوال جو ذہن میں آیا کہ اس تحریک یا فرقے کی وجہ کیا ہے؟ میرے خیال میں تو اس کی بنیادی وجوہات مالی نوعیت کی تھیں۔ اس کے لیے دیکھیں باب ''قادیانی تحریک یا فرقہ کے محرکات'' اور مکتوبات احمدیہ جلد اول سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کے نام ''خطوط کا خلاصہ''

جہاں تک قرآن کریم کے پیغام کا تعلق ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی (الاحزاب:۴۰) اور اللہ رب العزت نے دین اسلام کو مکمل کر دیا (المائدۃ:۳) اور قرآن کی حفاظت کا وعدہ بھی اللہ رب العزت نے فرمایا (الحجر:۱۵) مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا سب لوگ ان باتوں سے اتفاق کرتے ہیں؟ آخری دو نقطوں پر تو سب کا اتفاق ہے مگر قادیانی حضرات پہلے نقطۂ نبوت کے ختم ہونے کو نہیں مانتے۔ کوئی ایک ہی نقطۂ نظر درست ہو سکتا ہے مسلمانوں کا یا قادیانی حضرات کا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس بات کا فیصلہ کیسے کیا جائے کہ کون سا نقطۂ نظر درست ہے۔ اس کے لیے میرے خیال میں قرآن کریم سے بہتر کوئی اور منصف نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن اختلافی معاملات میں حکم ہے (آلِ عمرٰن:۲۲، الانعام:۱۱۵، النحل:۶۴) اس نقطہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے تمام حوالہ جات قرآن کریم سے دیئے ہیں قاری حضرات میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ قرآن سے بہتر کوئی منصف نہیں اور نہ ہی قرآن سے آگے کوئی دلیل ہے۔ اب جب بات قرآن کی ہو رہی ہے تو میں اِس سے آگے کیا کہہ سکتا ہوں۔ کتاب ہی شروع کرتے ہیں۔

قرآن

چند قرآنی اصطلاحات جن کو ذہن میں رکھنے سے بہت سے نقطوں کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

قرآن بزرگ ہے

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ (قٓ : ۱)

ترجمہ: بزرگ قرآن کی قسم ہے۔

هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝۲۱ (البروج: ۲۱)

ترجمہ: بلکہ وہ تو بزرگ قرآن ہے۔

قرآن آسان ہے

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ (القمر: ۱۵، ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟

قرآن پر ایمان

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ (البقرہ: ۲۶)

ترجمہ: اب وہ لوگ جو ایمان والے ہیں، وہ تو مانتے ہیں کہ یہی حق ہے، اُن کے رب کی طرف سے (آیا) ہے۔

قرآن حکم ہے ہر اختلافی معاملہ میں

يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ (ال عمران: ۲۳)

ترجمہ: بلایا جاتا ہے انہیں کتاب اللہ کی طرف تاکہ فیصلہ کرے یہ اُن کے درمیان۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ (الانعام: ۱۱۶)

ترجمہ: اور کامل ہے بات تیرے رب کی سچائی اور انصاف کے اعتبار سے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (النحل: ۶۴)

ترجمہ: اور نہیں نازل کی ہم نے تم پر یہ کتاب مگر اس غرض سے کہ تم کھول کھول کر بیان کرو ان لوگوں

کے سامنے وہ باتیں جن میں اختلاف کرتے ہیں یہ۔

قرآن مفصل ہے

اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ اَبۡتَغِیۡ حَکَمًا وَّ ھُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ اِلَیۡکُمُ الۡکِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ (الانعام: ۱۱۴)

ترجمہ: سو کیا اللہ کے سوا کوئی اور تلاش کروں میں، فیصلہ کرنے والا حالانکہ وہی ہے جس نے نازل کی ہے تمہاری طرف یہ کتاب پُوری تفصیل کے ساتھ۔

قرآن میں کوئی کمی نہیں

مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ (الانعام: ۳۸)

ترجمہ: نہیں کسر چھوڑی ہم نے اِس کتاب میں کسی قِسم کی۔

قرآن (اللہ) کی باتیں بدلی نہیں جاسکتیں

لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ (یونس: ۶۴)

ترجمہ: نہیں بدل سکتیں باتیں اللہ کی۔

لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ۚ (الانعام: ۱۱۵)

ترجمہ: نہیں کوئی بدلنے والا اس کی بات کو۔

وَلَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ۚ (الانعام: ۳۴)

ترجمہ: اور کوئی نہیں بدل سکتا اللہ کی باتیں۔

مِنۡ کِتَابِ رَبِّکَ ؕۚ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ۚ قف (الکھف: ۲۷)

ترجمہ: تمہارے رب کی کتاب میں سے نہیں کوئی بدلنے کا مجاز اس کی باتوں کو۔

حتیٰ کہ خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اِس میں تبدیلی کے مجاز نہیں

قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَہٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ ۚ (یونس: ۱۵)

ترجمہ: کہو! نہیں ہے یہ میرا اختیار کہ مَیں اِس میں کوئی تبدیلی کروں اپنی طرف سے۔

قرآن کی حفاظت کا وعدہ اللہ رب العزت نے خود فرمایا ہے

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ (الحجر: ۹)

ترجمہ: بے شک ہم نے ہی نازل کی یہ کتابِ نصیحت اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

قرآن نہ ماننے والوں کے لیے عذاب

وَالَّذِيۡنَ يَسۡعَوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓـئِكَ فِى الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ (سبا: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو دوڑ دھوپ کرتے ہیں ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لیے، یہ لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡا فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۱﴾ (الحج: ۵۱)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو ہرانے کی کوشش کی وہی دوزخی ہیں۔

(قرآن) اللہ کی آیتیں جھٹلانے والے دوزخی ہیں

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ﴿۸۶﴾ (المائدہ:۸۶)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے ماننے سے انکار کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو وہی ہیں اہلِ دوزخ۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا عَنۡهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمۡ اَبۡوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَـنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الۡجَمَلُ فِىۡ سَمِّ الۡخِيَاطِ‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ‌ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۱﴾ (الاعراف: ۴۱،۴۰)

ترجمہ: بے شک جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور ان (کے ماننے) سے غرور کیا اِن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ بہشت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے اور ہم گنہگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ○ ان کے لیے دوزخ بچھونا ہے اور اِن کے اُوپر (اسی کے) لحاف ہیں ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

نبی اور رسول

دونوں میں کوئی فرق نہیں ایک ہی ہستی کے دو منصبی نام ہیں

نبی/رسول صاحب کتاب ہوتے ہیں

نبی/رسول کب تشریف لاتے ہیں؟

آنے والے نبی کے متعلق بتانا نبی کی ذمہ داری ہوتی ہے

کیا نبی اور رسول میں کوئی فرق ہے؟

کیونکہ ہم نے قرآن کو کتاب ہدایت سے کتاب ثواب میں تبدیل کر دیا ہے اس لیے بہت سی ایسی باتوں نے ہمارے معاشرے میں جگہ بنالی ہے جو کہ قرآن کے پیغام سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ ایسا ہی نبی اور رسول کی تشریح کا بھی معاملہ ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ رسول صاحب کتاب ہوتا ہے اور نبی بغیر کتاب کے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ خیال قرآنی پیغام سے لاعلمی پر مبنی ہے۔ نبی اور رسول ایک ہی ہستی کو کہا گیا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ایک ہی ہستی کے لیے نبی اور رسول کا نام استعمال کیا گیا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ﴿۵۴﴾ (مریم: ۵۴)
اور ذکر کرو اس کتاب میں اسماعیلؑ کا بے شک وہ تھا وعدے کا سچّا اور تھا رسول (اور) نبی۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ (مریم: ۵۱) اور ذکر کرو اِس کتاب میں موسیٰؑ کا، بے شک وہ تھے ایک برگزیدہ شخص اور تھے وہ رسول (اور) نبی۔

سورۃ المائدہ آیت نمبر ۷۵ میں حضرت عیسیٰؑ کو رسول کہا گیا ہے اور سورۃ مریم آیت نمبر ۳۰ میں نبی۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ (المائدہ ۷۵) نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر ایک رسول

اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۔ (مریم ۳۰) عطا کی ہے اُس نے مجھے کتاب اور بنایا ہے مجھے نبی۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اور نبی کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ (الاعراف: ۱۵۸) پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول (اور) نبی اُمّی پر۔

جن پانچ ارکان ایمان کا ذکر قرآن میں ملتا ہے وہ ہیں۔ اللہ، فرشتوں، کتابوں، نبیوں یا رسولوں اور آخرت پر ایمان۔ یہاں پر دو آیات پیش کر رہے ہیں، ایک میں تمام نبیوں اور دوسری میں تمام

رسولوں کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ (البقرۃ:۱۷۷) آدمی ایمان لائے اللہ پر اور آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور (تمام) نبیوں پر۔

کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ (البقرۃ: ۲۸۵) یہ سب ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے (تمام) رسولوں پر۔

یہودیوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے سورۃ اٰلِ عمرٰن میں نبیوں کے ناحق قتل کا ذکر کیا ہے اور اِس کے فوراً بعد ہی رسولوں کے قتل کا ذکر کیا ہے

وَقَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ (اٰلِ عمرٰن:۱۸۱) اور قتل کرنا اِن کا نبیوں کو ناحق۔

قَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ (اٰلِ عمرٰن: ۱۸۳) آ چکے ہیں تمہارے پاس کتنے ہی رسُول مجھ سے پہلے، روشن نشانیاں لے کر اور وہ نشانی بھی جو تم نے کہی ہے، تو پھر کیوں قتل کیا تم نے اُن کو۔

صاف ظاہر ہے کہ نبی اور رسول ایک ہی ہستی کے دو منصبی نام ہیں ۔وہ ہستیاں جن کا ذکر ہے وہ منصبی اعتبار سے نبی بھی تھیں اور رسول بھی۔

مندرجہ بالا آیات سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نبی اور رسول ایک ہی ذات کے دو منصب ہیں۔ اور نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ نہ نبوت بغیر رسالت کے ہو سکتی ہے اور نہ ہی رسالت بغیر نبوت کے۔

یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ یہ کہنا کہ رسول صاحب شریعت (کتاب) ہوتا ہے اور نبی بغیر شریعت کے کلی طور پر غیر قرآنی ہے۔ قرآن میں بالکل واضح ہے کہ ہر نبی رسول ہوتا ہے اور ہر رسول نبی۔

اللہ رب العزت کی طرف سے وحی کا علم پانے والی ہستی کو نبی کہا جاتا ہے رسول کے لغوی معانی پیغامبر یا قاصد کے ہیں اور جو پیغام نبی کی جہت سے منتخب ہستی کو ملتا ہے اُسے عام لوگوں تک

پہنچانے کو رسالت کہتے ہیں اور پہنچانے والے کو رسول۔

ایک ہی ہستی اللہ رب العزت سے علم پانے کی جہت میں نبی کہلاتی ہے اور اِس علم کو لوگوں تک پہنچانے کی جہت میں رسول۔

صاحبِ کتاب

یہاں پر یہ بتلا دینا بہت ضروری ہے کہ ہر نبی صاحب کتاب ہوتا ہے اور ہر رسول بھی صاحب کتاب کیونکہ یہ دونوں منصب ایک ہی ہستی کے ہیں۔قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ (الحدید:۲۶)اور یہ واقعہ ہے کہ بھیجا ہم نے نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کو اور رکھ دی اِن دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (البقرۃ: ۲۱۳)تو بھیجے اللہ نے انبیا بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی اُن کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق۔

مندرجہ بالا فرمان باری تعالیٰ سے بالکل واضح ہے کہ سب نبیوں کو کتاب کے ساتھ نبوت عنایت کی اللہ رب العزت نے۔اور مندرجہ ذیل کی رو سے سب رسولوں کو کتاب دی۔

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ (الحدید:۲۵) بھیجا ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی کھلی نشانیاں دے کر اور نازل کی ہم نے ان کے ساتھ کتاب۔

جب ہم مندرجہ بالا آیات کو پڑھتے ہیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تمام نبیوں/ رسولوں کو کتابیں دی گئیں اور یہ خیال بالکل غیر قرآنی ہے کہ نبی بغیر کتاب کے ہوتے ہیں اور کتاب (شریعت) صرف رسول کو ہی عطا کی جاتی ہے دوسرے یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہر نبی رسول ہوتا ہے اور ہر رسول نبی۔ نبی اور رسول ایک ہی ہستی کے دو منصب ہیں۔ ہر نبی صاحب کتاب ہوتا ہے۔بغیر کتاب کے کوئی نبی نہیں ہوتا جو یہ دعویٰ کرتا ہے وہ غلط اور خلافِ قرآن دعویٰ

کرتا ہے۔

نبی کب تشریف لاتے ہیں؟

اللہ رب العزت اپنی مرضی سے جب یہ دیکھتے ہیں کہ رائج الوقت رسالت کی گرم جوشی میں کمی آ گئی ہے اور لوگوں کو ہدایت کے لئے راہنمائی کی ضرورت ہے تو رب العرش الکریم لوگوں پر کرم کرتے ہوئے اپنے بندوں میں کسی ایک نیک بندے کو مقام نبوت عنایت کر دیتے ہیں۔ آئیں دیکھیں اس بارے میں قرآن کیا کہتا ہے۔

يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ ٱلرُّسُلِ أَن تَقُولُوا۟ مَا جَآءَنَا مِنۢ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَآءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾

(المائدۃ: ۱۹) اے اہل کتاب! بے شک آیا ہے تمہارے پاس ہمارا رسول جو بیان کرتا ہے تمہارے لیے (ہمارے احکام) ایک مدت تک سلسلۂ رسالت منقطع رہنے کے بعد۔ مبادا کہ کہو تم کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور پس آ گیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے O

ذرا غور فرمائیں۔ مخاطب ہیں اہل کتاب یعنی وہ لوگ جن کے پاس ابھی پہلی رسالت کتاب کی صورت میں موجود ہے۔ ظاہر ہے اس رسالت کی روشنی میں کمی آئی تو اللہ رب العزت نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کی اطلاع دی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت سے بذریعہ قرآن جو جو باتیں ان اہل کتاب کے متعلق ہم تک پہنچیں ان میں حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہنا۔ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کہنا۔ تثلیث کا عقیدہ قائم کرنا۔ اِن باتوں سے حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی واقع ہوئی تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبوت عطا کی گئی۔

اس سے ایک بات اور جو سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ نبی کا اس دنیا سے پردہ کرنے کے بعد بھی اس وقت تک نبی کی رسالت قائم رہتی ہے۔ جس وقت تک اُس رسالت کا پیغام اصلی صورت میں انسانوں کی راہنمائی کے لیے موجود رہتا ہے۔

جہاں تک آسمانی ہدایات میں انسانی (شیطانی) آمیزش کا تعلق ہے اس بارے میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝52 (الحج:۵۲)

اور نہیں بھیجا ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر (ایسا ہوتا رہا) کہ جب اس نے تلاوت (وحی بیان) کی تو خلل انداز ہوا شیطان اُسکی تلاوت (وحی کے پیغام) میں پھر مٹا دیتا رہا اللہ اِس خلل اندازی کو جو شیطان کرتا رہا پھر پختہ کر دیتا رہا اللہ اپنی آیات کو اور اللہ علیم وحکیم ہے۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب بھی کسی رسول نے اپنی وحی کا پیغام لوگوں تک پہنچایا تو سرکش لوگوں نے اس میں آمیزش کر دی پھر اللہ رب العزت کی طرف سے اور نبی آتا اور اِس آمیزش کو منسوخ کر کے اصلی تعلیم کو اللہ رب العزت کے حکم وحکمت سے محکم کر دیتا۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (ال عمران:۵۰) اور تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں اس کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے تورات میں سے اور تا کہ حلال کروں تمہارے لیے بعض وہ چیزیں جو حرام کر دی گئی تھیں تم پر۔

حضرت عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کو آزاد کر دیں اُن پابندیوں سے جو اِن پر ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ ان چیزوں کا ذکر کر رہے ہیں جو کہ انہوں نے خود اپنے لیے حرام کی ہوئی تھیں۔

اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰؑ کو نبوت عنایت کی تا کہ وہ اِس خرابی کو بھی دور کر دیں۔ ثابت یہی ہوتا ہے کہ جب تک رائج الوقت رسالت میں کوئی آمیزش نہ ہوئی نبوت نہ ہی آتی ہے اور نہ اس کی ضرورت ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ اللہ رب العزت نے نبی تب ہی بھیجا جب رائج الوقت رسالت کی روشنی دھیمی پڑ رہی تھی یا رسالت کے پیغام میں شیطانی آمیزش ہوگئی یا پھر

رسالت کے پیغام کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی واقع ہوئی۔

اب دیکھنا ہے کہ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے پیغام میں کوئی آمیزش ہوسکتی ہے؟ نہیں بالکل نہیں بالکل ہی نہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام میں کوئی شیطانی آمیزش ہوئی ہے۔ نہیں بالکل نہیں۔ بالکل ہی نہیں کیونکہ اِس کی حفاظت کا ذمہ تو اللہ رب العزت نے خود لیا ہوا ہے۔

کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے پیغام کی گرم جوشی کی حرارت میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے۔ نہیں۔ بالکل نہیں۔ بالکل ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گرم جوشی کی حرارت میں تو دن بدن اضافہ ہورہا ہے (دیکھیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری وساری رسالت کی دلیل نمبر ۱)۔ جب اس پیغام میں کوئی آمیزش نہیں ہوسکتی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قائم و دائم رہنی ہے تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آنے والے نبی کے متعلق بتانا نبی کی ذمہ داری ہوتی ہے

مندرجہ ذیل آیت پڑھنے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی یا رسول نے کسی بھی ظلی، بروزی، حلولی یا کسی بھی اور صورت میں نہیں آنا۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ (ال عمران:۸۱) ترجمہ: ہر نبی سے عہد لیا جاتا تھا کہ وہ اپنی امت کو تاکید کرے کہ اس کے بعد جب خدا کا دوسرا رسول آئے تو وہ اِس پر ایمان لائیں۔

کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے ایسی کوئی بات نظر آتی ہے۔ بالکل نہیں بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ لانبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ رب العزت نے آنے والے نبی کے متعلق کوئی عہد نہیں لیا۔ قرآن کے مطابق اگر کسی نبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنا ہوتا تو اللہ رب العزت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضرور مطلع فرمادیتے اور قرآن کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا عہد بھی لیتے کہ وہ ہمیں اِس آنے والے نبی کے متعلق ہمیں اپنی

رسالت کے ذریعے سے تاکید کردیتے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (الاحزاب: ۴۰) ترجمہ: نہیں ہیں محمدؐ باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ رسول ہیں اللہ کے اور سلسلۂ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں۔ نوٹ! خاتم النبیّن کی وضاحت آگے آئے گی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی قیامت تک جاری وساری رسالت کے دلائل

یوں تو قرآن پاک بھرا پڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی دلیلوں سے کچھ دلیلیں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں

آپ کو یہ بھی یاد کروانا چاہتا ہوں کہ جب ایک رسالت جاری ہوتی ہے تو کوئی دوسرا نبی اس وقت تک نہیں آتا جب تک جاری رسالت کی گرم جوشی میں کمی واقع نہ ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گرم جوشی میں کیسے کمی ہو سکتی ہے جب کہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہوا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت نے قیامت تک جاری وساری رہنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے کہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں اللہ رب العزت نے واضح طور پر فرمایا ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰ نہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ رسول ہیں اللہ کے اور سلسلہ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں (یعنی خاتم النبین ہیں) (الاحزاب: ۴۰)

اس وقت ہم مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے اِس آیت کی معنی پر بات نہیں کر رہے اس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

میں چاہوں گا کہ آپ اِس آیت مبارکہ پر غور کریں تو رسالت اور نبوت کے بارے میں دو باتیں بالکل واضح ہیں۔ اول یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جس وقت بھی اس آیت کو پڑھا جائے گا حتیٰ کہ قیامت سے ایک لمحہ پہلے ہی کیوں نہ ہو تو بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی ہی گواہی دی جاتی رہے گی۔ کیونکہ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اس کا متن اور مفہوم صیغۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوسکتی ہے کہ جس کی شہادت اللہ رب العزت نے خود دے دی ہو۔ دوئم یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں یعنی جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس دنیا سے پردہ فرمائیں گے نبوت کا سلسلہ اپنے اختتام کو پہنچ جائے گا۔ مگر رسالت قیامت تک قائم و دائم رہے گی۔ جب تک قرآن ہے جس کی حفاظت کا وعدہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کے رسول ہیں اور رہیں گے۔ کیونکہ ان کی رسالت بذریعہ قرآن جاری و ساری رہے گی۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم ودائم اور جاری وساری رسالت کی دلیلیں

دلیل نمبرا (قرآنی دلیل)

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ﴿٤﴾

ترجمہ: اور بلند کردیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر (الم نشرح: ۴)

انٹرنیٹ کی معلومات کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں ۲۵ لاکھ مساجد ہیں اور مسلمانوں کی تعداد تقریباً ۱۹۸ کروڑ ہے ان معلومات کی بنیاد پر ہم مسلمان ۲۵ لاکھ مساجد میں پانچ وقت کی اذان اور اقامت میں ۵ کروڑ دفعہ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللهِ ط کہتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت (رسول ہونے) کی شہادت دیتے ہیں اسی طرح اگر ہم صرف ۵۰ کروڑ مسلمانوں کے پانچ وقت کے نمازی ہونے کی بنیاد پر دیکھیں تو دوسوبیس کروڑ دفعہ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ ط پڑھ کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ دنیا بھر کے ۱۹۸ کروڑ کی مسلمان آبادی سے اگر صرف ۱۰۰ کروڑ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللهِ ط پڑھ کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے ہوں تو ہم مسلمان ہر روز تقریباً تین سو پچیس کروڑ سے زیادہ تعداد میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ جمعہ کے روز اور رمضان کے مہینے میں تو یہ تعداد دو تین گنا سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار تہجد گزار بھی راتوں کو جاگ کر کروڑوں کی تعداد میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سلسلہ اس وقت سے جاری ہے جب موجودہ سال سے تقریباً ۱۴۵۰ سال پہلے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، عورتوں میں ہماری والدہ ماجدہ حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ، بچوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں حضرت زیدؓ نے پہلی بار اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ ط پڑھ کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی تھی جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے اس وقت ہر روز تین سو پچیس کروڑ سے زائد بار

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی جاتی ہے۔ میرے خیال میں دن میں کوئی بھی لمحہ ایسا نہیں ہوتا ہوگا جس وقت دنیا کے کسی نہ کسی گوشے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دی جارہی ہو۔

حق سچ ہے اللہ رب العزت کا فرمان جو سورۃ ''الم نشرح'' میں ہے فرمایا: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۝ ترجمہ: اور بلند کر دیا ہے ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر۝ سبحان اللہ۔ اللہ رب العزت کے حکم سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حفاظت بذریعہ قرآن کی حفاظت ذمہ لی ہوئی ہے۔

ویسے تو ہم اور بھی بہت سی دلیلیں پیش کریں گے مگر اِس دلیل کے بعد جس میں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان ہر روز شہادت دیتے ہیں اور جب تک یہ دنیا قائم ہے بڑھتی ہوئی تعداد کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے رہیں گے۔

یہاں پر آپ کی خدمت میں دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک کسی بھی رسول کی رسالت کی دعوت کی گرم جوشی میں کمی نہیں آتی کوئی نیا نبی نہیں آتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی دعوت کی گرم جوشی میں کمی تو کجا اِس میں جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے اللہ رب العزت کے حکم سے روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن قیامت تک قائم ہے اور کسی اور نبی کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۲ (قرآنی دلیل)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روز قیامت اپنی امت پر گواہ ہونا

لِّتَكُونُوا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (البقرہ: ۱۴۳)

ترجمہ: تاکہ بنو تم گواہ لوگوں پر

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍۭ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ (النساء: ۴۱)

ترجمہ: پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر اُمّت میں سے گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) ان پر بطور گواہ O

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ (النحل: ۸۹)

ترجمہ: اور جس دن کھڑا کریں گے ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ اُن پر انہی میں اور لائیں گے ہم تمہیں (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شہادت دینے کے لیے ان لوگوں پر۔

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ (الحج: ۷۸)

ترجمہ: اللہ ہی نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے "مسلم" پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تا کہ بنے رسُول گواہ تم پر۔

ان آیات میں اللہ رب العزت نے بالکل واضح کر دیا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت سے لے کر روزِ قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ہی قائم رہے گی اور روزِ قیامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اپنی امّت کے گواہ ہوں گے۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ نبوت سے لے کر قیامت تک نہ توکسی اور آنے والے کا ذکر ملتا ہے اور نہ ہی ان آیات کے مطابق کوئی گنجائش ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہم مسلمانوں کے رسول ہیں اور قیامت کے روز ہمارے متعلق اپنے امّتی ہونے کی گواہی دیں گے۔ انشاء اللہ۔

ذرا سوچیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی اپنی امت کے مسلم امتی ہونے کی گواہی دینی ہے تو جن لوگوں نے کسی اور کو اپنا رہبر بنالیا اُن کو کون اپنا امتی بنائے گا؟ اور کیا ایسے لوگوں کی بخشش ہو جائے گی؟

دلیل نمبر ۳ (قرآنی دلیل)

إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ (سبا: ۴۶)

ترجمہ: وہ تو ایک سخت وقت (کے آنے) سے پہلے تمہارے لیے ایک ڈرانے والا ہے اور بس۔

دو باتیں اِس آیت میں بہت ہی واضح ہیں ایک تو یہ کہ یہ زمانۂ حال میں بیان کی گئی ہے۔ جس وقت بھی اس کو پڑھا جائے گا اس کا متن و مفہوم صیغۂ حال ہی میں سامنے آئے گا۔ جس کا مطلب واضح ہے کہ جب تک دنیا قائم ہے اور قرآن قائم ہے اس وقت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن قائم ہے۔ دوسرا اس آیت میں قیامت کا ذکر ہے اور فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے واقع ہونے تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور خبردار کرنے والے ہیں۔ اپنی نبوت سے لے کر قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تنبیہ کرنے والے ہیں۔ اِس آیت کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانۂ نبوت سے لے کر قیامت (اس سخت وقت) تک کسی اور کے آنے کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی کوئی گنجائش ہے کیونکہ جب کوئی رسالت جاری ہوتی ہے اور اِس کی روشنی میں کمی واقع نہیں ہوتی تو اللہ رب العزت کی طرف سے دوسرا نبی نہیں آتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت میں کمی تو کجا اِس کی گرم جوشی کی حرارت میں دن بدن شدت آرہی ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴ (قرآنی دلیل)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ (اٰلِ عمران: ۱۴۴)

ترجمہ: اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مگر ایک رسول۔

اس آیت مبارکہ میں رب کریم نے بالکل واضح طور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رسول ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔

گرائمر کی رو سے اِس آیت مبارکہ میں صیغۂ حال استعمال ہوا ہے اس لئے اس آیت کو جب بھی پڑھا جائے گا حال ہی کے صیغہ میں آیت مبارکہ کا متن اور مفہوم سامنے آئے گا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت ہی ثابت ہوگی خواہ اس آیت مبارکہ کو قیامت سے ایک لمحہ پہلے ہی پڑھا جائے۔ یہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے اس میں کسی قسم کا شک وشبہ کرنے والا تو سیدھا جہنم کا ایندھن بنے گا۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۵ (قرآنی دلیل)

وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۷۹ (النساء:۷۹)

ترجمہ: اور بھیجا ہے ہم نے تم کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) لوگوں کے لیے رسول بنا کر اور کافی ہے اللہ (اس بات پر) گواہ۔

اس آیت مبارکہ میں تو اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر اپنی گواہی بھی دے دی۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت کو جس وقت بھی پڑھیں گے اس آیت کا متن اور مفہوم صیغۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری وساری رسالت کا ثبوت ہے۔ مثلاً ''اور بھیجا ہے'' جب پڑھا جائے گا ''اور بھیجا ہے'' ہی پڑھا جائے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن اس وقت تک جاری رہے گی جب تک یہ دنیا قائم ہے کیونکہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہوا ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے کہ جب تک کسی رسالت کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی واقع نہیں ہوتی قرآن کے مطابق اس وقت تک اللہ رب العزت کوئی دوسرا نبی نہیں بھیجتے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۶ (قرآنی دلیل)

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ (الانعام:۱۹)

ترجمہ: پوچھو کس کی گواہی بڑھ کر ہے؟ کہو اللہ گواہ ہے تمہارے اور میرے درمیان۔

اللہ رب العزت نے رسولؐ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی گواہی کی نہ صرف اہمیت واضح کی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے گواہ ہیں۔

گرائمر کی رو سے آیت مبارکہ میں صیغۂ حال استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ آیت مبارکہ جس وقت بھی پڑھی جائے گی اس کا متن اور مفہوم حال ہی میں سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

جاری وساری رسالت کی شہادت ہے۔پس ثابت ہوا کہ جب تک قرآن قائم و دائم ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رسالت قائم و دائم رہے گی۔ انشاءاللہ

دلیل نمبر ۷ (قرآنی دلیل)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ (الرَّعد: ۴۳)

ترجمہ: اور کافر کہتے ہیں کہ تو (اللہ کا بھیجا ہوا) رسول نہیں ہے (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی کافی گواہ ہے۔

اللہ رب العزت کی گواہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے لیے بالکل واضح ہے۔

دوسرے گرائمر کی رو سے آیت مبارکہ میں صیغۂ حال کا استعمال ہوا ہے اِس آیت مبارکہ کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس وقت کے حال میں ہی اس کا متن اور مفہوم سامنے آئے گا۔دوسرے لفظوں میں یہ آیت مبارکہ حال ہی کے صیغہ میں پڑھی جائے گی۔ جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک جاری وساری کا ثبوت ہے۔

دلیل نمبر ۸ (قرآنی دلیل)

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸ (الاحقاف:۸)

ترجمہ: کافی ہے اللہ کی گواہی میرے اور تمہارے درمیان اور وہی ہے معاف فرمانے والا اور ہر حال میں رحم کرنے والا۔

اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ رب العزت خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے رہے ہیں کیونکہ شہادت تو ہوتی ہی صیغۂ حال میں ہے۔اس لئے اِس آیت مبارکہ کو جب بھی پڑھا جائے گا آیت

کا متن اور مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ خواہ اس کو قیامت کے واقع ہونے سے صرف ایک منٹ پہلے ہی پڑھیں۔ مطلب صاف ظاہر ہے کہ اللہ کے حکم سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک قائم رہے گی اور اللہ رب العزت خود اس کی گواہی دے رہے ہیں۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۹ (قرآنی دلیل)

قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ؕ (بنی اسرائیل: ۹۶)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن سے کہیے کافی ہے اللہ گواہی کے لئے میرے اور تمہارے درمیان۔

اس آیت میں بھی اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی خود گواہی دے رہے ہیں۔

گرائمر کی رو سے یہ آیت بھی صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اس کا مطلب ہے جس وقت بھی اِس آیت کی تلاوت کی جائے گی اس کا متن اور مفہوم صیغۂ حال ہی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ثبوت کے طور پر سامنے آئے گا۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۰ (قرآنی دلیل)

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہدو: اے انسانو! بے شک میں رسُول ہُوں اللہ کا (بھیجا گیا ہوں) تم سب کی طرف۔

اللہ رب العزت خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دے رہے ہیں کہ لوگوں کو اپنی رسالت کا پیغام پہنچا دیں۔

گرائمر کی رو سے اِس آیت میں بھی صیغۂ حال ہی استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ آیت مبارکہ رہتی دنیا تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتی رہے گی۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۱ (قرآنی دلیل)

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳ (یٰسٓ : ۳)

ترجمہ: یقیناً تم رسولوں میں سے ہو۔

اللہ رب العزت بڑے لطیف پیرائے میں محمد ﷺ کی رسالت کی تصدیق کر رہے ہیں۔ گرائمر کی رو سے یہ آیت مبارکہ بھی صیغۂ حال میں ہی بیان کی گئی ہے اس کا مطلب ہے جس وقت بھی اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی جائے گی محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دی جائے گی۔ کیونکہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے اس لیے اس آیت کی رو سے محمد ﷺ کی رسالت رہتی دنیا تک جاری وساری رہے گی انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۲ (قرآنی دلیل)

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳۷ (الصّٰفّٰت : ۳۷)

ترجمہ: حالانکہ وہ لے کر آیا ہے حق اور اس نے تصدیق کی ہے (پہلے) رسولوں کی۔

اِس آیت میں نہ صرف محمد ﷺ کی رسالت (قرآن کی صورت میں) کو حق قرار دیا گیا ہے بلکہ پہلے گزرے ہوئے رسولوں کی بھی تصدیق کی گئی ہے۔

گرائمر کی رو سے صیغۂ حال اِس آیت میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ لہٰذا اِس آیت کو جس وقت بھی پڑھا جائے محمد ﷺ کی رسالت کی تصدیق ہو گی جب تک قرآن قائم ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ قیامت تک محمد ﷺ کی رسالت ہی جاری وساری رہے گی۔ انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۳ (قرآنی دلیل)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝۱۱۹ (البقرہ: ۱۱۹)

ترجمہ: ہم نے بھیجا ہے تم کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علم حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور پرسش نہیں ہوگی تم سے اہل دوزخ کے بارے میں۔

مطلب بالکل واضح ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اُن کا کام قرآن کے احکام کو نیک عمل کرنے والوں کے لئے خوشخبری اور وحی کے مطابق زندگی نہ گزارنے والوں کے لئے عذاب کا پیغام۔

یہ پیغام آنے والے زمانوں میں بھی اسی طرح پڑھا جائے گا یعنی زمانۂ حال میں۔ اِس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گی۔ انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۱۴ (قرآنی دلیل)

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ط (المائدۃ: ۱۹)

ترجمہ: اے اہل کتاب بے شک آیا ہے تمہارے پاس ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بیان کرتا ہے تمہارے لیے (ہمارے احکام) ایک مدت تک سلسلۂ رسالت منقطع رہنے کے بعد۔ مبادا کہو تم کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا پس آ گیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔

اِس آیت مبارکہ میں ایک تو اللہ رب العزت نے واضح کر دیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے پہلے والی رسالتیں اللہ رب العزت کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے بعد اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہیں۔

دوسرے گرائمر کی رو سے اِس آیت مبارکہ کو صیغۂ حال میں بیان کیا گیا ہے اِس کا واضح مطلب یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اس وقت تک قائم ودائم رہے گی جس وقت تک قرآن کا پیغام لوگوں تک پہنچتا رہے گا۔ جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۵ (قرآنی دلیل)

اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ (الاعراف :۱۸۸)

ترجمہ: نہیں ہوں میں مگر خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اُن لوگوں کے لیے جو میری بات مانیں۔

گرائمر کی رو سے آیت مبارکہ صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے۔ جب بھی یہ آیت پڑھی جائے گی اس وقت زمانۂ حال میں اِس کا متن اور مفہوم سامنے آئے گا۔ بات قرآن کے پیغام کی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت قرآن کے پیغام کے ذریعے سے جاری وساری ہے اور قیامت تک رہے گی۔ انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۶ (قرآنی دلیل)

اِنَّنِیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ وَّبَشِیۡرٌ ﴿۲﴾ (ھود: ۲)

ترجمہ: یقیناً میں ہوں تمہارے لیے اس کی طرف سے خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا۔

گرائمر کی رو سے اس آیت مبارکہ میں صیغۂ حال کا استعمال ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت بھی اِس آیت کو پڑھا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی رسالت کا پیغام قرآن کے ذریعہ سے زمانۂ حال میں ہی پہنچا رہے ہوں گے۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ انشاءاللہ۔ دوسرے الفاظ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت قیامت تک قائم ودائم رہے گی۔ انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۷ (قرآنی دلیل)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾ (بنی اسرائیل:۱۰۵)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مگر بشارت دینے والا اور متنبہ کرنے والا بنا کر

گرائمر کی رو سے آیت مبارکہ صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے جب بھی جس وقت بھی اِس کی تلاوت کی جائے گی اِس کا متن اور مفہوم زمانۂ حال ہی میں سامنے آئے گا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ قائم رہنے والی رسالت کا ایک ثبوت ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اس وقت تک قائم ودائم رہے گی جس وقت تک قرآن جس کی حفاظت کا وعدہ اللہ رب العزت نے خود کیا ہوا ہے، قائم ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۸ (قرآنی دلیل)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ (الفرقان: ۵۶)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تمہیں (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر بشارت دینے والا اور خبر دار کرنے والا بنا کر۔

گرائمر کی رو سے یہ آیت مبارکہ صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے۔ جس وقت بھی اس کو پڑھا جائے گا اس کا متن اور مفہوم زمانۂ حال ہی میں سامنے آئے گا جس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تائید ہو گی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اِس وقت تک قائم رہے گی جس وقت تک قرآن کریم جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے لیا ہوا ہے' قائم ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۱۹ (قرآنی دلیل)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ (سبا: ۲۸)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو (اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر تمام انسانوں کے لیے بشیر ونذیر بنا کر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اِس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے بات بالکل واضح کر دی ہے ایک تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے دوسرے آیت کا بیان صیغۂ حال میں ہے مطلب اس کا یہ

ہوا کہ تمام انسانوں میں وہ تمام انسان شمار ہیں جو قیامت تک آتے رہیں گے اور محمد ﷺ کی رسالت سے بذریعہ قرآن فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ مطلب ظاہر ہے کہ محمد ﷺ کی رسالت قیامت تک قائم رہے گی۔ انشاءاللہ۔

ذرا سوچیں کہ محمد ﷺ کو اللہ رب العزت نے تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا۔ دوسری بات محمد ﷺ کی رسالت قیامت تک جاری وساری رہے گی کیونکہ اللہ رب العزت نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے اور قرآن کے مطابق یہ بات بھی طے ہے کہ جب تک کسی رسالت کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی نہیں ہوتی کوئی دوسرا نبی نہیں آتا۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ دین اسلام کو اللہ رب العزت نے مکمل کر دیا اور اسے پسند فرمایا۔ سوال یہ ہے کہ آیا محمد ﷺ کی رسالت کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ نہیں۔ بالکل نہیں تو پھر کسی اور نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟

دلیل نمبر ۲۰ (قرآنی دلیل)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ (فاطر: ۲۴)

ترجمہ: یقیناً ہم نے بھیجا ہے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور نہیں ہے کوئی امت مگر ضرور آیا ہے اس میں کوئی متنبہ کرنے والا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے بات بالکل واضح کر دی ہے اولاً محمد ﷺ کو اللہ رب العزت نے رسول بنا کر بھیجا ہے اور دوسری بات یہ کہ کوئی بھی امت ایسی نہیں ہے جس میں رسالت کا پیغام نہ پہنچایا گیا ہو۔ محمد ﷺ کی رسالت کے پیغام کو قرآن کے ذریعہ سے رہتی دنیا تک کی امتوں تک پہنچا دیا گیا ہے۔

گرائمر کی رو سے یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن اور مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ محمد ﷺ کی قائم و دائم رہنے والی رسالت کی

بہت ہی واضح اور وزنی قرآنی دلیل ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک بذریعہ قرآن قائم و دائم رہے گی۔ انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۲۱ (قرآنی دلیل)

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ (الاحزاب: ۴۷)

ترجمہ: اور خوشخبری دے دو مومنوں کو اس بات کی کہ ہے ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا افضل۔

جو لوگ سیدھے راستے پر ہیں اُن کو خوشخبری دینے کے لیے اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا ہے۔ ظاہر ہے جو لوگ سیدھے راستے پر ہیں اور جو لوگ آنے والے وقتوں میں سیدھے راستے پر ہوں گے ان سب کے لیے تو خوشخبری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت یعنی بذریعہ قرآن ہی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت جاری وساری ہے۔

گرائمر کی رو سے آیت کے لیے صیغۂ حال استعمال کیا گیا ہے۔ جس وقت بھی اِس آیت کو پڑھا جائے گا دوسرے الفاظ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری وساری رسالت کی تائید کی جاتی رہے گی۔

دلیل نمبر ۲۲ (قرآنی دلیل)

اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ (ھُود: ۱۲)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ تم تو (صرف) خبردار کرنے والے ہو۔

گرائمر کی رو سے صیغۂ حال میں یہ آیت بیان ہوئی ہے جس وقت بھی اِس کو پڑھا جائے گا زمانۂ حال میں اِس کا متن اور مفہوم سامنے آئے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک اُن کی رسالت قائم ہے جو کہ قیامت تک قائم رہے گی۔ انشاء اللہ۔ اس وقت کے آنے والے لوگوں کو خبردار کرنے والے ہیں۔ اللہ رب العزت نے مخاطب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا ہے جس کا مطلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تائید ہے جو کہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے گی۔ انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۲۳ (قرآنی دلیل)

اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۝ (الرعد: ۷)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ تم تو بس خبردار کرنے والے ہو اور اور ہر ایک موجود اور آنے والوں کے لیے رہبر ہو۔

گرائمر کی رو سے صیغۂ حال میں یہ آیت بیان کی گئی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رہبر کہا گیا ہے موجودہ اور آنے والے لوگوں کے لیے۔ ظاہر ہے اللہ رب العزت کی طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ہمیشہ کے لیے قائم رہنے کا پیغام ہے۔ قرآن کے ذریعہ سے لوگوں کی رہنمائی ہوتی رہے گی جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری وساری رسالت کا واضح ثبوت ہے۔ جب آنے والے لوگوں کے لئے بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی خبردار کرنے والے اور رہبر ہیں تو کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔

دلیل نمبر ۲۴ (قرآنی دلیل)

وَقُلۡ اِنِّىۡۤ اَنَا النَّذِيۡرُ الۡمُبِيۡنُ ۝ (الحجر: ۸۹)

ترجمہ: اور کہو بے شک میں تو ہوں صاف صاف متنبہ کرنے والا۔

گرائمر کی رو سے صیغۂ حال کا استعمال ہے اِس آیت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کیا ہے اللہ رب العزت نے۔ ظاہر ہے صیغۂ حال کی حامل اِس آیت کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشہ قائم رہنے والی رسالت کی دلیل ہے۔ جس وقت تک قرآن قائم ہے جو کہ ہمیشہ کے لیے ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے اِس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے اس وقت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قائم ہے۔ انشاءاللہ۔

دلیل نمبر ۲۵ (قرآنی دلیل)

اَوَلَمۡ یَتَفَكَّرُوۡا ؕ مَا بِصَاحِبِهِمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸۴﴾ (الاعراف: ۱۸۴)

ترجمہ: کیا نہیں سوچا انہوں نے (کبھی) کہ نہیں ہے اُن کے رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کوئی اثر جنوں کا؟ نہیں ہیں وہ مگر ایک متنبہ کرنے والے واضح طور پر۔

اس زمانہ کے گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنے والے وقتوں کے گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت مکمل طور پر موزوں بیٹھتی ہے۔ اُن کو اللہ رب العزت نے واضح پیغام دیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کیونکہ صیغۂ حال میں یہ آیت بیان کی گئی ہے اِس کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس کا متن اور مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا واضح ثبوت ہے جس طرح قرآن پاک جس کی یہ آیت ہے ہمیشہ کے لیے محفوظ ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اُسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بھی ہمیشہ کے لیے بذریعہ قرآن قائم رہے گی۔ انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۲۶ (قرآنی دلیل)

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۴۹﴾ (الحج: ۴۹)

ترجمہ: کہہ دو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اے لوگو! در حقیقت مَیں تو بس تمہیں خبردار کرنے والا ہوں واضح طور پر۔

گرائمر کی رو سے صیغۂ حال میں اِس آیت کا بیان ہوا ہے اِس کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا متن اور مفہوم یہی سامنے آئے گا کہ اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرما رہے ہیں کہ لوگوں سے کہہ دو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو صرف واضح طور پر خبردار کرنے والے ہیں یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم و دائم رسالت کا واضح ثبوت ہے۔

دلیل نمبر ۲۷   (قرآنی دلیل)

فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ﴿۹۲﴾   (النمل: ۹۲)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دو! مَیں تو صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں اور بس۔

گرائمر کی رو سے اِس آیت مبارکہ کا بیان صیغۂ حال میں ہے جس وقت بھی اس آیت مبارکہ کو پڑھا جائے گا یہ زمانۂ حال میں ہی پڑھی جائے گی لہٰذا جب تک دنیا قائم ہے قرآن قائم ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن قائم ودائم رہے گی۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۲۸   (قرآنی دلیل)

وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴿۵۰﴾   (العنکبوت: ۵۰)

ترجمہ: اور مَیں تو بَس تنبیہ کرنے والا ہوں واضح طور پر۔

گرائمر کی رو سے آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے لہٰذا جس وقت بھی اِس آیت مبارکہ کو پڑھا جائے گا زمانۂ حال ہی میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذریعہ قرآن فرمارہے ہوں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو واضح طور پر خبردار کرنے والے ہیں جب تک قرآن قائم ہے (قیامت تک) یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن کی شہادت دیتی رہے گی۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۲۹   (قرآنی دلیل)

وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴿۲۶﴾   (الملک: ۲۶)

ترجمہ: اور بس میں تو متنبہ کرنے والا ہوں واضح طور پر۔

کیونکہ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اس لیے اِس کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ وہؐ تو واضح طور پر خبردار کرنے والے ہیں زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے

گا۔اس کا واضح مطلب ہے کہ جس وقت تک دنیا قائم ہے قرآن قائم ہے اس آیت کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قائم ہے۔

دلیل نمبر ۳۰ (قرآنی دلیل)

وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴿۲۵۲﴾ (البقرہ: ۲۵۲)

ترجمہ: اور یقیناً تم (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسولوں میں سے ہو۔

آپ اِس آیت مبارکہ کو (جس میں اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر نام لیے مخاطب کیا ہے اور یہ بات واضح کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کے رسول ہیں) جس وقت بھی پڑھیں گے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ہی کا واضح پیغام ملے گا۔قیامت کے واقع ہونے سے ایک لمحہ پہلے بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہوں گے۔گرائمر کی رو سے اِس آیت مبارکہ میں حال کا صیغہ استعمال ہوا ہے اس لیے اِس آیت مبارکہ کو جب بھی پڑھا جائے گا حال ہی کے زمانہ میں آیت کا مطلب سامنے آئے گا۔

دلیل نمبر ۳۱ (قرآنی دلیل)

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ﴿۲۳﴾ (فاطر: ۲۳)

ترجمہ: نہیں ہو تم مگر متنبہ کرنے والے۔

گرائمر کی رو سے آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے جس وقت بھی اِس آیت کو پڑھا جائے گا رسول اللہ کے لیے اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبردار کرنے والے ہیں زمانۂ حال ہی میں سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا رہتی دنیا تک کا ثبوت ہے۔

دلیل نمبر ۳۲ (قرآنی دلیل)

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنۡذِرٌ ‌ۖ وَّمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ (ص: ۶۵)

ترجمہ: ان سے کہیے: میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو یکتا ہے سب پر غالب ہے۔

گرائمر کی رو سے حال کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اور کیونکہ قرآن تو اللہ رب العزت کی حفاظت کی ذمہ داری کی وجہ سے اس وقت تک قائم ہے جب تک یہ دنیا۔ اِس آیت کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اللہ رب العزت کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے فرمان صیغہِ حال میں ہی پڑھا جائے گا مطلب اس کا یہ ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گی۔ انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۳۳ (قرآنی دلیل)

اِنۡ يُّوۡحٰۤى اِلَىَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۰﴾ (ص: ۷۰)

ترجمہ: میری طرف تو بس یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو محض ایک کھول کر ڈرانے والا ہوں۔

گرائمر کی رو سے آیت کا بیان صیغہِ حال میں ہے اِس کو جس وقت بھی پڑھا جائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا پیغام کہ ''میں تو محض کھول کر تنبیہ کرنے والا ہوں'' زمانہِ حال میں ہی پڑھا جائے گا خواہ اِس کو قیامت تک کسی بھی وقت پڑھا جائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن ثابت ہوتی رہے گی۔ انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۳۴ (قرآنی دلیل)

اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۹﴾ (الاحقاف: ۹)

ترجمہ: مگر اس وحی کو جو بھیجی جاتی ہے میری طرف اور نہیں ہوں میں مگر صاف صاف خبردار کرنے والا۔

صیغہِ حال میں بیان کردہ اِس آیت کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن اور مفہوم زمانہِ حال

میں ہی سامنے آئے گا۔ اِس کا مطلب صاف ظاہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اپنی رسالت کے ذریعہ سے خبردار کرنے والے ہیں اُن کی رسالت قیامت تک بذریعہ قرآن جاری رہے گی۔ انشاءاللہ۔

❁ ❁ ❁

دلیل نمبر ۳۵ (قرآنی دلیل)

اِنِّىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ‌ۚ ﴿۵۰﴾ (الذریٰت : ۵۰)

اِنِّىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۵۱﴾ (الذریٰت : ۵۱)

ترجمہ: یقیناً میں ہوں تمہارے لیے اس کی طرف سے واضح طور پر خبردار کرنے والا۔

اللہ رب العزت کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی رسالت کا پیغام دیتے ہوئے متنبہ کر رہے ہیں رسالت کا یہ پیغام کیونکہ صیغۂ حال میں بیان کیا گیا ہے اس لیے یہ پیغام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تب تک شہادت دیتا رہے گا جب تک یہ دنیا قائم ہے قرآن جس کی یہ آیت (جو رہتی دنیا تک ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے) ہے سے ثابت یہ ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی۔ انشاءاللہ۔

❁ ❁ ❁

دلیل نمبر ۳۶ (قرآنی دلیل)

هٰذَا نَذِيۡرٌ مِّنَ النُّذُرِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۶﴾ (النجم : ۵۶)

ترجمہ: یہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی متنبہ کرنے والے ہیں پہلے متنبہ کرنے والوں کی طرح۔

دیکھیں رسولوں کا ذکر ہو رہا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے گزر چکے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ کسی آنے والے کا ذکر نہیں۔ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اس آیت کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس کا متن اور مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہے جو کہ رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی۔ انشاءاللہ۔

❁ ❁ ❁

دلیل نمبر ۳۷ (قرآنی دلیل)

اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ یَّخۡشٰهَا ﴿۴۵﴾ (النزعٰت: ۴۵)

ترجمہ: تم تو بس خبردار کرنے والے ہو اِن کو جو ڈرتے ہیں قیامت سے۔

اس آیت میں جو کہ صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو متنبہ کرنے والے ہیں اپنی رسالت کے ذریعے سے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے لے کر قیامت تک غور فرمائیں کسی اور کے اس وقت کے دوران آنے کا نہ کوئی ذکر ہے اور نہ ہی سوال پیدا ہوتا ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک قائم ہے۔ انشاءاللہ۔ اور جب کوئی رسالت جاری ہوتی ہے اس دوران نبی نہیں آتا۔

ذرا سوچیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور قیامت کے درمیان کسی اور نے آنا ہوتا تو کیا اللہ رب العزت اُس کو قیامت کے متعلق خبردار کرنے کی ذمہ داری نہ دیتے.....؟ بلکہ بات سیدھی اور صاف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رسالت قیامت تک قائم و دائم رہے گی انشاءاللہ۔ کسی اور نبی یا رسول کی کوئی گنجائش نہیں۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۳۸ (قرآنی دلیل)

وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ ؕ (ال عمران: ۲۰)

ترجمہ: اور اگر انہوں نے منہ موڑا تو تم پر صرف اتنی ذمہ داری ہے کہ پیغام پہنچا دو۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ اپنی رسالت کی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے انہیں پیغام پہنچا دیں۔ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے۔ اس آیت کو جب بھی پڑھا جائے گا اس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ اس لیے رہتی دنیا تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا یہ پیغام لوگوں کو بذریعہ قرآن پہنچتا رہے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی

۔انشاءاللہ۔

دلیل نمبر ۳۹ (قرآنی دلیل)

فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ﴿۹۲﴾ (المائدہ: ۹۲)

ترجمہ: پھر اگر تم نے منہ موڑا تو جان لو درحقیقت ہمارے رسولؐ کے ذمہ تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے واضح طور پر۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی آیت میں اللہ رب العزت رسالت کے فرائض کو واضح کر رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام رسول کے طور پر اللہ رب العزت کا پیغام واضح طور پر پہنچا دینا ہے کیونکہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اس کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس کا متن اور مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ دوسرے الفاظ میں جس وقت تک قرآن قائم ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بھی رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ انشاءاللہ۔

دلیل نمبر ۴۰ (قرآنی دلیل)

فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ وَعَلَيۡنَا الۡحِسَابُ﴿۴۰﴾ (الرعد: ۴۰)

ترجمہ: بس تمہارا کام تو (پیغام) پہنچانا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت کو قیامت سے پہلے جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے اللہ رب العزت کی طرف سے فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن یہ پیغام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت سے لے کر قیامت تک یہ پیغام مِنۡ و عَنۡ پہنچاتی رہے گی۔ قیامت کو حساب اللہ رب العزت خود لیں گے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیامت تک قائم و دائم رسالت کی بڑی واضح دلیل ہے۔ اور اس سے یہ بات بھی

واضح ہوجاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے زمانہ سے قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ہی قائم و دائم رہے گی اور کسی اور نبی یا رسول کی کوئی گنجائش نہیں۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۱ (قرآنی دلیل)

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۸۲﴾ (النحل: ۸۲)

ترجمہ: پھر اگر یہ منہ موڑتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ تمہارے ذمّہ تو کھول کھول کر پیغام پہنچانا ہے۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت میں اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرما رہے ہیں کہ آپؐ کی رسالت کی ذمہ داری صرف واضح طور پر اللہ رب العزت کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ وہ ذمہ داری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کو کتابی صورت میں نہ صرف یہ کہ ہر زمانے کے لوگوں کو پہنچا دی ہے بلکہ یہ قرآن جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے قیامت تک یہ پیغام لوگوں تک پہنچاتا رہے گا۔ اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک جاری وساری رہے گی انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۲ (قرآنی دلیل)

اِنۡ عَلَيۡكَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ (الشوریٰ: ۴۸)

ترجمہ: نہیں ہے تم پر مگر صرف پہنچا دینے کی ذمہ داری۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت کو جب بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا خواہ اِس کو قیامت کے آنے سے صرف ایک لمحہ پہلے پڑھا جائے اِس طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت جو کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر پیغام پہنچانے کی ہے قیامت تک جاری رہے گی انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۳ (قرآنی دلیل)

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَٰغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ (التغابن: ١٢)

ترجمہ: لیکن اگر تم منہ موڑتے ہو تو بس ہمارے رسول پر پہنچا دینا ہے (حق کا) واضح طور پر۔

اللہ رب العزت نے ہر زمانے کے کفار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام رسول کے طور پر حق کی دعوت کو پہنچا دینا ہے رسالت کی ذمہ داریاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی تقاضا کرتی ہیں۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی آیت ہر زمانے کے لیے ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک قائم ودائم ہے۔انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۴ (قرآنی دلیل)

مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَٰغُ ۗ (المائدہ: ۹۹)

ترجمہ: نہیں ہے رسول کی ذمہ داری مگر پیغام پہنچا دینا۔

اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی ذمہ داری کو واضح کر رہے ہیں۔ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس آیت کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن ومفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ یہ الفاظ دیگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اس وقت تک قائم رہے گی جس وقت تک یہ قرآن قائم ہے کیونکہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے یہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ لہٰذا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بھی رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۵ (قرآنی دلیل)

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَٰغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ (النور: ۵۴)

ترجمہ: ان سے کہہ دو کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی پھر اگر تم منہ موڑو گے تو جان لو کہ رسول پر تو ذمہ داری ہے صرف اس فرض کی جو عائد کیا گیا ہے اس پر اور تم پر ذمہ داری ہے

اُس کی جوڑا لا گیا ہے تم پر اور اگر تم اطاعت کرو گے رسُول کی تو ہدایت پا جاؤ گے اور نہیں ہے رسُول پر ذمہ داری مگر حکم پہنچا دینے کی کھول کھول کر۔

یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے۔ اِس کو جس زمانے میں بھی پڑھا گیا یا پڑھا جائے گا اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آیا اور آئے گا۔ دوسری اہم بات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری کے متعلق ہے جس کے متعلق اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رسالت یعنی پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری فرض کی گئی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی یہ ذمہ داری بذریعہ قرآن بڑے احسن طریقے سے پوری ہو رہی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا کام تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے پیغام پر عمل کریں دوسرے الفاظ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کریں گے وہی ہدایت پائیں گے۔ آیت کے شروع میں ارشاد ہے کہ اللہ رب العزت کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے منہ موڑیں گے اُن کے معاملہ کو اللہ رب العزت خود ہی دیکھ لیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری اپنی رسالت کے ذریعہ سے پیغام پہنچا دینا ہے۔

جب تک یہ دنیا قائم ہے تب تک قرآن بھی قائم ہے کیونکہ اِس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہے اُس وقت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بھی قائم و دائم رہے گی انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۴۶ (قرآنی دلیل)

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۝۱۸ (العنکبوت: ۱۸)

ترجمہ: اور نہیں ہے رسول ؐ پر ذمہ داری مگر کھول کر پیغام پہنچا دینے کی۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی آیت میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری واضح طور پر پیغام پہنچا دینے کی ہے یعنی اُن کی ذمہ داری رسالت تک محدود ہے۔ یہ آیت ہر زمانے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتی رہے گی جیسے ہی اس کو پڑھا جائے گا اس کا متن و مفہوم زمانۂ

حال میں ہی سامنے آئے گا۔ دوسرے الفاظ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گی انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۷ (قرآنی دلیل)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ (الفتح: ۲۹)

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی کہ اللہ رب العزت خود فرما رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول (پیغام پہنچانے والے) ہیں۔ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی بڑی واضح اور کھلی شہادت ہے۔ اس آیت کو قیامت سے پہلے جس وقت بھی پڑھا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اس وقت بھی قائم و دائم ہوگی اور قیامت تک قائم و دائم رہے گی انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۸ (قرآنی دلیل)

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۰ (یٰسٓ: ۷۰)

ترجمہ: تاکہ خبردار کرے وہ ہر اس شخص کو جو زندہ ہے اور حجت قائم ہو انکار کرنے والوں پر۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ اپنی رسالت کے ذریعہ سے ہر کسی کو جو زندہ ہے اس کو اللہ کا پیغام پہنچا دو کیونکہ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان فرمائی گئی ہے۔ اس لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کے ذریعہ یعنی بذریعہ قرآن یہ پیغام قیامت تک کے زندہ انسانوں کے لیے ہے تاکہ روزِ قیامت وہ کوئی عذر پیش نہ کرسکیں۔ اس آیت سے بالکل واضح ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اس وقت تک جاری و ساری رہے گی جب تک دنیا قائم ہے انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۴۹ (قرآنی دلیل)

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ (التکویر: ۲۲)

ترجمہ: اور تمہارا رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیوانہ نہیں ہے۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی یہ آیت ہر زمانے کے اُن لوگوں کی باتوں کا جواب ہے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں پر صدق دل سے یقین نہیں رکھتے اُن کو کہا جا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ کہا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی اللہ رب العزت خود دے رہے ہیں۔ کیونکہ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ جس وقت تک یہ دنیا قائم ہے اس وقت تک قرآن قائم ہے اور اُس وقت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بھی قائم ہے انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۵۰ (قرآنی دلیل)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ (یٰسٓ: ۶۹)

ترجمہ: ہم نے اِس کو شعر (کہنا) نہیں سکھایا اور وہ اِس کے لائق بھی نہیں ہے۔ وہ تو نصیحت اور کھول کر بیان کرنے والا قرآن ہے۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے وہ تو اللہ رب العزت کے احکامات کو واضح طور پر پہنچا دینے کے ذمہ دار ہیں رسالت کی ذمہ داری کے علاوہ شعر و شاعری وغیرہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شایانِ شان بھی نہیں۔ اس آیت کو قیامت تک جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیامت تک جاری و ساری رسالت کی واضح شہادت ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۵۱ (قرآنی دلیل)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ (النجم: ۳،۴)

ترجمہ: اور نہیں بولتا ہے وہ اپنی خواہش نفس سے ○ نہیں ہے یہ کلام مگر ایک وحی، جو نازل کی جا رہی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے وہ تو رسالت کی ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں اور وہی احکامات پہنچاتے ہیں جو اُن پر وحی ہوئے۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی اس آیت کو قیامت تک جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیامت تک جاری و ساری رسالت کی گواہی دیتی رہے گی۔ جب تک یہ پیغام ملتا رہے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت جاری و ساری رہے گی انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۵۲ (قرآنی دلیل)

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝۴۶ (الاحزاب: ۴۶)

ترجمہ: اور بلانے والا اللہ کی طرف اسی کی اجازت سے اور (بنایا ہے تم کو) روشن چراغ۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العزت کی اجازت سے رسالت کے ذریعہ پیغام پہنچا رہے ہیں اُس علم کی روشنی میں سے جو کہ اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کی۔ اس صیغۂ حال میں بیان کردہ آیت کو قیامت سے پہلے جس وقت بھی پڑھا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت ملتی رہے گی۔

دلیل نمبر ۵۳ (قرآنی دلیل)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ

الْمُشْرِكُوْنَ۝۳۳ (التوبہ: ۳۳)

ترجمہ: وہی ہے وہ ذات جس نے بھیجا اپنا رسُول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اسے تمام ادیان پر خواہ (یہ بات) کتنی ہی ناگوار ہو مشرکوں کو۔

اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح ہدایت کے ساتھ اور ضابطۂ حیات کے اصولوں کے ساتھ بھیجا تاکہ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والے غالب رہیں دوسرے ادیان پر۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآنی پیغام کے (جو کہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے) پر عمل کر کے ہی دوسرے ادیان کے ماننے والوں سے بہتر نتائج زندگی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

آیت صیغۂ حال میں ہی بیان کی گئی ہے اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری و ساری رسالت کی گواہی ہو گی۔ جب تک یہ دنیا قائم ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن تب تک جاری و ساری رہے گی انشاء اللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۵۴ (قرآنی دلیل)

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۝۹ (الصّف: ۹)

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ اسے غالب کر دے، سب ادیان پر خواہ کتنا ہی ناگوار ہو مشرکین کو۔

اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح ہدایات اور ضابطۂ حیات کے اصولوں کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والے غالب رہیں دوسرے ادیان پر۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا پیغام بذریعہ قرآن جو کہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے

پر عمل کر کے ہی دوسرے ادیان کے ماننے والوں سے بہتر نتائج زندگی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کو قیامت تک جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جاری وساری رسالت کی گواہی ہے۔ جب تک دنیا قائم ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن جاری وساری رہے گی انشاءاللہ۔

دلیل نمبر ۵۵ (قرآنی دلیل)

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ (النمل: ۷۹)

ترجمہ: بے شک تم صریح حق پر ہو۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی اس آیت میں اللہ رب العزت نے واضح کر دیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالکل حق پر ہیں اِس آیت کو قیامت سے پہلے جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن ومفہوم زمانۂ حال میں ہی پڑھا جائے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغام کے حق پر ہونے کی واضح شہادت ہوگی۔ اِس آیت کے مطابق بھی قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی اور کے آنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

دلیل نمبر ۵۶ (قرآنی دلیل)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ (الفتح: ۲۸)

ترجمہ: وہی ہے وہ ذات جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ غالب کر دے اسے تمام ادیان پر اور کافی ہے اللہ گواہی کے لیے (اس حقیقت پر)۔

اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو واضح ہدایت اور ضابطۂ حیات کے اصولوں کے ساتھ بھیجا تا کہ ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے والے غالب رہیں دوسرے ادیان پر

بہ الفاظ دیگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا پیغام بذریعہ قرآن (جو کہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے) پر عمل کر کے ہی دوسرے ادیان کے ماننے والوں سے بہتر نتائج زندگی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِسے قیامت تک جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن ومفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری وساری رسالت کا واضح ثبوت ہے جب تک دنیا قائم ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن جاری وساری رہے گی۔ انشاءاللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۵۷ (قرآنی دلیل)

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ (الحج: ٦٧)

ترجمہ: اور دعوت دو اپنے رب کی طرف۔ بے شک تم سیدھے راستے پر ہو۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ رب العزت کی طرف سے حکم دیا جا رہا ہے کہ حق کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیں یعنی اپنی رسالت کی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور ساتھ ہی اللہ رب العزت اس بات کی بھی شہادت دے رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے راستے یعنی حق کے راستے پر ہیں آیت کیونکہ صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدھے راستے یعنی حق (کے راستے) پر ہونا قیامت تک اسی طرح پڑھا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ہی قیامت تک حق کا پیغام ہے تو پھر کسی دوسرے کی کیا ضرورت ہے؟

آیت کیونکہ صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کو قیامت تک جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن ومفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا اور قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کے حق ہونے اور رسالت کا واضح ثبوت ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۵۸ (قرآنی دلیل)

وَاِنَّكَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۷۳﴾ (المومنون: ۷۳)

ترجمہ: واقعہ یہ ہے کہ تم تو بلاتے ہو اُن کو سیدھے راستے کی طرف۔

اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی گواہی دے رہے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیغام ہی سیدھا راستہ ہے۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت کو قیامت سے پہلے جس وقت بھی پڑھا جائے گا اس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قیامت تک سیدھے راستے کی طرف بذریعہ قرآن بلاتے رہیں گے۔ فلاح بھی وہی پائیں گے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے سیدے راستے کی طرف چلیں گے۔ دوسرے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ پیغام بذریعہ قرآن قیامت تک جاری وساری ہے یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن قیامت تک جاری رہے گی انشاءاللہ۔

دلیل نمبر ۵۹ (قرآنی دلیل)

اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَۙ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍؕ ﴿۴﴾ (یٰسٓ: ۴،۳)

ترجمہ: یقیناً تم رسولوں میں ہو O سیدھے راستے پر ہو O

صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِن آیات میں پہلے تو اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی گواہی دے رہے ہیں پھر اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق کے راستے پر ہونے کی شہادت دی ہے۔ کیونکہ یہ آیات صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہیں قیامت تک ان کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا ان کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حق پر ہونے کی اور قیامت تک جاری و ساری رسالت کی واضح دلیل ہے۔

دلیل نمبر ۶۰ (قرآنی دلیل)

جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۟ۙ (الشوریٰ: ۵۲)

ترجمہ: بنا دیا ہے ہم نے اس قرآن کو روشنی۔ راہ دکھاتے ہیں ہم اس کے ذریعہ سے جسے چاہیں اپنے بندوں میں سے۔ اور یقیناً تم راہنمائی کرتے ہو سیدھے راستے کی طرف۔

اللہ رب العزت نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہنمائی میں ہی قرآن کی ہدایات (روشنی) کو پایا جاسکتا ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راہنمائی کرنے والا راستہ (قرآن) یقیناً سیدھا راستہ ہے اس لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہنمائی (قرآن) کے بغیر قرآن کی روشنی تک نہیں پہنچا جاسکتا۔

آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے۔ قیامت سے پہلے اِس کو جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ (قیامت تک) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدھے راستے کی راہنمائی قرآن کے بغیر حق تک نہیں پہنچا سکتی۔ بہ الفاظ دیگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک بذریعہ قرآن جاری وساری رہے گی انشاء اللہ۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۶۱ (قرآنی دلیل)

وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۟۠ (البقرہ: ۱۲۱)

ترجمہ: اور جو کفر کا رویہ اختیار کرتے ہیں اس (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ سو وہی ہیں نقصان اٹھانے والے۔

بڑا ہی واضح پیغام ہے اُن کے لیے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ساتھ کفر کرتے ہیں کسی دوسرے کی پیروی شروع کر دیتے ہیں وہ بہت نقصان اٹھانے والے ہیں۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی اس آیت کو قیامت سے پہلے جس وقت بھی پڑھا جائے گا اِس کا متن و مفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ قیامت تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کو نہ ماننے والے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت میں کسی

اور کو شریک کرنے والے نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اِس آیت کی رو سے بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک جاری و ساری ہے انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۶۲ (قرآنی دلیل)

یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ‌ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ‌ ؕ (المائدۃ: ۱۹)

ترجمہ: اے اہل کتاب! بے شک آیا ہے تمہارے پاس ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بیان کرتا ہے تمہارے لیے (ہمارے احکام) ایک مدت تک سلسلہ رسالت منقطع رہنے کے بعد مبادا کہو تم کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا پس آ گیا تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔

اہل کتاب کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ رب العزت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتے ہوئے فرما رہے ہیں چونکہ رائج الوقت رسالت کی روشنی میں کمی آ گئی ہے اور یہ سلسلہ ایک عرصہ سے منقطع تھا اس لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نئے احکامات کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو نئے احکامات کے ساتھ کوئی آیا ہی نہیں دوسری بات جو اِس آیت میں اہم ہے وہ یہ کہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کا متن اور مفہوم آج تقریباً ۱۴۳۰ سال بعد بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ نزول کے وقت تھا۔ اس کا متن اور مفہوم قیامت تک ایسے ہی رہے گا کیونکہ اللہ رب العزت نے اِس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی رسالت قیامت تک قائم رہے گی۔ قرآن کے مطابق کوئی نبی نہیں آتا جب تک سابقہ رسالت کی روشنی میں کمی نہ آئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت میں کمی کا سوچنا بھی اتنا ہی غلط ہے جتنا کہ سورج کا مغرب سے نکلنا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت روزانہ کروڑوں کی تعداد میں دی جاتی ہے اور انشاء اللہ یہ تعداد بڑھتی ہی جائے گی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی قیامت تک ہمارے رسول بذریعہ

اپنی رسالت رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۶۳ (قرآنی دلیل)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ (الاحزاب: ۵۷)

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ اذیت دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، لعنت بھیجی ہے ان پر اللہ نے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور تیار کر رکھا ہے ان کے لیے رسوا کن عذاب۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کا متن و مفہوم آج بھی وہی ہے جو آج سے تقریباً ۱۴۳۰ سال پہلے تھا اور قیامت تک وہی رہے گا جو کہ نزول کے وقت تھا کیونکہ اللہ رب العزت نے اِس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔

دوسری بات میں آپ کو ایک فرضی مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ ایک استاد کو ہیڈ ماسٹر کی طرف سے ایک سلیبس (Syllabus) دیا گیا استاد نے بڑی محنت اور جانفشانی سے تکلیفیں جھیل جھیل کر اپنی جماعت کو تیار کیا وہ بھی ایسا کہ جماعت کے لوگوں نے دنیا میں اپنا مقام پیدا کیا۔ اب ایک اور صاحب تشریف لاتے ہیں بغیر کسی سلیبس (Syllabus) کے اور پروگرام کے اور اعلان کرتے ہیں کہ استاد صاحب نے اُن کو منتخب (Nominate) کیا ہے اور ایک اچھی بھلی جماعت میں گروپ بندی کر دی جو کہ قرآن کی رو سے ایک شرکیہ کام ہے اب آپ ہی سوچیں کہ وہ استاد جنہوں نے محنت سے جماعت تیار کی اُن کو دکھ نہیں ہوگا اور ہیڈ ماسٹر صاحب کو دکھ نہیں ہوگا؟

انہی دکھ پہنچانے والے لوگوں پر اللہ رب العزت نے لعنت بھیجی ہے۔ خدا کے لیے اللہ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ صدقِ دل سے توبہ کرنے والوں کے لیے اللہ رب العزت نے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھا ہے۔ ابھی وقت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت کی سوئیاں تھم جائیں۔

دلیل نمبر ۶۴ (قرآنی دلیل)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سبا: ۲۸)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بنا کر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اِس سے زیادہ سیدھا اور کیا پیغام ہوسکتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا۔ اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تمام انسانوں میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے وقت سے قیامت تک اِس دنیا میں آئیں گے۔ ساتھ ہی اللہ رب العزت نے اُن گمراہوں کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام بذریعہ قرآن سے لاعلم ہیں۔ سائنس و ٹیکنالوجی کے اس زمانے میں قرآن کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے مگر گمراہ لوگوں نے اس آسان پیغام پر بھی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور وہ اس کو نہیں جاننا چاہتے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۶۵ (قرآنی دلیل)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵۸ (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہدو: اے انسانو! بے شک میں رسول ہوں اللہ کا (بھیجا گیا ہوں) تم سب کی طرف (اللہ وہ ہے) جسے زیب دیتی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے وہ زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اُس کے رسول پر نبی امّی پر وہ جو خود بھی ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور اُس کے کلام پر اور پیروی کرو اُس کی،

تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمام انسانوں کو مخاطب کر کے کہہ دو کہ مجھے اللہ رب العزت نے بغیر کسی تفریق کے پوری انسانیت کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اُس خدا نے بھیجا ہے جو کہ پوری کائنات کا مالک ہے اور اِسی کی بادشاہی ہے ہر طرف اور اُس کا قانون ہر جگہ کارفرما ہے۔ زندگی و موت کے فیصلے بھی اُسی کے اختیار میں ہیں پس تم ایمان لاؤ اللہ رب العزت پر اس کے رسول پر وہ رسول جو کہ نبوت کی روشنی سے پہلے خود لاعلم تھا اسی رسول کے راستے پر چلنے سے کامیابی کی منزل تک پہنچا جا سکتا ہے۔

دوسرے یہ پیغام آج تقریباً ۱۴۳۰ سال بعد بھی ایسے ہی ہے جیسے کہ نبوت کے وقت تھا کیونکہ یہ صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس لیے اس کا متن و مفہوم رہتی دنیا تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا بذریعہ قرآن ثبوت ہوگا۔ قرآن کے مطابق جب تک رسالت قائم رہتی ہے کوئی نیا نبی نہیں آتا۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۶۶ (قرآنی دلیل)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط (الاحزاب: ۴۰)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ رسول ہیں اللہ کے اور سلسلۂ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں۔

یہاں پر ہم مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اپنا بیان جو کہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ کو دیا اور جو کہ تبلیغ رسالت جلد دوئم صفحہ ۲۰ پر شائع ہوا۔ اِس بیان کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب فرماتے ہیں، ''میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیّدنا مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور

کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگئی۔"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مندرجہ بالا بیان کو بغور نظر دیکھتے ہیں تو جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا دعویٰ نبوت یا رسالت خود ان کے اپنے بیان/ اپنے عقیدے کے منافی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے محض دنیوی فائدے کے لیے حقیقت سے منہ موڑا اور من گھڑت اور فاسق عقائد کی بنیاد رکھی۔

تو کیا نعوذ باللہ نعوذ باللہ اللہ رب العزت سے بھول ہوگئی (کیونکہ نبوت تو اللہ رب العزت کی طرف سے ہی ملتی ہے) کہ پہلے وہ اعلان کرنا بھول گئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو نبوت یا رسالت دینی تھی اور اللہ رب العزت نے بذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی آنے والے نبی کا اعلان نہ کروایا کیونکہ جیسا کہ پہلے بیان کیا ہے قرآن کہتا ہے کہ ہر نبی آنے والے نبی کی اطلاع دیتا ہے۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ رب العزت سے بھول ہو جائے۔ اللہ رب العزت تو پاک ہیں بھول چوک سے۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو ہی بعد میں خیال آیا اور انہوں نے قرآن کی سیدھی سادھی آسان سی آیت کا ترجمہ کر کے دعویٰ نبوت کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو ترجمہ کیا ہے اِس پر ہم بعد میں تبصرہ کریں گے۔

❂ ❂ ❂

دلیل نمبر ٦٧ (قرآنی دلیل)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ (الانفال: ٣٣)

ترجمہ: اور نہیں ہے اللہ ایسا کہ عذاب دے اُن کو جبکہ تم (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُن میں موجود ہو۔

دو باتیں سمجھنے کی ہیں ایک تو یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس کا پیغام آج بھی اُسی طرح ہے جیسا کہ آج سے تقریباً ١٤٣٠ سال پہلے تھا اور قیامت تک اس کا متن و مفہوم اِسی طرح رہے گا۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہوا ہے۔

دوسرے جو بہت ہی ضروری پیغام دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک محمد ﷺ اپنے پیغام کے ذریعہ ہم مسلمانوں میں موجود رہیں گے ہم عذاب سے بچے رہیں گے۔ عذاب سے بچنے کے لیے ہمیں محمد ﷺ کی رسالت پر حتمی یقین و ایمان ہونا چاہیے۔ پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جب تک محمد ﷺ کی رسالت جاری ہے جو کہ قیامت تک جاری رہے گی انشاء اللہ اُس وقت تک کسی اور نبوت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ فرمان ہے قرآن کے ذریعے سے اللہ رب العزت کا۔ نبوت تو تب آتی ہے جب رائج الوقت رسالت کی گرم جوشی میں کمی آئے۔

دلیل نمبر ۶۸ (قرآنی دلیل)

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ (الحج: ۷۸)

ترجمہ: اللہ ہی نے تمہارا نام رکھا ہے ''مسلمان'' پہلے بھی اور اوراس قرآن میں بھی تا کہ بنے رسول گواہ تم پر۔

صیغۂ حال میں بیان کی گئی آیت جس کا متن و مفہوم اس وقت سے جس وقت اِس کا نزول ہوا تھا قیامت تک ایسے ہی رہے گا۔ دوسری بات یہ کہ اللہ رب العزت کے کرم سے راہِ ہدایت پانے والوں کا نام اللہ رب العزت نے مسلمان رکھا۔

تیسری بات یہ کہ محمد ﷺ کی رسالت پر کامل ایمان رکھنے والوں کی اللہ رب العزت خوشخبری دے رہے ہیں کہ محمد ﷺ روزِ قیامت ہدایت پانے والوں کی گواہی دیں گے۔ ذرا سوچیں جنہوں نے محمد ﷺ کی رسالت کے دوران کسی اور کو بھی نبی مان لیا اُن کی گواہی کون دے گا؟

ایک اور نکتہ جو سمجھنے کا ہے کہ ذکر ہو رہا ہے محمد ﷺ کی رسالت کا اور قیامت کو اُن کی گواہی کا۔ اگر کوئی اور نبی اِس دوران ہوتا تو اللہ رب العزت اِس کا بھی ذکر کرتے۔ صاف ثابت ہے کہ محمد ﷺ ہی اپنی نبوت کے وقت سے قیامت تک بذریعہ قرآن ہمارے رسول ہیں۔

دلیل نمبر ۶۹ (قرآنی دلیل)

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ (ال عمران: ۳۱)

ترجمہ: کہہ دو! اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو اتباع کرو میرا، محبت کرے گا تم سے اللہ اور معاف فرما دے گا تمہارے گناہ۔

صیغۂ حال میں بیان کردہ اِس آیت میں واضح پیغام ہے جو کوئی بھی اللہ رب العزت سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے جب تک وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نہیں کرے گا اللہ رب العزت سے جوابی محبت کا حق دار نہیں ہوگا۔ اللہ رب العزت کی محبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی دلی اطاعت کرنے سے نہ صرف اللہ رب العزت کی محبت ملتی ہے بلکہ اللہ رب العزت دلی اطاعت کرنے والوں کے گناہ بھی معاف فرما دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے آیت کا متن و مفہوم اِس کے نزول کے وقت سے لے کر قیامت تک زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تا قیامت رسالت کی نہ صرف گواہی دیتا رہے گا بلکہ خلوص دل سے اللہ سے محبت کرنے والوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی اطاعت کرنے والوں کو گناہوں کی معافی کی خوشخبری بھی دیتا رہے گا۔

پہلے بھی عرض کیا ہے کہ قرآن کے مطابق جب کوئی رسالت جاری ہو اور اِس کی روشنی میں کمی واقع نہ ہو تو کوئی نئی نبوت نہیں آتی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ رب العزت کے آخری نبی ہیں جن کی رسالت بذریعہ قرآن قیامت تک جاری و ساری ہے انشاء اللہ۔

دلیل نمبر ۷۰ (قرآنی دلیل)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓـئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ۵۶

(الاحزاب: ٥٦)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔

کیونکہ یہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم اِس آیت کے نزول کے وقت سے لے کر قیامت تک ہے۔اب اگر اللہ کا حکم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ہے وقت نزول سے قیامت تک تو ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس سارے عرصہ کے لیے اللہ کے رسول ہیں اور اُن کی رسالت بذریعہ قرآن جاری وساری ہے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ قرآن کے مطابق جب کوئی رسالت جاری ہوتی ہے تو کوئی نبی نہیں آتا۔ نبی اس وقت ہی آتا ہے جب کسی مروجہ رسالت کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی تو ایک طرف اللہ رب العزت کے حکم سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گرم جوشی کی حرارت دن بدن بڑھ رہی ہے۔اس لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلانِ نبوت کے وقت سے قیامت تک کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

دلیل نمبر ۷ (قرآنی دلیل)

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝١٥٧ (الاعراف: ١٥٧)

ترجمہ: سو جو ایمان لائیں گے اس پر اور اس کی حمایت اور مدد کریں گے اور اتباع کریں گے اُس نُور (قرآن) کی جو نازل کیا گیا ہے اُس کے ساتھ۔یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

اس سے زیادہ اور واضح پیغام کیا ہوسکتا ہے کہ فلاح قرآن کی ہدایت کے مطابق ہی زندگی گزارنے والوں کے لیے ہے۔قرآن کے مطابق زندگی گزارنے کا مطلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی روشنی میں زندگی گزارنا ہے۔ یہ پیغام مستقبل کے لوگوں کے لیے اس وقت دیا گیا جس وقت قرآن کا

نزول ہو رہا تھا۔ کیونکہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہوا ہے قرآن تو قیامت تک قائم رہے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت بھی اس وقت تک قائم رہے گی۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۷۲ (قرآنی دلیل)

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

(التوبہ: ٦١)

ترجمہ: اور سراپا رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو اہلِ ایمان ہیں تم میں سے۔ اور جو لوگ دکھ دیتے ہیں اللہ کے رسول کو، اُن کے لیے ہے دردناک سزا۔

جو لوگ صدق دل سے اللہ رب العزت کے رسول پر ایمان لائے اُن کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام پر ایمان باعث رحمت ہے اور جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ دیتے ہیں (دیکھیے دلیل نمبر ٦٣) اُن کے لیے تکلیف دہ سزا کا حکم باری تعالیٰ ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۷۳ (قرآنی دلیل)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ (الانبیاء: ١٠٧)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے رسول مگر رحمت بنا کر تمام اقوام عالم کے لیے۔

اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اقوامِ عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ رحمت اُن کے لیے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ یعنی قرآن میں دی گئی ہدایات کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت میں کسی کو شریک نہیں بناتے۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت کے مطابق وقت نزول سے لے کر قیامت تک جتنے بھی لوگ آئے ہیں یا آئیں گے اُن سب کے لیے بذریعہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رحمت ہیں۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی قیامت تک رحمت ہیں اور اُن کی رسالت قائم ہے تو پھر کسی دوسرے نبی کے آنے کی کیا گنجائش ہے؟

دلیل نمبر ۷۴ (قرآنی دلیل)

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دو: اے نوع انسان بے شک میں رسول ہوں اللہ کا۔

حکم باری تعالیٰ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انسانوں پر واضح کر دو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ رب العزت کے رسول ہیں۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی آیت کے مطابق وقت نزول سے لے کر آج تک اور آج سے قیامت تک جس وقت بھی اِس آیت کو پڑھا گیا یا پڑھا جائے گا اِس کا متن ومفہوم زمانۂ حال میں ہی سامنے آئے گا۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک قائم ہے تو پھر جاری رسالت کے درمیان کسی دوسرے کے نبی ہونے کی کوئی گنجائش نہیں۔

دلیل نمبر ۷۵ (قرآنی دلیل)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا (سبا: ۲۸)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر تمام انسانوں کے لیے بشیر ونذیر بنا کر۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ رب العزت فرما رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ رب العزت نے تمام انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ صیغۂ حال میں بیان کی گئی اِس آیت میں پیغام دیا گیا ہے تمام انسانوں کو جو اِس پیغام کے وقت موجود تھے اور جو بعد میں آج تک آ چکے ہیں یا جنھوں نے قیامت تک آنا ہے۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام ہی قیامت تک کے لیے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ہی جاری وساری ہے تو پھر کسی اور کے آنے کا کیا سوال ہے؟

دلیل نمبر ۷۶ (قرآنی دلیل)

وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ (الجمعۃ: ۳)

ترجمہ: اور (اس رسول کی بعثت) ان دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو انہی میں سے ہیں (اور) ابھی نہیں ملے ان کے ساتھ۔

ایک اور آیت جو محمد ﷺ کی رسالت کا پیغام دے رہی ہے نہ صرف اعلانِ نبوت کے وقت کے حاضرین کو بلکہ ان کو بھی جو بعد میں آنے والے ہیں۔

کیونکہ آیت صیغۂ حال میں بیان کی گئی ہے اِس لیے اعلانِ نبوت ﷺ کے وقت سے لے کر آج تک اور آج سے قیامت تک جب بھی پڑھا جائے گا محمد ﷺ کی رسالت ہی ثابت ہوتی رہے گی۔ آپ کی خدمت میں پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کے مطابق جب کوئی رسالت جاری ہوتی ہے اور اِس کی گرم جوشی کی حرارت میں کمی واقع نہیں ہوتی تو کوئی نیا نبی نہیں آتا۔ کیونکہ محمد ﷺ کی رسالت ہی قیامت تک جاری ہے اس لیے کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرتا ہے تو ایسا دعویٰ خلافِ قرآن ہے، باطل ہے اور کفر ہے۔

۞ ۞ ۞

دلیل نمبر ۷۷ (قرآنی دلیل)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ (اٰلِ عمران:۸۱)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب لیا تھا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ یہ جو عطا کی ہے میں نے تم کو کتاب و حکمت۔ پھر جب آئے تمہارے پاس ایک عظیم رسول تصدیق کرتا ہوا اُس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اور بہر حال ایمان لاؤ گے۔

کیا محمد ﷺ کی رسالت سے ایسی کوئی بات نظر آتی ہے۔ بالکل نہیں بلکہ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ ''لانبی بعدی ''یعنی ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔ نبی پاک ﷺ سے اللہ رب العزت نے کوئی عہد نہیں لیا کسی آنے والے نبی کے متعلق قرآن کے مطابق اگر کسی نبی نے رسول اللہ ﷺ کے بعد آنا ہوتا تو اللہ رب العزت نبی پاک ﷺ کو ضرور مطلع فرما دیتے اور قرآن

کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا عہد بھی لیتے کہ وہ ہمارے اِس آنے والے نبی کے متعلق ہمیں اپنی رسالت کے ذریعے سے تاکید کردیتے۔

دلیل نمبر ۷۸ (قرآنی دلیل)

وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ (الانعام:۱۹)

ترجمہ: اور وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تا کہ متنبہ کروں تمہیں اس سے اور ہر اس شخص کو جس تک یہ پہنچے۔

بالکل ہی واضح کردیا ہے اللہ رب العزت نے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہلوایا ہے کہ قرآن کا یہ پیغام صرف ان لوگوں کے لیے ہی نہیں جو کہ اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے بلکہ یہ پیغام ان سب لوگوں کے لیے ہے جن تک یہ قرآن پہنچے۔ پہلی بات تو یہ کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہوا ہے۔ قرآن قیامت تک قائم ودائم رہے گا انشاءاللہ۔ کیونکہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا پیغام ہے اس لیے یہ رسالت بھی قیامت تک قائم ودائم رہے گی انشاءاللہ۔ موجودہ زمانہ میں دنیا میں کوئی ایسا گوشہ نہیں جہاں پر قرآن موجود نہ ہو۔ پڑھنا یا نہ پڑھنا اور اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا تو ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔

یہاں پر میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ قرآن کو پڑھ کر ہی بہت سے غیر مسلم اسلام قبول کر کے باعمل مسلمان بن رہے ہیں۔

دعوتِ حق

دعوت حق یہ کتاب درحقیقت ایک دعوت ہے۔ دعوت ہے صراطِ مستقیم کی اور دعوت ہے حق کی۔ ہم صرف اور صرف قرآنی آیات پر مبنی حقائق آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔ اس درخواست کے ساتھ کہ آپ اسے خالی الذہن ہوکر اور تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں۔ امید ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی راہنمائی فرمائیں گے۔ آپ ان حقائق کو پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ کیا آپ اپنے موجودہ دین پر قائم رہتے ہوئے فلاح پا جائیں گے....؟ کیا آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام مل جائے گا............؟ ذرا سوچیئے اور حق کی طرف قدم بڑھایئے۔

اللہ رب العزت کی طرف سے بھیجی گئی آیات کی مدد سے ہم نے ثابت کردیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت قیامت تک جاری ہے۔ جتنی آیات بھی پیش کی گئی ہیں اِن کے واضح پیغام کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے جاری و ساری ہونے پر کسی قسم کا شک و شبہ قرآن کے پیغام کی تکذیب/ انکار ہوگا۔ جیسا کہ پہلے اللہ رب العزت کا قرآنی فرمان پیش کیا ہے کہ جب کوئی رسالت جاری ہوتی ہے تو کوئی دوسرا نبی نہیں آتا۔ نبی تب ہی آتا ہے جب کسی رسالت کی روشنی دھیمی پڑنے لگتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی روشنی دھیمی ہونی تو کجا اس کی روشنی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور رسالت کی گرم جوشی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ذرا سوچیں اگر اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھیجنا ہوتا تو کیا اللہ رب العزت قرآن کی آیات کو تبدیل کرکے نہ بھیجتے۔ کیا اللہ رب العزت کے لئے یہ کوئی مشکل کام تھا؟

پھر سوچیئے قرآن تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تا قیامت رسالت کی دلیلوں سے بھرا پڑا ہے۔ کوئی ایک آدھ آیت کا غلط ترجمہ کر کے کیسے نبی بن سکتا ہے؟ کیا ایسا دعویٰ باطل، جھوٹ اور فریب پر مبنی نہیں ہے؟ قرآنی آیات میں کھینچا تانی تحریف اور تکذیبِ قرآن ہے۔

حق کے متلاشیوں کے لیے اللہ رب العزت نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ ذرا سوچیئے اگر آپ نے دیر کر دی تو.....؟

میں نے جو حق سچ سمجھا پیشِ خدمت کر دیا۔ میں آپ کو یا کسی کو بھی گمراہ نہیں کرونگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سورۃ الکہف آیت نمبر ۵۱ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا○ نہیں میں ایسا کہ بناؤں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار۔ یہ جانتے ہوئے بھی میں کسی کو کیوں گمراہ کروں گا۔ گمراہ کرنا تو ویسے بھی شیطان کا کام ہے۔

حق پر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے قرآن یوں بیان کرتا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۝۳۰

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے شہادت دی کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے، نازل ہوتے ہیں ان پر فرشتے (یہ کہتے ہوئے) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا○

اس موقع پر اللہ رب العزت کا سورۃ ص کی آیت نمبر ۲۶ کا پیغام بھی آپ تک پہنچانا میرا فرض ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ۝ ترجمہ: یقیناً جو لوگ بھٹک جاتے ہیں اللہ کی راہ سے ان کے لیے ہے سخت عذاب اس بنا پر کہ وہ بھول گئے یومِ حساب کو○

توبہ کے لیے آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے آپ صرف خلوص دل سے توبہ کر کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھیں۔آپ صدق دل سے **محمد** ﷺ کو آخری نبی مانیں یعنی خاتم النبین ۔اللہ رب العزت ہمارے دلوں کے حال اور نیتوں سے واقف ہیں۔جس قدر ہو سکے **محمد** ﷺ پر درود وسلام بھیجیں۔ اللہ رب العزت آپ کو کامیاب و کامران کریں اور سچی راہ اپنانے پر آپ کے درجات کو بلند کریں۔اللہ رب العزت آپ کو حق اپنانے اور اِس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔اپنا بھائی/بہن بنانے کے لیے یہ دعوتِ حق آپ کو دل کی گہرائیوں سے دی جاری ہے۔

تکذیبِ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ

تکذیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تکذیبِ قرآن (آیات)

کرنے والوں کا

انجام

تکذیبِ اللہ کرنے والوں کا انجام

فَمَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹۴﴾ (ال عمران: ۹۴) ترجمہ: پھر جو کوئی خود گھڑ کر منسوب کرے اللہ کی طرف جھوٹی بات اس کے بعد بھی تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ ؕ وَ کَفٰی بِہٖۤ اِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۵۰﴾ (النساء: ۵۰) ترجمہ: دیکھو تو سہی! کس ڈھٹائی سے بہتان باندھ رہے ہے یہ لوگ اللہ پر جھوٹ کا۔ اور کافی ہے (ان کے مجرم ہونے کے لیے) یہی کُھلا گناہ O

وَلٰکِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ ؕ (المائدۃ: ۱۰۳) ترجمہ: لیکن وہ لوگ جو کافر ہیں بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹا۔

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ (الانعام: ۲۱) ترجمہ: اور کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے بہتان اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے اس کی نشانیوں کو، یقیناً نہیں فلاح پاتے ایسے ظالم O

اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوۡۤا اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡہُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَ کُنۡتُمۡ عَنۡ اٰیٰتِہٖ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۹۳﴾ (الانعام: ۹۳) ترجمہ: جب یہ ظالم لوگ سکراتِ موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے بڑھا بڑھا کر اپنے اپنے ہاتھ (کہہ رہے ہوتے ہیں) کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج دیا جائے گا تم کو عذاب، ذلّت آمیز پاداش میں اس کے جو کہتے تھے تم اللہ کے بارے میں ناحق باتیں اور کرتے تھے تم اس کی آیتوں کے مقابلہ میں سرکشی O

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۴﴾ (الانعام: ۱۴۴) ترجمہ: پھر کون بڑا ظالم ہوگا اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے؟ بے شک اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو O

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یَنَالُہُمۡ نَصِیۡبُہُمۡ مِّنَ الۡکِتٰبِ ؕ (الاعراف: ۳۷) ترجمہ: تو کون بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں یا جھٹلائے اللہ کی آیات کو۔ ایسے لوگوں کو ملے گا اُن کا حصہ اُن کے نوشتۂ تقدیر میں سے۔

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۷﴾ (یونس: ۱۷) ترجمہ: سوکون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹ یا جھٹلائے اُس کی آیات کو۔ واقعہ یہ ہے کہ کبھی نہیں فلاح پا سکتے ایسے مجرم O

ھٰۤؤُلَآءِ الَّذِیۡنَ کَذَبُوۡا عَلٰی رَبِّہِمۡ ۚ اَلَا لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾ (ھود: ۱۸) ترجمہ: کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ گھڑا تھا اپنے رب پر۔ سُنو! اللہ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر۔

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ﴿ؕ۱۵﴾ (الکھف: ۱۵) ترجمہ: سوکون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ O

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا (العنکبوت: ۶۸) ترجمہ: اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹ کا۔

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ (الزمر: ۳۲) ترجمہ: سوکون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جس نے جھوٹ باندھا اللہ پر۔

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ (الصّف: ۷) ترجمہ: اور کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو باندھے اللہ پر جھوٹا بہتان۔

تکذیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرنے والوں کا انجام

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَ تُحۡشَرُوۡنَ اِلٰی جَہَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمِہَادُ O (اٰلِ عمران: ۱۲) ترجمہ: کہہ دو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا کہ وہ وقت دُور نہیں جب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور ہانکے جاؤ گے طرف جہنم کے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے O

فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ (الانعام:۱۵۰) ترجمہ: پس اگر وہ ایسی گواہی دیں تو تم گواہی نہ دینا ان کے ساتھ اور نہ اتباع کرنا ان کی خواہشات کا جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو اور جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر اور وہ اپنے رب کا ہمسر ٹھہراتے ہیں (دوسروں کو)O

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ‌O (الانفال:۵۵) ترجمہ: بے شک سب سے بُرے، زمین میں چلنے والی مخلوق میں سے، نزدیک اللہ کے، وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا سو یہ (اب) ایمان نہ لائیں گے O

اِنَّا قَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰى مَنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ (طٰہٰ: ۴۸) ترجمہ: یہ حقیقت ہے کہ وحی کی گئی ہے ہم پر کہ عذاب اُسے ہوگا جو جھٹلائے گا اور منہ موڑے گا O

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالسَّاعَةِ‌ ۖ وَاَعۡتَدۡنَا لِمَنۡ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيۡرًا‌ ۚ‏ ﴿۱۱﴾ (الفرقان:۱۱) ترجمہ: اصل بات یہ ہے کہ جھٹلاتے ہیں یہ قیامت کو، اور تیار کر رکھی ہے ہم نے اس کے لیے جو جھٹلائے قیامت کو، دوزخ O

اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ (صٓ: ۱۴) ترجمہ: نہیں تھے یہ سب مگر جھٹلایا تھا انہوں نے اللہ کے رسولوں کو تو چسپاں ہو گیا ان پر فیصلہ میرے عذاب کا O

كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ (الزمر: ۲۵) ترجمہ: جھٹلا چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے بالآخر آ پہنچا ان پر عذاب ایسے رخ سے جدھر سے ان کا خیال بھی نہ جا سکتا تھا O

وَّاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ‌ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ﴿۱۴﴾ (ق: ۱۴) ترجمہ: اور اَیکہ والوں نے اور قومِ تُبع نے، ہر ایک نے جھٹلایا رسولوں کو، بالآخر چسپاں ہو گئی (ان پر) وعید O

وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۱۸﴾ (الملک:۱۸) ترجمہ: اور بے شک جھٹلا چکے ہیں وہ جو ان سے پہلے تھے (تو دیکھ لو) کیسا تھا میرا عذاب O

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ (البقرۃ: ۱۰) ترجمہ: ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے لہٰذا اور بڑھا دیا اُن کا اللہ نے مرض اور اُن کے لیے ہے دردناک عذاب، بسبب اس جھوٹ کے جو وہ بولتے ہیں O

کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ (الانعام: ۱۴۸) ترجمہ: جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے یہاں تک کہ چکھا اُنہوں نے مزا ہمارے عذاب کا۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ کَذَّبْتُمْ بِہٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ ؕ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَھُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾ (الانعام: ۵۷) ترجمہ: کہہ دو! بے شک میں (قائم) ہوں ایک روشن دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور جھٹلا دیا ہے تم نے اس کو، نہیں ہے میرے اختیار میں وہ چیز کہ جلدی مچا رہے ہو تم جس کے لیے، نہیں ہے فیصلے کا اختیار مگر صرف اللہ کو۔ بیان کرتا ہے وہ حق بات اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے O

انکار/تکذیب آیات اللہ کرنے والوں کا انجام

۱- وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ (البقرہ: ۳۹) ترجمہ: اور جو (اس ہدایت کو) قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲- مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ (اٰلِ عمرٰن: ۴) ترجمہ: اس سے پہلے، انسانوں کی ہدایت کے لیے اور اسی نے نازل کیا فرقان۔ بے شک جن لوگوں نے انکار کیا، آیتِ الٰہی کا انہی کے لیے ہے عذاب، سخت ترین۔ اور اللہ غالب ہے، برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔

۳- اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَھُمْ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ (اٰلِ عمرٰن: ۱۹) ترجمہ: بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور نہیں اختلاف کیا (اس دین سے) ان

لوگوں نے جنھیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آ چکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے)۔ جو کوئی انکار کرے گا احکامِ الٰہی کا، تو بے شک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔

۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ (اٰلِ عمرٰن:۲۱) ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکامِ الٰہی کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں اُن کو جو حکم دیتے ہیں عدل وانصاف کا لوگوں میں سو خوشخبری دے دو اُنھیں دردناک عذاب کی۔

۵۔ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ (اٰلِ عمرٰن: ۱۱۲) ترجمہ: پڑگئی مار ان پر ذلّت کی جہاں بھی پائے جائیں گے الّا یہ کہ پناہ میں آجائیں اللہ کی پناہ میں آجائیں انسانوں میں سے کسی کی اور گھر گئے وہ غضب میں اللہ کے اور پڑگئی مار ان پر محتاجی کی یہ اس لیے ہوا کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیات کا۔

۶۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۰﴾ (المائدہ: ۱۰) ترجمہ: اور جنھوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو یہی لوگ ہیں دوزخی۔

۷۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ (المائدہ:۸۶) ترجمہ: اور وہ لوگ جنھوں نے ماننے سے انکار کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو وہی ہیں اہلِ دوزخ۔

۸۔ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ (الاعراف: ۳۶) ترجمہ: اور وہ لوگ جو جھٹلائیں گے ہماری آیات کو اور تکبّر کریں گے ان (کے ماننے) سے، وہی لوگ ہیں اہلِ دوزخ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۹۔ وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ (الاعراف: ۷۲) ترجمہ: اور کاٹ دی ہم نے جڑ اُن لوگوں کی جنھوں نے جھٹلایا تھا ہماری آیات کو اور نہ تھے وہ ایمان لانے

والے۔

۱۰-وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ الَّذِیۡۤ اٰتَیۡنٰہُ اٰیٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡہَا فَاَتۡبَعَہُ الشَّیۡطٰنُ فَکَانَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ ﴿۱۷۵﴾ (الاعراف:۱۷۵) ترجمہ: (اے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور بیان کروان کے سامنے حال اس شخص کا جسے عطا کی تھیں ہم نے اپنی آیات مگر وہ نکل بھاگا ان (کی پابندی) سے تو لگ گیا اس کے پیچھے شیطان سو ہو گیا وہ شامل گمراہوں میں۔

۱۱-وَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُہُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۲﴾ (الاعراف: ۱۸۲) ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو انہیں ہم بتدریج لے جائیں گے (تباہی کی طرف) ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

۱۲-فَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَتَکُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۹۵﴾ (یونس: ۹۴-۹۵) ترجمہ: لہٰذا ہرگز مت ہونا تم شک کرنے والوں میں سے، O اور ہرگز نہ ہونا ان میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیات کو ورنہ ہو جاؤ گے تم نقصان اٹھانے والوں میں۔

۱۳-اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَلِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾ (الکھف: ۱۰۵) ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھٹلایا تھا اپنے رب کی آیات کو اور اس کے حضور پیش ہونے کو تو ضائع ہو گئے اُن کے اعمال چنانچہ نہ دیں گے ہم ان (کے اعمال) کو روز قیامت کوئی وزن۔

۱۴-وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِیۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ؕ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَۃِ اَشَدُّ وَ اَبۡقٰی ﴿۱۲۷﴾ (طٰہٰ: ۱۲۷) ترجمہ: اور ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور نہیں ایمان لاتا اپنے رب کی آیات پر۔ اور یقیناً عذابِ آخرت ہے زیادہ سخت اور زیادہ دیر رہنے والا۔

۱۵-وَالَّذِیۡنَ سَعَوۡا فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۱﴾ (الحج: ۵۱) ترجمہ: اور وہ لوگ جو کوشش کریں گے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی ایسے ہی لوگ اہلِ دوزخ ہیں۔

۱۶- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (الحج: ۵۷) ترجمہ:
اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور جھٹلایا ہوگا ہماری آیات کو سو ایسے ہی لوگ ہیں کہ ہے اُن
کے لیے عذاب رسوا کُن۔

۱۷- قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ
بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ (المومنون: ۶۶، ۶۷) ترجمہ: یقیناً میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھی تمہیں تو
تم اُلٹے پاؤں بھاگ نکلتے تھے O اپنے گھمنڈ میں مبتلا رہتے ہوئے، اس پر پھبتیاں کستے ہوئے،
بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔

۱۸- اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا
شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ (المومنون: ۱۰۵، ۱۰۶) ترجمہ: (اُن سے کہا جائے گا) کیا ایسا
نہیں تھا کہ میری آیات پڑھی جاتی تھیں تمہارے سامنے اور تم اُنہیں جھٹلایا کرتے تھے O وہ عرض
کریں گے اے ہمارے مالک! چھا گئی تھی ہم پر ہماری بدبختی اور تھے ہم گمراہ لوگ۔

۱۹- وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ
قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ (النمل: ۸۳، ۸۴)
ترجمہ: اور جس دن گھیر گھار کر لائیں گے ہم ہر اُمّت میں سے ایک گروہ ان کا جو جھٹلایا کرتا تھا ہماری
آیات کو پھر ان کی درجہ بندی کی جائے گی O یہاں تک کہ جب آ جائیں گے سب تو پوچھے گا اُن کا
رب: کیا تم نے جھٹلایا تھا میری آیات کو؟ حالانکہ نہ احاطہ کیا تھا تم نے اُن کا علمی لحاظ سے یہ نہیں تو
پھر اور کیا کرتے رہے تم؟

۲۰- وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ (الروم: ۱۶) ترجمہ: اور رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو اور
آخرت کی پیشی کو سو یہ لوگ عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہیں گے۔

۲۱- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ

بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۷﴾ (لقمٰن:۷) ترجمہ: اور جب پڑھی جاتی اس کے سامنے ہماری آیات تو رخ پھیر لیتا ہے گھمنڈ کرتے ہوئے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں جیسے کہ اس کے کانوں میں بہرہ پن ہے سو خوشخبری دے دو اسے دردناک عذاب کی۔

۲۲- وَالَّذِیۡنَ سَعَوۡ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ﴿۵﴾ (سبا:۵) ترجمہ: اور جن لوگوں نے بھاگ دوڑ کی ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لیے، یہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب بدترین اور دردناک۔

۲۳- وَالَّذِیۡنَ یَسۡعَوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ فِی الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ (سبا:۳۸) ترجمہ: اور وہ لوگ جو دوڑ دھوپ کرتے ہیں ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لیے، یہ لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۲۴- اَوۡ تَقُوۡلَ حِیۡنَ تَرَی الۡعَذَابَ لَوۡ اَنَّ لِیۡ کَرَّۃً فَاَکُوۡنَ مِنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰی قَدۡ جَآءَتۡکَ اٰیٰتِیۡ فَکَذَّبۡتَ بِہَا وَاسۡتَکۡبَرۡتَ وَکُنۡتَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۹﴾ (الزمر:۵۸،۵۹) ترجمہ: یا کہے جب عذاب کو دیکھے کاش! کسی طرح مل جائے مجھے ایک اور موقعہ اور ہو جاؤں میں شامل اچھا اور معیاری کام کرنے والوں میں O (اسے یہ جواب ملے گا) کیوں نہیں یقیناً آئی تھیں تیرے پاس میری آیات لیکن تو نے جھٹلایا انہیں اور تکبر کیا اور تھا تو کافروں میں سے۔

۲۵- لَہٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ (الزمر:۶۳) ترجمہ: اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی۔ اور وہ لوگ جو انکار کرتے رہے اللہ کی آیات کا، یہی لوگ ہیں گھاٹے میں رہنے والے۔

۲۶- الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰہُمۡ ؕ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ وَعِنۡدَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ کَذٰلِکَ یَطۡبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلۡبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ (المومن:۳۵) ترجمہ: جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی آیات میں بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو سخت ناپسندیدہ ہے (یہ رویہ) اللہ کے نزدیک اور ان کے نزدیک بھی جو ایمان والے ہیں۔ اسی طرح مہر لگا دیتا ہے اللہ ہر اس

دل پر جو ہو متکبر اور سرکش۔

۲۷۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰہُمۡ ۙ اِنۡ فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ اِلَّا کِبۡرٌ مَّا ہُمۡ بِبَالِغِیۡہِ ۚ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۵۶﴾ (المومن: ۵۶) ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو، نہیں ہے ان کے دلوں میں مگر ایک ایسا گھمنڈ، جس تک وہ کبھی نہیں پہنچ سکیں گے۔ تو پناہ مانگتے رہیے اللہ کی۔ بلا شبہ وہی ہے سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا۔

۲۸۔ کَذٰلِکَ یُؤۡفَکُ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجۡحَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ (المومن: ۶۳) ترجمہ: اسی طرح بہکائے جاتے رہے ہیں وہ سب لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔

۲۹۔ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ ؕ اَنّٰی یُصۡرَفُوۡنَ ﴿ۚۛ۶۹﴾ (المومن: ۶۹) ترجمہ: کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو جھگڑے کرتے ہیں اللہ کی آیات میں۔ یہ کہاں سے پھرائے جا رہے ہیں۔

۳۰۔ فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوۡنَ لَہٗ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ہُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ ﴿۳۸﴾ (حٰمٓ السجدۃ: ۳۸) ترجمہ: پھر اگر یہ غرور میں آ کر بات نہ مانیں (تو کوئی پروا نہیں) اس لیے کہ وہ (فرشتے) جو تیرے رب کے مقرب ہیں تسبیح کر رہے ہیں اس کی رات دن اور وہ کبھی نہیں تھکتے۔

۳۱۔ وَّ یَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَہُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۳۵﴾ (الشوریٰ: ۳۵) ترجمہ: اور پتا چل جائے گا ان لوگوں کو جو جھگڑتے ہیں ہماری آیات کے بارے میں۔ کہ نہیں ہے ان کے لیے کوئی جائے پناہ۔

۳۲۔ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ﴿۳﴾ وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَ مَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَ تَصۡرِیۡفِ

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝٥ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۭ بَعۡدَ
اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ۝٦ وَيۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ۝٧ يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ
مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝٨ وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡـئًا
اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۝٩ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مَّا
كَسَبُوۡا شَيۡـئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝١٠ هٰذَا هُدًى ۚ
وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۝١١ (الجاثیۃ: ۲۔۱۱) ترجمہ: نازل
کی جارہی ہے کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے جو زبردست اور بڑی حکمت والا ہے O حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں بے شمار نشانیاں ہیں اہلِ ایمان کے لیے O اور تمہاری اپنی پیدائش میں بھی اور یہ جو پھیلا رہا ہے وہ جاندار (اس میں بھی) بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں O اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور یہ جو نازل فرماتا ہے اللہ آسمان سے رزق (بارش) پھر زندہ کرتا ہے اس کے ذریعہ سے، زمین کو، اس کے مردہ ہو جانے کے بعد اور ہواؤں کی گردش میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں O یہ اللہ کی آیات ہیں جن کی تلاوت کر رہے ہیں ہم تمہارے سامنے بالکل ٹھیک ٹھیک۔ پھر آخر کس بات پر اللہ اور اُس کی آیات کو چھوڑ کر ایمان لائیں گے یہ لوگ O تباہی ہے ہر جھوٹے، بداعمال شخص کے لیے O جو سنتا ہے اللہ کی آیات جو پڑھی جاتی ہیں اس کے سامنے پھر بھی اڑا رہتا ہے (اپنے کفر پر) تکبر کے ساتھ گویا کہ اس نے سنی ہی نہیں اللہ کی آیات سو خوشخبری دے دو اسے دردناک عذاب کی O اور جب اس کے علم میں آتی ہے ہماری آیات میں سے کوئی آیت تو اڑاتا ہے وہ اس کا مذاق۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہے رسوا کن عذاب O ان کے آگے جہنم ہے اور نہ کام آئے گی ان کے کوئی چیز اس میں سے جو انہوں نے کمایا ذرا بھی اور نہ وہ جنہیں بنا رکھا ہے انہوں نے اللہ کے سوا (اپنا) سرپرست (کام آئیں گے) اور ان کے لیے ہے عذابِ عظیم O یہ (قرآن) سراسر ہدایت ہے اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کر دیا ماننے سے اپنے رب

کی آیات کو ان کے لیے ہے عذاب سخت دردناک۔

۴۳-وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴿۴۹﴾ (الانعام: ۴۹)
ترجمہ: اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو، پہنچے گا اُنہیں عذاب بسبب اس نافرمانی کے جو وہ کرتے تھےO

۴۴-فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا﴿۳۶﴾ (الفرقان: ۳۶) ترجمہ: تو ہم نے کہا کہ جاؤ تم دونوں ان لوگوں کی طرف جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو۔ آخر کار ہلاک کر دیا ہم نے اُن کو پوری طرحO

۴۵-ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ﴿۱۰﴾ۧ (الروم: ۱۰) ترجمہ: پھر ہوا انجام ان لوگوں کا جنہوں نے برائیاں کی تھی بہت برا اس وجہ سے کہ جھٹلایا تھا انہوں نے اللہ کی آیات کو اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھےO

۴۶-وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴿۵۷﴾ۧ (الحج: ۵۷) ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور جھٹلایا ہوگا ہماری آیات کو سوا یسے ہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب رسوا کُن O

تین آیات

جن کا جھوٹا سہارا لے کر قادیانی رہنما نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ اپنے سید ھے سادھے قادیانی حضرات کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ اِن آیات کو آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔فیصلہ آپ نے خود ہی کرنا ہے۔

ایک ضروری بات جوکہ آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ تفسیر کبیر اردو جوکہ انٹرنیٹ پر موجود ہے اس میں ان تین آیات والا حصہ موجود نہیں ہے جن پر قادیانی تحریک کا دارومداد ہے۔

آپ ان آیات کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نبوت کے دارومدار کی آیات بھی سمجھ سکتے ہیں۔

سورۃ الصّف آیت نمبر ۶

لگتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نبوت کے سفر کا آغاز سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۶ سے شروع ہوا ہے اس آیت میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔ یہاں لفظ بہ لفظ ترجمہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ کسی قسم کے شک وشبہ کے گنجائش نہ رہے۔

وَاِذْ	اور جب
قَالَ	کہا
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	عیسیٰ بن مریم نے
يٰبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ	اے بنی اسرائیل
اِنِّىْ	یقیناً میں
رَسُوْلُ اللّٰهِ	اللہ کا رسول ہوں
اِلَيْكُمْ	تمہاری طرف
مُّصَدِّقًا	تصدیق کرنے والا ہوں
لِّمَا	اس حصہ کا
بَيْنَ يَدَىَّ	جو مجھ سے پہلے موجود ہے
مِنَ التَّوْرٰىةِ	تورات میں سے
وَمُبَشِّرًا	اور بشارت دینے والا ہوں
بِرَسُوْلٍ	ایک رسول کی
يَّاْتِىْ	جو آئے گا
مِنْۢ بَعْدِى	میرے بعد
اسْمُهٗٓ	اس کا نام
اَحْمَدُ ؕ	احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔

فَلَمَّا	لیکن جب
جَآءَهُمۡ	وہ آیا ان کے پاس
بِالۡبَيِّنٰتِ	کھلی کھلی نشانیاں لے کر
قَالُوۡا	تو وہ کہنے لگے
هٰذَا	یہ تو
سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ○	کھلا جادو ہے ○

کیا آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ذکر کہیں پر نظر آیا اِس پوری آیت میں غور کرنے کی بات ہے کہ نبی احمد کا ذکر کرتے ہوئے ماضی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ جب نزول قرآن ہو رہا تھا اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبوت مل چکی تھی اور یہ آیت جس میں احمد کا ذکر ہے بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہی نازل ہوئی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ چکے تھے۔

اب دیکھیں مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا اسی آیت کا ترجمہ: اور (یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں جو (کلام) میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات اِس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوگا پھر جب وہ رسول دلائل لے کر آ گیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا فریب ہے۔

ترجمہ تو بشیر الدین محمود احمد نے ٹھیک کیا اور جہاں پر ذکر ہے نبی احمد کے آنے کا وہاں پر ماضی کا صیغہ ہی استعمال کیا ہے کہ ''جب وہ رسول دلائل لے کر آ گیا''

احمد کے اوپر نشان دے کر نیچے حاشیے میں لکھتے ہیں، ''اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ جو انجیل برنباس میں لکھی ہوئی ہے عیسائی اس کو جھوٹی انجیل قرار دیتے ہیں۔ مگر پوپ کی لائبریری میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دلیل ہے کہ مرّوجہ انجیل میں ''فارقلیط'' کی خبر دی گئی ہے جس کے معنی ''احمد'' ہی بنتے ہیں (کس منطق سے انہوں نے یہ دلیل دے دی کہ

چونکہ اس میں فارقلیط کی خبر ہے اس لیے اس کا مطلب احمد ہے)۔ پس اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا واسطہ اور آپ کے ایک بروز کا ذکر اگلی سورۃ (سورۃ جمعہ جس کی تفصیل آگے آتی ہے)۔ میں ہے۔ بلا واسطہ خبر دی گئی ہے''

دیکھا آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو نبی بنانے کے لیے پاپڑ بیلنے پڑے تھے۔

مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی یہ کیسی بے تکی اور غیر منطقی دلیل ہے'' کیونکہ اس میں فارقلیط کی خبر ہے اس لیے اس کا مطلب احمدؐ ہے۔'' چلیں ایک سیکنڈ کے لیے ہم فرض کرتے ہیں کہ یہ بات درست ہے۔ پھر بھی قرآنی آیت کے مطابق تو نزول قرآن کے وقت احمد آ چکے تھے۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے متعلق ہے۔ اگر یہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے متعلق ہوتی تو ظاہر ہے مستقبل کا صیغہ استعمال کیا جاتا اور کہا جاتا کہ'' احمد آئے گا''

جس وقت مرزا بشیر الدین محمود صاحب یہ تحریر کر رہے تھے شاید اس وقت مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک وقت آئے گا اور ہر طرح کی انفرمیشن کمپیوٹر کے ذریعہ سے ہر کوئی تھوڑی سی کوشش سے حاصل کر سکے گا اور ان کا یہ کام چلانے والی بے منطقی اور بے تکی دلیل کا بھانڈہ پھوٹ جائے گا۔ مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے تو سوچا ہوگا۔ چلو کام چلاؤ کیونکہ نہ تو کبھی برنباس کی انجیل کسی کو ملے گی اور نہ ہی ان کا جھوٹ پکڑا جائے گا۔

چلیں اب ذرا مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی حاشیہ میں دی گئی تحریر کا پہلے جائزہ لیتے ہیں اس کے بعد برنباس انجیل کا سچ آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔

پوری بائبل ستاسی ہزار سے کچھ زائد الفاظ پر مشتمل ہے صحیح طور پر ۸۷۰۹۱ الفاظ۔ میں تو بائبل کھنگال کر تھک گیا ہوں مگر لفظ فارقلیط نہیں ملا۔ آگے چلنے سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ دیکھیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو نبی بنانے کے لیے لفظوں کا کیسا ہیر پھیر کیا گیا ہے۔

صرف ایک بات مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے صحیح لکھی ہے کہ عیسائی اس انجیل کو صحیح نہیں مانتے

اُس کی وجہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اس بائبل میں پندرہ (۱۵) دفعہ آیا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر والے برنباس انجیل کے پیراگرافس

مندرجہ ذیل پیراگرافس برنباس کی انجیل سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف محمدؐ کے اسم مبارک کو بولڈ کیا ہے اور اِس کے آگے پی بی یو ایچ شامل کیا ہے۔

The horses aroused themselves and impetuously set themselves to run over that piece of earth which lay among lilies and roses;. Whereupon God gave spirit to that unclean portion of earth upon which lay the spittle of Satan, which Gabriel had taken up from the mass; and raised up the dog, who, barking, filled the horses with fear, and they fled. Then God gave his soul to man, while all the holy angels sang: "Blessed be your holy name, O God our Lord." "Adam, having sprung upon his feet, saw in the air a writing that shone like the sun;, which said: "There is only one God, and **Muhammad (P.B.U.H.)** is the messenger of God."

Whereupon Adam opened his mouth and said: "I thank you, O Lord my God, that you have deigned to create me; but tell me. I pray you, what means the message of these words: "**Muhammad (P.B.U.H.)** is Messenger of God. Have there been other men before me?" 'Then said God: "Be you welcome, O my servant Adam.. I tell you that you are the first man whom I have created. And he whom you have seen [mentionied] is your son, who shall come into the world many years hence, and shall be my Messenger, for whom I have created all things; who shall give light to the world when he shall come; whose soul was set in a celestial splendour; sixty thousand years before i made any thing."

Adam besought God, saying: "Lord, grant me this writing upon the nail of the fingers of my hands." Then God gave to the first man upon his thumbs that writing; upon the thumb-nail of the right hand it said: "There is only one God;,"and upon the thumb-nail of the left it said: "**Muhammad (P.B.U.H.)** is Messenger; of God, "Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his eyes, and

said: "Blessed be that day when you shall come to the world."

God hid himself [from Adam and Eve], and the angel Michael drove them forth from paradise. Then, Adam, truning around, saw written above the gate, There is only one God, and **Muhammad (P.B.U.H.)** is Messenger of God. Weeping, he said: 'May it be pleasing to God, O my son, that you come quickly and draw us out of misery.' And thus," said Jesus, "Satan and Adam sinned through pride, the one by despising man, the other by wishing to make himself equal to God."

O blessed time, when he shall come to the world! Believe me that I have seen him and have done. him reverence, even as every prophet has seen him: seeing that of his spirit God gives to them prohecy. And When I saw him my soul was filled wiht consolation, saying: "O **Muhammad (P.B.U.H.)**;, God be with you, and may he make me worthy to untie, you shoelatchet;, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of God." And having said this, Jesus rendered his thanks to God.

When these signs be passed, there shall be darkness over the world forty years, God alone being alive, to whom be honour and glory forever. When the forty years have passed, God shall give life to his Messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for he shall be as it were beside himself. God shall raise again the four angels favoured of God, who shall seek the Messenger of God, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall God give life to all the angles, who shall come like bees circling round the Messenger of God. Next shall God give life to all his prophets, who, following Adam, shall go every one to kiss the hand of the Messenger of God, committing themselves to his protection. Next shall God give life to all the elect, who shall cry out: "O **Muhammad (P.B.U.H.)** be mindful of us!" At whose cries pity shall awake in the Messenger of God, and he shall consider what he ought to do, fearing for their salvation.

And God shall make answer even as a friend who jests with a friend, and shall say: 'Have you witnesses of this, my friend **Muhammad (P.B.U.H.)**?' And with reverence he shall say: "Yes, Lord." Then God shall answer: "Go, call them, O Gabriel;." The angel Gabriel shall come to the Messenger of God, and shall say: "Lord who are your 'witnesses?" the Messenger of God shall answer: "They are Adam;, Abraham, Ishmael;, Moses;, David;, and Jesus son of Mary.?" "Then shall the angel departs and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. And when they are present God shall say to them: Remember you that which my Messenger affirms?" They shall reply: "What thing, O Lord?" God shall say: "That I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him."

Then said the priest: "How shall the Messiah be called, and what sign shall reveal his coming?" Jesus answered: "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said: "Wait **Muhammad (P.B.U.H.)**; for you sake I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, whereof I make you a present, insomuch that whoever shall bless you shall be blessed, and whoever shall curse you shall be accursed. When I shall send you into the world I shall send you as my Messenger of salvation, and your word shall be true, insomuch that heaven and earth shall fail, but your faith shall never fail." **Muhammad (P.B.U.H.)** is his belessed name." Then the crowd lifted up their voices, saying: "O God send us you Messsenger: O **Muhammad (P.B.U.H.)**, come quickly for the salvation of the world!"

Know, O Barnabas, that for this I must have great presecution, and shall be sold by one of my disciples for thirty pieces of money. Whereupon I am sure that he who shall sell me shall be slain in my name, for that God shall take me up from the earth, and shall change the appearance of the traitor so that every one shall believe him to be me; neverthless, when he dies an evil death, I shall abide in that dishonour for a long time in the world. But when **Muhammad (P.B.U.H.)** shall come, the sacred Messenger of God, that infamy shall be taken away. And this

shall God do because I have confessed the truth of the Messiah who shall give me this reward, that I shall be known to be alive and to be a stranger to that death of infamy."

When he shall go there all the devils shall shriek, and seek to hide themselves beneath the burning embers, saying one to another: "Fly, fly, for here comes **Muhammad (P.B.U.H.)**; Our enemy!" Hearing which, Satan shall smite himself upon the face with both his hands, and screaming shall say: "You are more noble than I, in my despite, and this is unjuslty done!" As for the faithful, who are in seventy-two grades, those of the two last grades, who shall have had the faith without good works, the one being sad at good works, and the other delighting in evil, they shall abide in hell seventy thousand years.

After those years shall the angel Gabriel; come into hell, and shall hear them say: "O **Muhammad (P.B.U.H.)**, where are your promises made to us, saying that those who have your faith shall not abide in hell for evermore?" then the angel of God shall return to paradise, and having approached with reverence the Messenger of God shall narrate to him what he has heared. Then shall his Messenger speak to God and say: "Lord, my God, remember the promise made to me you servant, concerning them that have received my faith, that they shall not abide for evermore in hell." God shall answer: "Ask what you will, O my friend, for I will give you all that you ask."

The disciples answered, "O Master, who shall that man be of whom you speak, who shall come into the world?" Jesus answered with joy of heart: 'He is **Muhammad (P.B.U.H.)**;, Messenger of God, and when he comes into the world, even as the rain makes the earth to bear fruit when for a long time it has not rained, even so shall he be occasion of good works among men, through the abundant mercy which he shall bring. For he is a white cloud full of the mercy of God, which mercy God shall sprinkle upon the faithful like rain.'

Jesus answered: 'Believe me, Barnabas, that every sin, however small it

be, God punishes with great punishment, seeing that God is offended at sin. Wherefore, since my mother and my faithful disciples that were with me loved me a littel with earthly live, the righteous God has willed to punish this love with the present grief, in order that it may not be punished in the flames of hell. And though I have been innocent in the mocked of the demons on the day of judgment, has willed that I be mocked of men in this world by the death of Judas;, making all men to believer that I died upon the cross. And this mocking shall continue until the advent of **Muhammad (P.B.U.H.)**;, the Messenger; of God, who, when he shall come, shall reveal this deception to those who believe in God's Law. Having thus spoken, Jesus said: 'You are just, O Lord our Lord, because to you only belongs honour and glory without end.'

مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے حاشیے میں اگلی سورۃ کا بھی ذکر کیا۔مگر وہ قرآنی کھینچا تانی میں اتنے مگن تھے کہ بروز کا ذکر اسی سورۃ (سورۃ الصّف) کی اگلی آیت میں کر دیا۔قرآنی آیت اور مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا تحریر کردہ ترجمہ پیش خدمت ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (الصّف:۷) مرزا محمود صاحب کا ترجمہ اور اِس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کے اوپر بھی نشان دے کر نیچے حاشیہ میں لکھا ہے ''اس آیت میں اس بات کو ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ کے بروز کی بابت خاص توجہ چاہیے جو ہے تو پیشگوئی کا بالواسطہ مورد، لیکن اسلام کی طرف اِس کو بلایا جائیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خود دنیا کو اسلام کی طرف بلاتے تھے''

میاں بشیر الدین محمود صاحب نے اِس آیت میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو اِس پیشگوئی کا بالواسطہ بروز قرار دیا ہے لیکن قرآن نے اِس کے متعلق کہا ہے کہ وہ ظالم خدا پر افترٰی باندھے گا اور کبھی راہ راست پر نہیں آئے گا حالانکہ اِسے اسلام کی دعوت بھی دی جائے گی۔

دیکھا آپ نے مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے تکذیب قرآن بھی کی۔ برنباس انجیل کے متعلق جھوٹ بولا (تکذیب کی) اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو ظالم۔ خدا پر افترٰی باندھنے والا اور کبھی راہ راست پر نہ آنے والا بھی قرار دیا مگر ایک بات ثابت ہوگئی کہ احمد کا لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہی آیا ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو تو اُن کے اپنے بیٹے نے ہی بے نقاب کر دیا ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ جھوٹا بھی سچ اگل دیتا ہے۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب واقعی نبی تھے؟ آگے چلنے سے پہلے میں آپ کو ایک دفعہ پھر سوچنے کی دعوت دیتا ہوں خدا کے لیے دنیا کی تھوڑی بہت مخالفت برداشت کرلیں۔ ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ آپ قادیانی شکنجے میں بہت بری طرح جکڑے ہوئے ہیں مگر یاد رکھیں کہ اس دنیا کی زیادہ سے زیادہ تکلیف بھی اس بڑے سخت دن کے بعد والے عذاب سے کہیں کم ہے کیونکہ قرآن کے مطابق جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ رب العزت آپ کو راہِ راست کی توفیق عطا فرمائیں۔ یاد رکھیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے **اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** (ابوداؤد)

سورۃ جمعہ کی قادیانی تشریح

اس سے پہلے کہ ہم تفصیل میں جائیں میں آپ کی خدمت میں سورۃ جمعہ کی آیت نمبر ۴ کا پہلا حصہ پیش خدمت کر رہا ہوں ۔ ذرا غور فرمائیں! قرآنی آیت کی کھینچا تانی کی انتہا جو صرف اور صرف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو قرآن میں کسی نہ کسی طرح فٹ کرنے کے لئے ہے۔

عربی متن ۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

ترجمہ مرزا بشرالدین احمد صاحب: اوران کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے نہیں ملی۔

ترجمہ مرزا طاہر احمد صاحب: اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ آخرین کے بارے میں مرزا مسرور صاحب کا بیان بھی پیش خدمت ہے۔

کیونکہ مرزا مسرور صاحب کا بیان انگلش میں ہے اس کا ترجمہ پیش خدمت ہیں ۔

ترجمہ: ’’میں اس سوال کی طرف نہیں جاؤنگا جب تک آپ مجھے دوبارہ ایک دفعہ پھر اس معاملے کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں ۔ احمدیوں کا بالکل یقین ہے مقدس قرآن میں کئے گئے وعدے کی تکمیل ہے لوگ جنہیں آخرین کہا جائے گا لیکن جو کسی نہ کسی طرح اللہ کی مرضی سے اپنے ایمان کے معیار اعتراف کے معیار۔ اپنی نیکی کے معیار کی وجہ سے پہلے وقتوں کے لوگوں کی ہی طرح جنہوں نے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حمایت کی اور میری طرف سے اس کا یہ بھی مطلب ہے اُن کو وہی خطرات۔ ذاتی قربانیوں کی ضرورت جیسی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُن کے پیروکاروں کو۔ تو یہ ہے مختصراً میرا جواب‘‘

غور کیا آپ نے قرآنی آیت کے ساتھ کس طرح کا مذاق کیا جا رہا ہے ۔ دونوں تراجم میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور مرزا مسرور صاحب بالکل ہی الگ بات کر رہے ہیں۔

سورۃ جمعہ کی آیت نمبر ۴ کی تفصیل

وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝ (الجمعۃ: ۳) اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک اُن سے نہیں ملی اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (ترجمہ بشیرالدین محمود صاحب)

اس آیت کے ترجمہ کے اوپر نشان دے کر حاشیہ میں یہ تحریر کیا ہے، ''اس آیت میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آخرین کون ہیں؟ تو آپ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لَوۡ كَانَ الۡاِيۡمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوۡ رِجَالٌ مِّنۡ فَارِسَ (بخاری) یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریا تک بھی اُڑ گیا، تو اہل فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اُسے واپس لے آئیں گے۔ اس میں مہدی محمود کی خبر ہے۔''

مرزا طاہر صاحب اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں، ''اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے O

اِس آیت کے اوپر نشان دے کر حاشیہ میں مرزا طاہر صاحب لکھتے ہیں، ''اِس آیت کریمہ میں جن آخرین کا ذکر کیا گیا ہے اِن میں اُسی رسول کی بعثت کا ذکر ہے جس کا گزشتہ آیت میں ذکر ہوا ہے۔ (هُوَ الَّذِيۡ بَعَثَ فِي الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا)۔ لیکن اس آیت کے آخر پر وہ چار صفات الٰہیہ بیان نہیں کی گئی ہیں جو آیت نمبر ۲ کے آخر پر بیان ہیں بلکہ عزیز وحکیم کی وہ صفات دہرائی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس رسول کا آغاز میں ذکر ہے وہ خود مبعوث نہیں ہوگا بلکہ اس کا کوئی ظل مبعوث فرمایا جائے گا جو شرعی نبی نہیں ہوگا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں بھی یہی دو صفاتِ الٰہیہ بیان ہوئی ہیں جیسا کہ فرمایا بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ۝ (النساء: ۱۵۸)

اس سے پہلے کہ میں مرزا مسرور صاحب کا آخرین کے متعلق بیان جو کہ Youtube پر موجود

ہے اور ایک سوال کے جواب میں انہوں نے دیا تھا۔ پیش کروں پہلے ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا بشیر الدین محمود آخرین کا ترجمہ کرتے ہیں، ''اور ان کے سوا''

مرزا طاہر صاحب آخرین کا ترجمہ کرتے ہیں، ''اور انہی میں سے''

ان دونوں حضرات کے تراجم میں دوسرا فرق، بشیر الدین محمود صاحب کا ترجمہ، ''وہ اُس کو بھیجے گا''

اور مرزا طاہر صاحب کا ترجمہ، ''اُس نے معبوث کیا''

آپ ذرا تضاد دیکھیں دو خلیفوں کے بیانات میں ایک ہی آیت کے مفہوم میں اور تراجم میں کتنا زور لگایا ہے۔ دونوں نے قرآنی آیت کی کھینچا تانی میں اپنے اپنے طریقے سے قرآنی معنی کو بالائے طاق رکھتے ہیں صرف اس لیے کہ کسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو قرآن سے ثابت کر دیں۔

مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے تو سلمان فارسی کا سہارا لیا اور بذریعہ بخاری حدیث مہدی محمود کی خبر دے دی۔

مرزا طاہر صاحب نے اللہ رب العزت کا ایک دوسری آیت (آیت نمبر ا) کا سہارا لیتے ہوئے اِس کو جا ملایا حضرت عیسیٰؑ سے متعلقہ ایک آیت سے۔

اِس سے پہلے کہ میں اِس پہلے والی آیت کا ترجمہ پیش کروں آپ ذہن میں رکھیں کہ مرزا طاہر صاحب نے فرمایا کہ اُسی رسول کی بعثت کا ذکر ہے۔ جس کا گزشتہ آیت میں (بعثت کا مطلب رسالت ہوتا ہے) اب پہلے والی آیت کا ترجمہ پیشِ خدمت ہے، ''وہی ہے جس نے امّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول معبوث کیا۔ وہ اُن پر اُس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اُس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے'' (ترجمہ سورۃ الجمعہ: ۲)

اسی آیت کا مرزا بشیر الدین محمود صاحب کا ترجمہ بھی دیکھیں، ''وہی خدا ہے جس نے ایک دن اَن پڑھ قوم کی طرف اُسی میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا (جو باوجود اَن پڑھ ہونے کے) اُن کو خدا

کے احکام سنا تا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب اور حکمت سکھا تا ہے۔ گو وہ اِس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔“

دونوں تراجم میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو رہا ہے جو کہ گمراہ لوگوں کو یا جو بڑی بھول میں تھے۔ ان لوگوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور پاک کرتے ہیں۔

اگر ان دونوں آیات کو ملا کر دیکھیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا ہے ان لوگوں پر جو انہی میں سے ہیں جو گمراہ ہیں یا بڑی بھول میں۔ ان لوگوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم کے لیے اور اُن آنے والے لوگوں پر بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا ہے اللہ رب العزت نے اوپر بیان کی گئی خامیوں کے حامل بعد میں ملنے والے لوگوں کی طرف۔

ایک بہت ہی قابل غور نکتہ یہ ہے کہ دونوں آیات صیغۂ حال میں ہی بیان کی گئی ہیں اِس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ جس وقت بھی ان آیات کی تلاوت کی جائے گی یا اِن کو پڑھا جائے گا اِن کا متن اور مفہوم صیغۂ حال ہی میں سامنے آئے گا۔ ان آیات کو اگر آج پڑھا جاتا ہے تو حکم ربی کا اطلاق اِسی طرح ہو گا۔ جس طرح آج سے تقریباً ۱۴۳۰ سال پہلے۔ یعنی آج کے گمراہ لوگوں اور بڑی بھول والے لوگوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم بذریعہ قرآن ملتی ہے اور انہیں پاک کیا جاتا ہے۔

اب دیکھیں مرزا مسرور صاحب کیا فرماتے ہیں۔

“I will not go into this question unless you require me to go again once again into the matter, but remember this, Ahmedyate we believer exactly the fulfillment of the promise mentioned in holy Quran the people who will be called as AKHREEN but who somehow by Allah’s will be brought up in a manner that their quality of faith, quality of dedication, their quality of righteousness will bring them in the same bracket as the people of the earlier days, who supported Hazrat Muhammad Rasul Allah Sal Allah

Ho Alehe Wassalam, and that also implies according to me that they will face the same hazards require personal sacrifices as were faced earlier by Hazrat Muhammad Rasul Allah Sal Allah Ho Alehe Wassalam and his fellowers, so this is in short my answer.

ترجمہ: ''میں اس سوال کی طرف نہیں جاؤنگا جب تک آپ مجھے دوبارہ ایک دفعہ پھر اس معاملے کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔لیکن یہ یادرکھیں۔احمدیوں کا بالکل یقین ہے مقدس قرآن میں کیئے گئے وعدے کی تکمیل ہے لوگ جنہیں آخرین کہا جائے گا لیکن جو کسی نہ کسی طرح اللہ کی مرضی سے اپنے ایمان کے معیار اعتراف کے معیار۔اپنی نیکی کے معیار کی وجہ سے پہلے وقتوں کے لوگوں کی ہی طرح جنہوں نے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حمایت کی اور میری طرف سے اس کا یہ بھی مطلب ہے اُن کو وہی خطرات۔ذاتی قربانیوں کی ضرورت جیسی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اُن کے پیروکاروں کو۔تو یہ ہے مختصراً میرا جواب''

آپ نے دیکھا مرزا مسرور صاحب نے آخرین کے متعلق کیا کہا ہے۔

آپ ذرا غور کریں!

مرزا بشیرالدین احمد صاحب نے آیت نمبر ۳ کی تشریح میں بخاری کی حدیث کا حوالہ صرف اس لیے دیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو قرآن سے ثابت کر سکیں۔

مرزا طاہر صاحب اِس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس آیت میں بھی اُسی رسول کی بعثت یعنی رسالت کا ذکر ہے جس کا گزشتہ آیت میں یعنی رسول اکرم کا جس کی رسالت بذریعہ قرآن رہتی دنیا تک جاری وساری ہے۔جن لوگوں کے متعلق مرزا بشیرالدین محمود صاحب اور مرزا طاہر صاحب نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث کیا گیا اُن لوگوں کے لئے جو کہ اَن پڑھ گمراہ یا اُن کو جو بڑی بھول میں تھے کتاب وحکمت کی تعلیم کے لئے مگر مرزا مسرور صاحب فرماتے ہیں آخرین

اِن کو کہا جائے گا جو کسی نہ کسی طرح سے اللہ کی مرضی سے اپنے ایمان کے معیار، اعتراف کے معیار، اپنی نیکی کے معیار کی وجہ سے پہلے وقتوں کے لوگوں کی ہی طرح ہیں جنھوں نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کی حمایت کی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے جو لوگ پہلے ہی ایمان کی پختگی کے حامل ہیں۔ بہت dedicated ہیں۔ اُن کی نیکی کا بھی اعلیٰ معیار ہے اُن کو کتاب وحکمت کی تعلیم کی کیا ضرورت ہے۔

دوسرے الفاظ میں اگر آیت نمبر ۲ اور آیت نمبر ۳ کو ملا کر پڑھا جائے تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ یہ رسول (یعنی محمدؐ رسول اللہ) صرف مخاطب قوم ہی کی طرف رسول نہیں۔ بلکہ اِن اقوام کی طرف بھی رسول ہیں جو ان کے بعد آنے والی ہیں۔ سورۃ سبا آیت نمبر ۲۸ سے بھی اسی مفہوم کی تائید ہوتی ہے اس کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

''اور ہم نے تجھ کو تمام انسانوں کی طرف (جن میں سے ایک بھی تیرے حلقہ رسالت سے باہر نہ رہے ایسا) رسول بنا کر بھیجا ہے جو (مومنوں کو) خوشخبری دیتا اور (کافروں کو) ہوشیار کرتا ہے لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں۔'' (ترجمہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب)

اور وہ حاشیہ میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''یہاں کافۃ للناس کے الفاظ ہیں۔ اور کَفَّ الشَّیْءَ کے معنی ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو اس طرح جمع کیا جائے کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ رہے۔ (اقرب) یہ آیت اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ یہودی یا عیسائی یا اور کسی مذہب کا، اور خواہ قیامت تک کسی صدی میں پیدا ہونے والا ہو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کے ماتحت ہے۔ ایسا کوئی دعویٰ نہ تورات میں ہے نہ انجیل میں نہ ویدوں میں۔ بلا استثناء سب مذاہب کی طرف اور سب زمانوں کی طرف اور سب قوموں کی طرف مبعوث ہونے کا دعویٰ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے جو آیت سے ثابت ہے۔''

(تفسیر صغیر صفحہ ۵۶۴)

جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن (جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العزت نے خود لیا ہوا

ہے) رہتی دنیا تک جاری وساری ہے اور قرآن کے مطابق جب ایک رسالت جاری ہوتی ہے تو کوئی دوسرا نبی نہیں آتا (اور نہ ہی کسی جاری رسالت میں نئے نبی کی ضرورت ہوتی ہے)

دیکھا آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو کسی نا کسی طرح قرآن میں فٹ کرنے کے لیے قرآنی آیات کی کیسی کھینچا تانی کی گئی ہے۔

کیا یہ سب کچھ تکذیب قرآن کے زمرے میں نہیں آتا؟ کیا ایسا کرنے والوں کی بخشش ہوگی؟

یہ لوگ جتنی چاہیں کھینچا تانی کرلیں یہ کسی بھی صورت میں اللہ رب العزت کے کلام کو اپنے خودساختہ ترجموں اور تشریحوں سے داغدار نہیں کر سکتے۔

قاری حضرات سے درخواست ہے کہ آپ خود ان حقائق کو قرآن کے حکم کے مطابق پرکھیں اور اپنے لیے ایسا فیصلہ کریں جو کہ اس بڑے سخت دن میں آپ کے حق میں بہتر ہو۔ یاد رکھیں جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔ یہ آج کرنے کا کام ہے اس نہایت ہی ضروری کام کو کل پر نہ چھوڑیں۔ کل کس نے دیکھا ہے۔

خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (الاحزاب: ۴۰) نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے بلکہ وہ رسول ہیں اللہ کے اور سلسلہ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں۔

مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے اِس آیت کا کچھ یوں کیا ہے، ''نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہونگے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ (اس سے بھی بڑھ کر) نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

خاتم کا لفظ نکلا ہے ختم سے جس کے معانی ہیں کسی چیز کو ڈھانپ دینا۔ چھپا دینا۔ بند کر کے محفوظ کر دینا کہ کوئی حصہ باہر نہ رہے۔ یعنی سیل (Seal) کر دینا۔ مگر قادیانی حضرات صرف اس ایک ہی آیت میں اِسے نبیوں کی مہر کہنے پر بضد ہیں یعنی کسی بات کی منظوری کی مہر۔ آئیں دیکھیں یہ لفظ قرآن میں کن معانی میں آیا ہے۔

۱) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (البقرۃ: ۷) مہر لگا دی ہے اللہ نے اِن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور اُن کی آنکھوں پر (پڑ گیا ہے) پردہ اور ان کے لیے ہے عذاب عظیم O

آپ ہی بتائیں کہ یہ کون سی مہر ہے؟ آیا سیل کر دیا گیا ہے یعنی بالکل بند کر دیا گیا ہے اِن کے دلوں کو اور کانوں کو یا منظوری کی مہر ہے اللہ رب العزت کی طرف سے؟

۲) اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ (الانعام: ۴۶) کہ اگر چھین لے اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری بینائی اور مہر کر دے تمہارے دلوں پر تو کون ایسا خُدا ہے اللہ کے سوا جو واپس دلا دے تم کو یہ چیزیں؟

دیکھیں کون سی مہر کا ذکر ہو رہا ہے؟ آیا سیل کر دیا گیا ہے دلوں کو؟ یا منظوری کی مہر کا اللہ رب

العزت کی طرف سے۔

۳) اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ (الشوری: ۲۴) کیا یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے گھڑ لیا ہے بہتان اللہ پر جھوٹا؟ جب کہ اگر چاہے اللہ تو مہر کر دے تیرے دل پر۔

دیکھا آپ نے کہ یہاں بھی سیل (Seal) یعنی بند کرنے کا ہی ذکر ہو رہا ہے منظوری کی مہر کا نہیں۔

۴) یُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿ۙ۲۵﴾ خِتٰمُہٗ مِسۡکٌ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِکَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿ؕ۲۶﴾ وَ مِزَاجُہٗ مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ ﴿۲۷﴾ (المطففین: ۲۵، ۲۶، ۲۷) پلائی جائے گی ان کو شراب، سر بمہر O مہر ہو گی اس پر مُشک کی اسی کی تو رغبت کرنی چاہیے رغبت کرنے والوں کو O آمیزش ہو گی تسنیم کی O

یہاں پر بھی مہر سیل (Seal) کے معانی میں ہی آیا ہے منظوری کی بالکل نہیں۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبین کہا گیا ہے اور اوپر دیے گئے معانی کی رو سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں اُن کے بعد نبوت کو جاری سمجھنا خلاف قرآن ہے۔

اس سے پہلے ہم آگے بڑھیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریر جو کہ روحانی خزائن کی جلد نمبر ۱۶ کے صفحات ۷۰-۶۹ پر ہے آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، "وَاِنِّیْ عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوِلَایَۃِ۔ ۳۱۱ کَمَا کَانَ سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّۃِ۔ ۳۱۲ وَاِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ۔ ۳۱۳ وَاَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ۔ ۳۱۴ لَا وَلِیَّ بَعْدِیْ۔ ۳۱۵

ترجمہ: میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیا ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں"

ظاہر ہے اگر مرزا غلام احمد صاحب خاتم الاولیاء ہیں اور اُن کے بعد کوئی ولی نہیں تو اسی طرح محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور اِن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۳ پر مرزا غلام احمد نے فرمایا" میں اپنے والد کے لیے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔"

دیکھا آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب خود خاتم کا مطلب آخری ہی لیتے تھے۔

کیسی عجیب بات ہے کہ ایک جگہ پر تو قادیانی حضرات نے مہر کو کتنی آسانی سے منظوری کی مہر بنا لیا جب کہ اِس کے علاوہ جتنی بار بھی یہ لفظ قرآن میں آیا ہے اِس کا مطلب (Seal) ہی آیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مندرجہ بالا بیان کے مطابق تو وہ بھی رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیا مانتے ہیں۔ جب وہ خود بھی آپ ﷺ کو خاتم المرسلین مان رہے ہیں تو اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اپنے آپ کو نبی یا ظلِ نبی یا کسی دوسرے کا مرزا غلام احمد صاحب کو ان القابات سے نوازنا عقل سے خارج بات اور بے تکی دلیل نظر آتی ہے۔

مختصراً تینوں آیات سے محمد ﷺ کی رسالت بغیر کسی شک وشبہ کے ثابت ہے

سورۃ الصّف آیت نمبر ۶ میں ہم نے ثابت کر دیا کہ لفظ احمد محمد ﷺ کے لیے ہی آیا ہے۔ ہم نے برنباس انجیل کے حوالہ سے ثابت کر دیا کہ مرزا بشیر الدین احمد صاحب کا بیان غیر منطقی اور بے تکا ہے۔ اور ثبوت کے ساتھ یہ بھی ثابت کر دیا کہ برنباس انجیل میں محمد ﷺ کا ذکر ۱۵ بار آیا ہے۔

سورۃ جمعہ آیت نمبر ۴۔ ہم نے مرزا بشیر الدین احمد صاحب، مرزا طاہر احمد صاحب کی تحریروں اور مرزا مسرور صاحب کے بیان سے ثابت کر دیا کہ یہ لوگ قرآنی آیت کی کھینچا تانی کی انتہا کو پہنچ گئے تھے۔ تا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے ثابت کر سکیں۔

ان حضرات نے ایک ہی آیت کے تین مختلف ترجمے اور معنی پیش کیے۔ اس سے بڑی قرآن کی تکذیب اور کیا ہوگی۔

قرآن کے مطابق تکذیب قرآن نا قابل معافی جرم ہے۔ اور اس دن جس کا وعدہ اللہ رب العزت

نے بار بار قرآن میں کیا ہے۔ان کو ضرور سخت حساب دیا جائے گا۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰ سے ہم نے نہ صرف قرآنی حوالہ جات سے بلکہ مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں سے بھی ثابت کر دیا کہ خاتم کا لفظ (SEAL) یا آخری یا بند کرنے کے یا بند کر کے (SEAL) کرنے کے معنی میں ہی آیا ہے۔

ہم نے قرآن کی ۴ آیات کے حوالہ جات سے ثابت کر دیا ہے کہ خاتم النبین کا مطلب آخری نبی ہی ہے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہی اس سورۃ میں آیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا نبی اور رسول ہونے کا مندرجہ ذیل دعویٰ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے۔سریحہً کفر ہے اور تکذیب قرآن ہے۔اس طرح کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو کسی بھی اور ہستی (مسیح موعود وغیرہ) کے طور پر ماننا بھی کفر ہے

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ صفحہ ۲۰۶ اور ۲۰۷ پر فرمایا" چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہُوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پاس نازل ہوتی ہے۔اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ (دیکھو ص ۴۹۸ براہین احمدیہ) اِس میں صاف طور پر عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا

رسول نبیوں حلول میں (دیکھو براہین احمدیہ ص ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے **محمد رسُول اللہ والذین معہٗ اشدّآء علی الکُفّار رحماء بینھم** اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص ۵۵۷ براہین احمدیہ میں درج ہے۔ ''دنیا میں ایک نذیر آیا'' اِس دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اِس عاجز کو یاد کیا گیا''

قرآن

اور

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

اس باب میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریروں کے متعلق قرآن کے پیغام کو آپ کی خدمت میں پیش کرر ہے ہیں فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے ہماری درخواست صرف دعوت حق ہے۔قبول کرنا یا رد کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔

فرقہ بندی کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ارشادات

چونکہ مسلمانوں کا اس نیا فرقہ جس کا پیشوا، امام اور پیر یہ راقم ہے، پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یافتہ جیسے بی۔اے اور ایم۔اے اس فرقہ میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور یہ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے......اس لیے میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقہ کا پیشوا ہوں، حضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر کو آگاہ کر دوں۔ (''تبلیغ رسالت'' جلد ۷، ص ۷، مجموعہ اشتہارات، ص ۸، جلد ۳)

میں زور سے کہتا ہوں اور میں دعوے سے گورنمنٹ کی خدمت میں اعلان دیتا ہوں کہ باعتبار مذہبی اصول کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے گورنمنٹ کا اول درجہ کا وفادار اور جانثار یہی نیا فرقہ ہے جس کے اصولوں میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لیے خطرناک نہیں۔ (''تبلیغ رسالت''، ص ۱۳، جلد ۷، مجموعہ اشتہارات، جلد ۳، ص ۱۵)

فرقہ بندی کے بارے میں قرآن کا فرمان

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ (اٰلِ عمرٰن:۱۰۵)

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم ان لوگوں کی طرح جو فرقوں میں بٹ گئے اور اختلاف میں مبتلا ہو گئے اس کے بعد بھی کہ آ چکے تھے اُن کے پاس واضح احکام اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہے عذابِ عظیم ○

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۚ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا

لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ﴿۳۲﴾ (الروم:۳۱،۳۲)

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے O (یعنی) ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے O

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے صرف اور صرف انگریز سرکار کو خوش کرنے کے لیے قرآن کے واضح احکام کی تکذیب کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنے پیروکاروں کو شرک کی وادی میں گم نہیں کر دیا؟ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو قرآن کریم کے واضح احکامات کا اتنا بھی علم نہیں تھا؟

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اللہ رب العزت کے جاگنے اور سونے کے بارے میں ارشاد:

اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب سے کہا: ''میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں'' (''البشریٰ'' جلد دوم، ص۷۹، مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

قرآن کریم نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے

لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ (البقرۃ:۲۵۵)

ترجمہ: نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔

یہ آیت الکرسی کے الفاظ ہیں جو ہر مسلمان نہ صرف یاد کرتا ہے بلکہ اسکی تلاوت بھی کرتا ہے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ رب العزت کے متعلق ایسی بات نہیں کہہ دی جو کہ سراسر غلط ہے۔

دیکھیں قرآن ایسے مکذبین کے متعلق کیا کہتا ہے

فَلَا تُطِعِ الۡمُكَذِّبِيۡنَ﴿۸﴾ (القلم:۸) پس نہ کہا ماننا تم جھٹلانے والوں کا۔ یعنی مکذبین کی اطاعت

مت کرو۔

مکذبین کے لیے تباہی ہے۔سورۃ الطور میں ہے۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ (الطور:۱۱) سو تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ (المرسلٰت:۱۵) تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ بالا احکامات کے مطابق روز قیامت سرخرو ہو جائیں گے؟ اُن کے ماننے والوں کا کیا بنے گا؟

ہندوؤں کے پرمیشر کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا فرمان ”پرمیشر کی جگہ“

”پرمیشر کی جگہ ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)۔“

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۰۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۴ از مرزا قادیانی)

قرآن میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (الانعام:۱۰۸)

ترجمہ: اور نہ گالیاں دو اُن کو جنہیں پکارتے ہیں یہ اللہ کے سوا۔

پرمیشر کا مطلب پرماتما۔اوتار۔بھگوان کے ہیں۔ ہندوں کے نزدیک یہ بہت ہی باعث عزت و تکریم ہے اور ہندو تو اس کی پرستش کرتے ہیں

اللہ کی آیات کو جھٹلانے والوں کے لیے اللہ رب العزت کا فرمان ہے

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ○ (الانشقاق:۲۲) بلکہ یہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا جھٹلاتے ہیں اس کو ○

سورۃ الانعام میں تکذیب آیات کرنے والوں کی اطاعت سے بھی منع کیا گیا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا (الانعام:۱۵۰) اور نہ اتباع کرنا اُن کی خواہشات کا جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو۔

سورۃ یونس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ۝۹۵ (یونس:۹۵) اور ہر گز نہ ہونا اُن میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیات کو ورنہ ہو جاؤ گے تم نقصان اٹھانے والوں میں سے O

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے قرآن کی تکذیب نہیں کی؟ تکذیبِ آیات کرنے والوں کے متعلق اس کتاب میں ایک پورا باب ہے اور اُن آیات کے مطابق تکذیب آیات کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

تکذیب آیات کرنے والوں کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے اور اُن کا ساتھ دینے والوں کے لیے بھی نقصان کی خوشخبری ہے۔

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اللہ رب العزت کے متعلق بیان کہ "اللہ تعالیٰ خطا کریں گے"

روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶ "حاشیہ۔ اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں خطا بھی کرونگا اور صواب بھی یعنی میں جو چاہونگا کبھی کرونگا اور کبھی نہیں۔ اور جو کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔"

قرآن میں اللہ رب العزت کے بارے میں فرمان

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب پتہ نہیں کس بھول چوک کرنے والے اپنے رب کی بات کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کا رب العرش العظیم بھول چوک سے بالکل پاک ہے۔ خطا کا لفظی مطلب ہے

بھول جانا۔ غلطی ہونا۔ قصور ہونا۔

سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۵۲ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے **لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾**

ترجمہ: نہ چوکتا ہے میرا رب نہ بھولتا ہے میرا ربO

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ رب العزت کے متعلق ایسی بات نہیں کہہ دی جو کہ سراسر غلط ہے؟ اور تکذیب باری تعالیٰ کے زمرے میں آتی ہے۔

اب دیکھیں قرآن اس کے متعلق کیا کہتا ہے

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾ (القلم:۸) پس نہ کہا ماننا تم جھٹلانے والوں کا۔ یعنی مکذبین کی اطاعت مت کرو۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ (الطور:۱۱) سو تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ (المرسلٰت:۱۵) تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ بالا احکامات کے مطابق روز قیامت سرخرو ہو جائیں گے؟ اُن کے ماننے والوں کا کیا بنے گا؟

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خدا کے بارے میں فرمان

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا "خدا نے فرمایا: میں روزہ رکھوں گا اور افطار بھی کروں گا۔" ("مجموعہ اشتہارات" جلد نمبر ۳، ص ۵۹۲)

روزہ کے لئے قرآن کریم میں صوم کا لفظ آیا ہے جس کے معنی اپنے اُوپر کنٹرول یعنی ضبطِ نفس کے ہیں دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب صبح سے شام تک خورد و نوش اور جنسی اختلاط سے باز رہنا ہے۔

دیکھیں قرآن میں اللہ رب العزت کا کیا فرمان ہے

۱۔وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (الانعام: ۱۴) وہ سب کو کھلاتا ہے لیکن خود نہیں کھاتا۔

۲۔لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرہ: ۱۸۳)(روزے فرض کئے گئے ہیں تم پر) تا کہ تم پرہیز گار بنو O

۳۔وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (البقرہ: ۱۸۵) اور اس لئے بھی کہ شکر گزار بنو تم O

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اللہ رب العزت کو کس قسم کا روزہ رکھوا کر افطاری کروا رہے ہیں؟

روزے کے متعلق جو احکامات ہیں وہ تو تمام انسانوں پر لاگو ہوتے ہیں اور ہم اللہ رب العزت کی رضا کے لیے اُن احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت کو روزہ رکھوانے والی بات نہ صرف سمجھ سے بالاتر ہے بلکہ قرآن کے پیغام کے بھی خلاف ہے۔

یہ بات قوانین خداوندی سے استہزا (مذاق، ہنسی، بھبھول) کے زمرے میں آتی ہے اور ایسا کرنے والوں کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (الحج: ۵۷) اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور جھٹلایا ہوگا ہماری آیات کو سو ایسے ہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب رسوا کُن O

ایسا ہی پیغام سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۹ میں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تو اللہ رب العزت کے قوانین کو ہنسی مذاق بنانے کی حد ہی کر دی تھی۔ کیا ایسا کرنے والا انسان روز قیامت سرخرو ہو جائے گا؟ ایسے آدمی کو ماننے والوں کا کیا بنے گا؟

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنا عصا (سونٹا) اپنے دوست کو کسی کے پھل دار درخت سے پھل اتارنے کے لئے دیا (بغیر اجازت تو چوری ہوتی ہے)

دعوے سے قبل کا واقعہ ہے کہ حضور (مرزا صاحب) باغ میں تشریف لے گئے۔ساتھ چند اور بھی دوست تھے۔کسی دوست نے ایک پھل دار درخت پر حضرت اقدس کا عصا مبارک پھینکا۔وہ عصا وہیں اٹک کر رہ گیا۔دوستوں نے پتھروں اور ڈھیلوں سے ہر چند کوشش کی مگر وہ عصا نیچے نہ گرا۔میں (حافظ نبی بخش صاحب قادیانی) نوجوان لڑکا تھا۔میں اپنا تہہ بند کس کر درخت کے اوپر چڑھ گیا اور عصا مبارک اتار لیا۔حضرت اقدس کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔بار بار فرماتے میاں نبی بخش تم نے بڑا کمال کیا۔تم نے تو آج میرے والد صاحب کا سونٹا نیا لا کر مجھے دیا ہے۔باغ سے واپس لوٹے تو راستے میں جو ملے ان سے بھی ذکر کیا کہ میاں نبی بخش نے مجھے آج نیا سونٹا لا کر دیا ہے۔پھر مسجد میں آ کر بھی اسی شکر گزاری کا ذکر فرماتے رہے"۔

(''ذکر حبیب''از سردار مصباح الدین احمد صاحب قادیانی' مندرجہ اخبار''الحکم''قادیان خاص نمبر'مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے

وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۳۸ (المائدہ:۳۸)

ترجمہ:اور چور مرد اور چور عورت' کاٹ دو ہاتھ ان دونوں کے یہ بدلہ ہے اُن کی کمائی کا' عبرتناک سزا کے طور پر اللہ کی طرف سے اور اللہ ہر چیز پر غالب' کامل حکمت والا ہے O

یہاں میں صرف یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے سچے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدترین دشمن یعنی کفار مکہ بھی ان کی ایمانداری کی وجہ سے امانتیں ان کے پاس رکھتے تھے۔حتیٰ کہ ہجرت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو امانتیں واپس کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ کیا اللہ کے سچے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سونٹا پھل چوری کرنے کے لیے دے دیتے؟ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں نہیں۔بالکل نہیں۔بالکل ہی نہیں۔

نبی تومعصوم ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ وہ نہ تو خود بدی (چوری چکاری، جھوٹ، فریب، دریغ گوئی۔۔۔) کے راستہ پر چلتے ہیں اور نہ ہی کسی کی ایسے کاموں میں معاونت کرتے ہیں۔ نبی تو نبی یہ مؤمن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ بدی کے کام میں کسی کی معاونت کرے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ: ۲) ترجمہ: مت تعاون کرو گناہ میں اور ظلم میں۔

پس جو شخص اس کے منافی کرے وہ نبی رسول تو کیا صحیح مسلمان / مومن بھی نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ تعالیٰ کو حاکم کی کرسی پر بیٹھا دیا اور خود خالی کرسی پر بیٹھ گئے

میں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں کچہری میں گیا ہوں دیکھا تو اللہ تعالیٰ ایک حاکم کی صورت میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک طرف ایک سر رشتہ دار ہے۔ کہ ہاتھ میں ایک مثل لئے ہوئے پیش کرر ہا ہے۔ حاکم نے مثل اٹھا کر کہا کہ مرزا حاضر ہے تو میں نے باریک نظر سے دیکھا کہ ایک کرسی اس کے ایک طرف خالی پڑی معلوم ہوئی اس نے مجھے کہا کہ اس پر بیٹھو اور اس کے مثل ہاتھ میں لی ہوئی ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ارشاد مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۳ء ملفوظات ص ۵۲، ج ۵ مندرجہ مکاشفات ۲۹۔۲۸ مولفہ منظور الٰہی صاحب قادیانی)

قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (الانعام: ۱۰۳) نہیں پاسکتیں اس کو نگاہیں اور وہ پالیتا ہے نگاہوں کو اور وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے O

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ

انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ (الاعراف: ۱۴۳) پھر جب آئے موسیٰؑ ہمارے مقرّر کردہ وقت پر اور کلام کیا اُس سے اُس کے رب نے تو التجاء کی موسیٰؑ نے اے میرے رب! مجھے یارائے نظر دے کہ میں دیکھ سکوں تجھے فرمایا: تم مجھے ہر گز نہیں دیکھ سکتے لیکن دیکھو اس پہاڑ کی طرف پھر اگر وہ قائم رہ گیا اپنی جگہ پر تو ضرور تم مجھے دیکھ سکو گے؛ چنانچہ جب تجلّی کی اس کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اُسے ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسیٰؑ غش کھا کر، پھر جب ہوش آیا تو کہنے لگے، پاک ہے تیری ذات، توبہ کرتا ہوں میں تیرے حضور اور میں ہُوں سب سے پہلا ایمان لانے والا O

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ (الشوریٰ: ۱۱) نہیں ہے اس سے مشابہ کوئی چیز اور وہ ہے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا O

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ (الواقعۃ: ۸۵، ۸۴، ۸۳) سو کیوں نہیں جب پہنچ جاتی ہے (جان) حلق تک O اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو O اور ہم زیادہ قریب ہوتے ہیں اس کے تمہاری نسبت لیکن تم کو نظر نہیں آتے O

قرآن نے تو بالکل واضح کر دیا ہے کہ اللہ رب العرش العظیم کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کیا دیکھ کر اتنے بڑے گناہ کے مرتکب ہوئے؟

یہ بات قوانین خداوندی سے استہزا (یعنی مذاق، ہنسی، بھبھول) کے زمرے میں آتی ہے اور ایسا کرنے والوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ (الحج: ۵۷) اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور جھٹلایا ہوگا ہماری آیات کو سو ایسے ہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب رسوا کُن O

ایساہی پیغام سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۹ میں ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب نے تو اللہ رب العزت کے قوانین کو ہنسی مذاق بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کیاایسا کرنے والا انسان روز قیامت سرخرو ہوجائے گا؟ ایسے انسان کو ماننے والوں کا کیاانجام ہوگا؟

سورۃ انعام میں تکذیب آیات کرنے والوں کی اطاعت سے بھی منع کیا گیاہے۔

وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا (الانعام:۱۵۰)اور نہ اتباع کرنا اُن کی خواہشات کا جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو۔

سورۃ یونس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ۝۹۵ (یونس:۹۵) اور ہرگز نہ ہونا اُن میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیات کو ورنہ ہو جاؤ گے تم نقصان اٹھانے والوں میں سے O

مرزاغلام احمد قادیانی صاحب کی دوسری شادی کا قصہ

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر پھجے دی ماں کہا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی۔ اور اس کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگی تھی۔ اس لئے مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کردی تھی۔ ہاں آپ کے اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انہیں کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا۔ اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے اس لئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار رہوں گا۔ اس لئے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے

حقوق چھوڑ دو۔ میں تم کو خرچ دیئے جاؤں گا۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی۔ بس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ محمدی بیگم کا سوال اٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرا دیا اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا۔ بلکہ ان کے ساتھ رہی۔ تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دے دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق دینا آپ کے اشتہار کے مطابق تھا۔ جو آپ نے ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو شائع کیا تھا اور جس کی سرخی تھی۔ اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین۔ (''سیرت المہدی'' حصہ اول ص ۲۶ روایت نمبر ۴۱ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے

وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ (النساء:۲۰) اور اگر چاہو تم بدلنا بیوی کی جگہ بیوی۔

بیوی کی جگہ بیوی تو تب ہی بدلی جاسکتی ہے اگر دوسری شادی کی نیت ہو تو دوسری شادی سے پہلے پہلی بیوی کو طلاق دے دی جائے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا معاملہ ہی الٹا ہے۔ وہ پہلے دوسری شادی کرتے ہیں اور پھر پہلی بیوی کو طلاق کا پیغام دیتے ہیں اور موقعہ ملتے ہی طلاق دے دیتے ہیں۔

دوسرا نکتہ جو اس تحریر سے عیاں ہے اُس کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد ہے

فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً (النساء:۳) تو نکاح کرلو ان سے جو پسند آئیں تم کو عورتیں دو دو، تین تین، چار چار۔ پھر اگر خوف ہو تم کو یہ کہ نہ عدل کرسکو گے تو بس ایک۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب دوسری شادی کے بعد اپنی پہلی بیوی سے حقوق چھڑانے کی بات کر

رہے ہیں۔ یہ کون سے عدل کی بات ہے یہ تونعوذ باللہ قرآن کی آیات سے مذاق ہے۔

یہ بات قوانین خداوندی سے استہزا (یعنی مذاق، ہنسی، بھبھول) کے زمرے میں آتی ہے اور ایسا کرنے والوں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ (الحج: ۵۷) اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور جھٹلایا ہوگا ہماری آیات کو سوا یسے ہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب رسوا کُن O

ایسا ہی پیغام سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۹ میں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تو اللہ رب العزت کے قوانین کو ہنسی مذاق بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ کیا ایسا کرنے والا انسان روز قیامت سرخرو ہو جائے گا؟ ایسے انسان کو ماننے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

سورۃ الانعام میں تکذیب آیات کرنے والوں کی اطاعت سے بھی منع کیا گیا ہے۔

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا (الانعام: ۱۵۰) اور نہ اتباع کرنا اُن کی خواہشات کا جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو۔

سورۃ یونس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ (یونس: ۹۵) اور ہرگز نہ ہونا اُن میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیات کو ورنہ ہو جاؤ گے تم نقصان اٹھانے والوں میں سے O

۞ ۞ ۞

اللہ رب العزت کو دیکھنے کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا

اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت کو بھی محروم ہی ہوگا۔ جیسے خدا نے

خود فرمایا ہے مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ۔اس سے یہ مُراد تو نہیں ہو سکتی۔ کہ جو اس دنیا میں اندھے ہیں وہ قیامت کو بھی اندھے ہی ہوں گے۔ بلکہ اس کا مفہوم یہی ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے والوں کے دل نشانات سے ایسے منور کئے جاتے ہیں کہ وہ خدا کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عظمت و جبروت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کی ساری عظمتیں اور بزرگیاں اُن کی نگاہ میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔اور اگر خدا کو دیکھنے کی آنکھیں اور اس کے دریافت کرنے کے حواس سے اِس دنیا میں اس کو حصہ نہیں ملا تو اس دوسرے عالَم میں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۷ (۲۰ نومبر ۱۹۸۴ ایڈیشن)

قرآن کے مطابق کوئی آنکھ اللہ کو نہیں پا سکتی سورۃ الانعام میں ہے: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۠ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ نہیں پا سکتی اِس کو نگاہیں اور وہ پا لیتا ہے نگاہوں کو۔ (الانعام: ۱۰۳)

کیونکہ عظمت کے معانی شان وشوکت ۔قدر و منزلت کے ہیں اور جبروت کے معانی بزرگی، عظمت اور جاہ وجلال کے ہیں۔ اِس سے ایسے لگتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ظاہری آنکھ سے فزیکلی (Physically) دیکھنے کی بات ہی کر رہے تھے۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا یہ فعل قرآن کے خلاف نہیں؟

جیسا کہ پہلے قرآنی آیات کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ تکذیبِ قرآن کرنے والوں کا انجام بہت ہی برا ہے۔تکذیب کے متعلق ایک باب اس کتاب میں موجود ہے براہ کرم اسے دیکھ لیں۔

باپ کی شکل میں خدا تعالیٰ کو دیکھنا

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا فرمان ہے: حضرت سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''رایت ربّی علی صورۃ ابی'' یعنی میں نے اپنے رب کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا۔میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ان کی شکل بڑی بارعب

تھی۔ اُنہوں نے ریاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا۔ اس لیے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ تھے۔ غرض میں نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم الشّان تخت پر بیٹھے ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ خدا تعالیٰ ہے۔ اس میں سِّر یہ ہوتا ہے کہ باپ چونکہ شفقت اور رحمت میں بہت بڑا ہوتا ہے اور قرب میں تعلق شدید ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا باپ کی شکل میں نظر آنا اس کی عنایت، تعلق اور شدت محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے قرآن شریف میں بھی آیا ہے۔ کذکرکم اٰباء کم اور میرے الہامات میں یہ بھی ہے۔ انت منّی بمنزلۃ اولادی۔ یہ قرآن شریف کی اسی آیت کے مفہوم اور مصداق پر ہے۔

ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۶۹۔۲۶۸ (۲۰ نومبر ۱۹۸۴ ایڈیشن) جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۹۹ (۲۰ اگست ۱۹۶۰ ایڈیشن)

پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے باوجود تلاش بسیار حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی کا کوئی ایسا قول کہیں نہیں ملا۔ دوسری بات جو کہ مشاہدے میں آئی ہے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جو بات خود کرنی ہوتی تھی اِسے کسی بڑی ہستی سے بھی منسوب کر دیتے تھے۔ آپ دیکھیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کروڑوں روپے جمع کرنے کا الزام لگایا (روپے شاید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مکہ اور مدینہ میں کرنسی کے طور پر چلتے تھے)

اس نوٹ کے بعد اب ہم آتے ہیں کہ قرآن اللہ رب العزت کو دیکھنے کے معاملے میں کیا حکم دیتا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (الانعام: ۱۰۳) نہیں پاسکتیں اس کو نگاہیں اور وہ پالیتا ہے نگاہوں کو۔

بالکل سیدھی بات ہے کہ اللہ رب العزت کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ: ۱۱) نہیں ہے اِس سے مشابہ کوئی چیز

یعنی آپ اللہ رب العزت کو باپ، ماموں، چاچے یا کسی بھی دنیاوی چیز سے مشابہت نہیں دے

سکتے۔ سورۃ الاعراف: ۱۴۳ میں حضرت موسیٰؑ کی اللہ رب العزت کو دیکھنے کی خواہش پر فرمایا: **لَنۡ تَرٰىنِیۡ** ''تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے''۔ قابلِ غور بات اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰؑ وہ جلیل القدر نبی تھے جن سے اللہ رب العزت نے کلام کیا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ رب العزت کو اپنے باپ کی شکل میں دیکھا۔ قرآن کی سورۃ الاخلاص میں ہے **قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾** کہو اللہ ہے یکتا O اللہ صرف ایک ہی ہے اکیلا۔ بے مثل۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے باپ بھی اکیلے انسان تھے اور اِس دنیا میں کوئی دوسرا انسان نہیں تھا۔ **اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾** (الاخلاص: ۲) **اللہ بے نیاز ہے سب اِس کے محتاج O** اللہ رب العزت تو بے پرواہ ہے۔ بے نیاز ہے اور آزاد ہے۔ اور کسی کے محتاج نہیں اور کسی کی ضرورت نہیں۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے باپ کو زندگی میں کسی کی بھی ضرورت نہیں تھی؟ کیا وہ مکمل طور پر آزاد تھے؟ کیا اُن کو کسی کی بھی پرواہ نہیں تھیں؟

لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ **(الاخلاص: ۳) نہ اِس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔** کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے باپ کی کوئی اولاد نہیں تھی؟ کیا وہ کسی کی اولاد نہیں تھے؟

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٪﴿۴﴾ **(الاخلاص: ۴) اور نہیں ہے اِس کا ہمسر کوئی بھی۔** اللہ رب العزت کا تو ہم مرتبہ اور برابر کا کوئی نہیں۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے باپ کے برابر والا کوئی نہیں تھا؟ کیا اُن کے رتبہ کے برابر کوئی اور نہیں تھا؟

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ایسی بات کر کے قرآن کی تکذیب نہیں کی؟

تکذیب قرآن کرنے والوں کا انجام تو قرآن کے مطابق بہت ہی برا ہے اور اُن کے لیے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے۔

تکذیب قرآن کرنے والوں کی اطاعت سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔

قرآنی آیتوں کے حوالے سے اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریروں (بمع حوالاجات) کے حوالے سے جو سچ ہے اور میری عقل کے مطابق جو قرآن کے مطابق ہے وہ سچ آپ کی خدمت

میں پیش کر دیا۔ اب آپ نے خود فیصلہ کرنا ہے کہ تکذیبِ قرآن کرنے والا ایسا شخص کیا روزِ قیامت فلاح پائے گا؟

ایسے شخص کی اطاعت کرنے والے بھی کیا فلاح پاسکیں گے؟

''شیطان'' مسیح موعود کے ہاتھوں ہلاک ہوگا

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا فرمان ہے۔

*فرمایا: '' شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا۔ پھر شیطان نے خدا سے مہلت چاہی اور اس کو مہلت دی گئی۔ **اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ** (الحجر: ۳۹) بسبب **اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا**۔ اُس کے قتل کا وقت ایک ہی مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہو۔ اب تک وُہ ڈاکوؤں کی طرح پھرتا رہا ہے، لیکن اب اس کی ہلاکت کا وقت آ گیا ہے۔ اب تک اخیار کی قلّت اور اشرار کی کثرت تھی۔ لیکن شیطان ہلاک ہوگا اور اخیار کی کثرت ہوگی اور اشرار چھوڑے چماروں کی طرح ذلیل بطور نمونہ کے رہ جائیں گے۔''*

ملفوظات جلد ا صفحہ ۵۴۰ (۲۰ اگست ۱۹۶۰ ایڈیشن)

قرآن میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے **قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ؗ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾** (بنی اسرائیل: ۶۲) اور کہنے لگا ذرا دیکھیے تو سہی اُسے جس کو فضیلت دی ہے آپ نے مجھ پر (کیا یہ اس قابل تھا؟) اگر مہلت دیں آپ مجھے روزِ قیامت تک تو مَیں جڑ کاٹ ڈالوں گا اُس کی نسل کی مگر تھوڑے لوگ (بچ جائیں گے) O **قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾** (بنی اسرائیل: ۶۳) ارشاد ہوا چلا جا! اس لیے کہ جو تیری پیروی کرے گا ان میں سے تو بے شک جہنم ہی ہوگی تمہاری

سزا، بھرپور سزا O پہلی آیت (نمبر ٦٢) میں شیطان نے قیامت تک مہلت مانگی اور اکثریت کو گمراہ کرنے کا چیلنج کیا دوسری آیت (نمبر ٦٣) میں رب العزت کا جواب ہے اور اُسے قیامت تک مہلت مل گئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب معلوم نہیں کس شیطان کو ہلاک کرنے کی بات کررہے تھے جو کہ اللہ رب العزت کے کسی نبی کے ہاتھوں نہ ہوسکا۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جس آیت کا حوالہ دیا ہے اُس کا ترجمہ بھی (اُس دن تک جس کا وقت مقرر ہے) ہے۔ ذرا سوچیں اگر اللہ رب العزت نے لوگوں کے امتحان کے لیے شیطان کو قیامت تک مہلت دی ہوئی ہے تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا شیطان کو قتل کرنے کا دعویٰ اللہ رب العزت کے طے شدہ پروگرام میں مداخلت نہیں؟ اور کیا یہ دعویٰ شرک کے زمرے میں نہیں آتا؟ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اخیار یعنی نیک اور پارسا لوگوں کی اور اشرار یعنی شریروں کی بات کررہے ہیں اس لیے یہ کہنا کہ وہ اپنے اندر کے شیطان کو یعنی نفس کے شیطان کو مارنے کی بات کررہے تھے بھی درست نہیں۔

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں بہتات کے ساتھ اور بڑے واضح طور پر فرمایا ہے کہ شرک کی بخشش نہیں (اور چھوٹے موٹے گناہ اللہ رب العزت اپنی رحیمی اور کریمی سے معاف کردیں گے۔ شرک کی معافی نہیں ہوگی)

آپ کے خیال میں کیا شرک کرنے والا شخص روز قیامت بخش دیا جائے گا؟

مسیح موعود کا مقام اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ملفوظات جلد نمبر ٢ نیا ایڈیشن صفحہ ٢٠١ پر بیان ہے

فرمایا: کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب کمالات حضرت رسول کریم میں ان سب سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسولِ

کریمؐ سے ظلّی طور پر ہم کو عطا کیے گئے۔ اور اسی لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نُوح، داؤد، یُوسف، سلیمان، یحیٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے، چنانچہ ابراہیم ہمارا نام اس واسطے ہے کہ حضرت ابراہیم ایسے مقام میں پیدا ہوئے تھے کہ وہ بُت خانہ تھا اور لوگ بُت پرست تھے۔ اور اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے کہ قسم قسم کے خیالی اور وہمی بتوں کی پرستش میں مصروف ہیں اور وحدانیّت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ پہلے تمام انبیاء ظلّ تھے۔ نبی کریمؐ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظلّ ہیں۔ مولانا رُوم نے خوب فرمایا ہے۔

نامِ احمدؐ نام جُملہ انبیاء است
چوں بیامد صد نو دہم پیش ما است

نبی کریمؐ نے گویا سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے پر نبی کریمؐ کے پاس کروڑوں روپے ہو گئے۔

قرآن کیا کہتا ہے؟

پہلی بات کہ ہمیں حکم ہے کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرۃ:۲۸۵) یعنی نہیں فرق کرتے ہم اس کے رسولوں کے درمیان کسی ایک میں دوسرے سے۔

یہ جو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بیان کر رہے ہیں کہ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا یہ بیان درج بالا قرآنی آیت کی تکذیب نہیں؟ انہوں نے صرف وہ کمالات اپنے تک ظلی طور پر منتقل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ ظل اور ظلی کا چکر جو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے چلایا ہوا ہے۔ اِس کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ظل کا معانی ہے سایہ، چھاؤں، پناہ۔ یعنی سایہ میں یا پناہ میں نبوت ملے۔ قرآن کے مطابق اللہ رب العزت اپنی مشیت سے یہ مقام اپنی پسندیدہ ہستی کو عطا کر دیتے تھے۔ اس میں مقام ملنے والے کی اپنی کوئی کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا تھا۔ آخری ہستی

جنہیں یہ مقام ملا وہ ہمارے نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس کے بعد نبوت کا سلسلہ قیامت تک ختم کر دیا گیا۔ پہلے ہی تفصیل سے اس بات کو ثابت کیا جا چکا ہے۔

اب آتے ہیں ظلی کی طرف۔ ''ظلی'' ظل سے نکلا ہے اس کا معانی یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی جو خود تو صاحب شریعت نہ ہو بلکہ کسی دوسرے نبی کی شریعت کے تابع ہو یعنی اس کی اپنی کوئی کتاب نہ ہو۔ مگر قرآن واضح طور پر کہتا ہے کہ تمام انبیاء کو کتاب (شریعت) دی گئی اس لیے یہ بھی خلاف قرآن بات ہے۔ یہاں پر یہ بتلا دینا بہت ضروری ہے کہ ہر نبی صاحب کتاب ہوتا ہے اور ہر رسول بھی صاحب کتاب کیونکہ یہ دونوں منصب ایک ہی ہستی کے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ (الحدید:۲۶) اور یہ واقعہ ہے کہ بھیجا ہم نے نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کو اور رکھ دی اِن دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (البقرۃ: ۲۱۳) تو بھیجے اللہ نے انبیا بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے اور نازل کی اُن کے ساتھ اپنی کتاب مبنی برحق۔

مندرجہ بالا فرمان باری تعالیٰ سے بالکل واضح ہے کہ اللہ رب العزت نے سب نبیوں کو نبوت کے ساتھ کتاب عنایت کی۔ اور مندرجہ ذیل سے بالکل واضح ہے کہ تمام رسولوں کو بھی کتاب دی تھی۔

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ (الحدید:۲۵) بھیجا ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی کھلی نشانیاں دے کر اور نازل کی ہم نے ان کے ساتھ کتاب۔

جب ہم مندرجہ بالا آیات کو پڑھتے ہیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تمام نبیوں/رسولوں کو کتابیں دی گئیں اور یہ خیال بالکل غیر قرآنی ہے کہ نبی بغیر کتاب کے ہوتے ہیں اور کتاب (شریعت) صرف رسول کو ہی عنایت کی جاتی ہے دوسرے یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہر نبی رسول ہوتا ہے اور ہر رسول نبی۔ نبی اور رسول ایک ہی ہستی کے دو منصب ہیں۔ ہر نبی

صاحب کتاب ہوتا ہے۔ بغیر کتاب کے کوئی نبی نہیں ہوتا جو یہ دعویٰ کرتا ہے وہ غلط اور خلافِ قرآن دعویٰ کرتا ہے۔

اب آتے ہیں اس بیان میں درج کردہ بے ہودہ بات کی طرف جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کی ہے۔ (یا اللہ مجھے توفیق اور ہمّت عطا فرما تا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی یاوا گوئی کا جواب دے کر حقِ غلامی ادا کرسکوں) جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا طریقہ یہی تھا کہ جوانہوں نے خود کرنا ہوتا یا کہنا ہوتا وہ کسی ہستی کی طرف منسوب کردیتے تھے تا کہ لوگوں کا دھیان اصل معاملے سے ہٹایا جاسکے۔ ایسا لگتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اپنا اصل مقصد پیسہ، پیسہ اور صرف پیسہ ہی تھا۔ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے ہودہ الزام لگاتے ہوئے کہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گویا سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کروڑوں روپے ہوگئے۔ (شاید مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں روپیہ کرنسی کے طور پر زیر استعمال تھا)

قرآن کی روشنی میں اس یاوا گوئی کا تجزیہ

رسول سب سے پہلے خود اپنی وحی پر ایمان لاتا ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ (البقرہ: ۲۸۵) ایمان لایا رسولؐ اس (ہدایت) پر جو نازل ہوئی اُس کی طرف اُس کے رب کی طرف سے O سورۃ انعام میں فرمایا ہے اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ (الانعام: ۱۴) بے شک مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ بنوں میں سب سے پہلا حکم ماننے والا۔ سورۃ الانعام: ۵۰ میں ہے اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ؕ (الانعام: ۵۰) نہیں پیروی کرتا میں مگر اِس کی جو وحی کیا جاتا ہے میری طرف۔ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۰۶ میں ہے اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ۚ (الانعام: ۱۰۶) (اے نبیؐ!) پیروی کیے جاؤ تم اس کی جو وحی کیا گیا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے۔

دیکھا آپ نے کہ قرآن کے کتنے واضح احکام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے اللہ کی وحی پر ایمان لانا ہوتا تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات کے لیے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے تھے۔

قرآن میں ہے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا (الاعراف:۱۸۸) کہہ دو! کہ نہیں اختیار رکھتا میں اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع اور نہ کسی نقصان کا۔

سورۃ یونس آیت نمبر ۴۹ میں ہے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (یونس:۴۹) کہو (ان سے) کہ نہیں اختیار رکھتا میں اپنی ذات کے لیے بھی کسی نقصان کا اور نہ فائدے کا۔

سورۃ الفتح میں ہے فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا (الفتح:۱۱) اچھا تو کس میں یہ طاقت ہے (کہ روک دے) تم سے اللہ کو ذرا بھی۔ اگر وہ چاہے تمہیں نقصان پہنچانا یا چاہے تمہیں نفع پہنچانا۔

دیکھ لیا آپ نے کتنا واضح ہے قرآن کا پیغام کہ نبی پاکؐ اپنے نفع یا نقصان کے لیے خود مختار نہیں تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے نہ معلوم کون سے قرآن میں پڑھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چندہ (جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا نصب العین تھا اور اب بھی شاید قادیانی فرقہ والوں کا یہی نصب العین ہے) جمع کرنے کی اجازت تھی اور نبی پاکؐ نے کروڑوں روپے جمع کر لیے۔ حالانکہ قرآن تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس کو یوں بیان کر رہا ہے "لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ" یعنی "نہ آنکھ اُٹھا کر دیکھو تم اُس کی طرف جو ساز و سامان (دینوی) دیا ہے ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو ان میں سے"۔ دوسری بات یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو کس طرح علم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کروڑوں روپے جمع کیے تھے؟ کیا اللہ رب العزت نے بتلایا؟ یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہمارے رب العزت نے تو جو بتلایا وہ تو قرآن میں محفوظ ہے جو کہ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ چلیں آگے دیکھتے ہیں روپیہ پیسہ دولت جمع کرنے والوں کے متعلق

قرآن کیا کہتا ہے۔

دولت جمع کرنا جہنم کی آگ میں جلنا ہے

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ (التوبہ: ۳۴) اور جو لوگ جمع کر کے رکھتے ہیں سونے اور چاندی کو اور نہیں خرچ کرتے اُسے اللہ کی راہ میں، سو خوشخبری دے دو اُنہیں دردناک عذاب کی ○

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۞ (التوبہ: ۳۵) جس دن دہکائی جائے گی اس (سونے چاندی) پر جہنّم کی آگ، پھر داغا جائے گا اس (سونے چاندی) سے اُن کی پیشانیوں کو اور اُن کے پہلوؤں کو اور اُن کی پیٹھوں کو۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ (خزانہ) جو جمع کیا تھا تم نے اپنے لیے۔ لو اب چکھو مزا اُس کا جو تم سمیٹا کرتے تھے ○

مال جمع کرنے والوں کی مذمت

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۞ (المعارج: ۱۸) اور جمع کیا (مال) اور سینت سینت کر رکھا ○

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۞ (الھمزۃ: ۲) جو جمع کرتا رہا مال اور گن گن کر رکھتا رہا اسے ○

یہ بھی آپ نے دیکھ لیا کہ مال جمع کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

لب لباب پیش کرنے سے پہلے میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق روایات ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے پھرتے قرآن تھے۔

پہلی بات جو قرآن نے ہمیں بتلائی کہ ہر وحی کا اطلاق سب سے پہلے نبی پاکؐ پر ہوتا تھا۔

دوسری بات کہ نبی پاکؐ اپنے نفع نقصان کے لیے با اختیار نہیں تھے۔ تیسری بات کہ دولت جمع کرنے والوں کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور دولت جمع کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔ ذرا سوچیں کہ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مندرجہ بالا احکامات کو جانتے ہوئے معمولی سی رقم بھی اپنے پاس

رکھتے ہوں گے؟ نہیں بالکل نہیں۔ بالکل ہی نہیں

قرآن کی آیات کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لوگوں سے کروڑوں روپے چندہ میں لے کر جمع کرنا جھوٹا الزام ہے۔

دیکھیں قرآن جھوٹے کے متعلق کیا کہتا ہے؟

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ (القلم: ۸) پس نہ کہا ماننا تم جھٹلانے والوں کا۔ یعنی مکذبین کی اطاعت مت کرو۔

جھوٹوں کے انجام کے متعلق قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾

(الواقعۃ: ۹۴، ۹۳، ۹۲) جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ○ تو اس کی تواضع کے لیے ہوگا کھولتا ہوا پانی ○ اور جھونکا جانا جہنم میں ○

اللہ رب العزت کی آیات قرآنی کے مطابق جھوٹے کی اطاعت سے منع کیا گیا ہے اور جھوٹے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

آئیں دیکھیں قرآن نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کیا کہتا ہے۔

بیسیوں آیات میں وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی۔

اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نعوذ باللہ) اللہ رب العزت کے احکامات کی پابندی نہ کی ہوتی تو کیا اللہ رب العزت ہمیں اُن کی اطاعت کا بیسیوں مرتبہ حکم دیتے؟

آپ کی خدمت میں ایک اور بات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآنی آیات کی (نعوذ باللہ) ایسے تکذیب کی ہوتی جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریروں کے مطابق لگتی ہے تو کیا اللہ رب العزت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خوشخبری دیتے **لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ (الفتح: ۲) معاف فرما**

دے تمہیں اللہ وہ سب جو پہلے ہو چکی ہیں تم سے کوتاہیاں اور جو بعد میں ہوں گی اور تکمیل کردے اپنی نعمتوں کو تم پر اور دکھائے تمہیں سیدھا راستہ O

یہ سب پڑھنے کے بعد آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے احکام خداوندی کی تکذیب کرتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹا الزام نہیں لگایا؟ اور کیا اللہ کی آیات کے مطابق ایسا کرنے والا شخص جہنمی نہیں ہے؟

سورۃ القلم:۸ اور الواقعۃ: ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴ کے حوالے سے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ایسے لوگوں کی اطاعت بھی نہیں کرنی چاہیے اور جو لوگ ایسے لوگوں کی باتوں میں آکر گمراہ ہو جاتے ہیں اُن کے لیے بھی شدید عذاب کا وعدہ ہے۔

فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ کیا آپ جنت میں جانا چاہتے ہیں؟ یا صرف چندہ دینا چاہتے ہیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور اللہ کے درمیان نہانی تعلق

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب روحانی خزائن جلد ۲۱ کے صفحہ ۸۱ پر تحریر کرتے ہیں، ”اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں اور اس زمانہ کے لوگ اِس تعلق سے بے خبر ہیں۔“

سب سے پہلے دیکھتے ہیں نہانی کا مطلب کیا ہے؟ فرہنگ آصفیہ کے مطابق: حاجت غسل، نہانے کی ضرورت، احتلام، شیطانی۔

فیروز اللغات جامع ایڈیشن کے مطابق: نہانے کی ضرورت، احتلام، حیض۔

جب ہم مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریر اور نہانی کے مطالب کا تجزیہ کرتے ہیں تو اللہ رب العزت کے بارے میں ایک نہایت بے ہودہ یاوا گوئی سامنے آتی ہے۔ کیا آپ کا ذہن ایسی بات

کو قبول کرتا ہے۔ ویسے میرا دل کررہا ہے کہ ایسی بے ہودگی کو کچرے میں ڈال دوں مگر آپ کو بھی آگاہ کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

قرآن اللہ رب العزت کے متعلق کہتا ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ:۱۱) نہیں ہے اس سے مشابہ (کائنات کی) کوئی چیز۔

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ (الاخلاص:۳) نہ وہ بذریعہ تولید وجود میں آیا ہے۔ نہ کوئی اِس سے بذریعہ تولید وجود میں آتا ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ (الاخلاص:۴) اس کی مثل ونظیر کوئی نہیں۔

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ (الاعراف:۲۸) ان سے کہو: بے شک اللہ کبھی نہیں حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔ کیا کہتے ہو تم اللہ کے بارے میں؟

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریر کو پڑھ کر اور قرآن کریم نے اللہ رب العزت کے متعلق جو فرمایا ہے۔ کیا یہ بات بالکل واضح نہیں ہوجاتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تکذیب باری تعالیٰ کی؟ کیا انہوں نے اپنی طرف سے جھوٹی بات بنا کر اللہ رب العزت کی طرف منسوب نہیں کی؟

اللہ رب العزت کی تکذیب کرنے والوں کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے؟

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹۴ (اٰلِ عمران:۹۴) پھر جو کوئی خود گھڑ کر منسوب کرے اللہ کی طرف جھوٹی بات اس کے بعد بھی تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۰ (النساء:۵۰) دیکھو تو سہی! کس ڈھٹائی سے بہتان باندھ رہے ہیں یہ لوگ اللہ پر جھوٹ کا۔ اور کافی ہے (ان کے مجرم ہونے کے لیے) یہی کھلا گناہ O

وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ (المائدۃ: ۱۰۳) لیکن وہ لوگ جو کافر ہیں
بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ (الانعام:
۲۱) اورکون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے بہتان اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے اس کی نشانیوں کو،
یقیناً نہیں فلاح پاتے ایسے ظالم O

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ
تَسْتَكْبِرُوْنَ O (الانعام: ۹۳) جب یہ ظالم لوگ سکراتِ موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں
اور فرشتے بڑھا بڑھا کر اپنے اپنے ہاتھ (کہہ رہے ہوتے ہیں) کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج دیا
جائے گا تم کو عذاب، ذلّت آمیز پاداش میں اس کے جو کہتے تھے تم اللہ کے بارے میں ناحق باتیں
اور کرتے تھے تم اس کی آیتوں کے مقابلہ میں سرکشی O

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ (الانعام: ۱۴۴) پھر کون بڑا ظالم ہوگا اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر
جھوٹا تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے؟ بے شک اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو O

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ
الْكِتٰبِ ؕ (الاعراف: ۳۷) تو کون بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹی
باتیں یا جھٹلائے اللہ کی آیات کو۔ ایسے لوگوں کو ملے گا اُن کا حصہ اُن کے نوشتۂ تقدیر میں سے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ (یونس:
۱۷) سو کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹ یا جھٹلائے اُس کی
آیات کو۔ واقعہ یہ ہے کہ کبھی نہیں فلاح پا سکتے ایسے مجرم O

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ (هود: ۱۸) کہ یہی ہیں وہ

لوگ جنہوں نے جھوٹ گھڑا تھا اپنے رب پر۔ سُنو ! اللہ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر۔

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ؕ﴿۱۵﴾ (الکھف : ۱۵) سو کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ O

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا (العنکبوت : ٦٨) اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹ کا۔

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ (الزمر : ۳۲) سو کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جس نے جھوٹ باندھا اللہ پر۔

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ (الصّف : ۷) اور کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو باندھے اللہ پر جھوٹا بہتان۔

دیکھا آپ نے کتنی آیات ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو تکذیب کرتے ہیں اللہ رب العزت کی۔ بہتان باندھتے ہیں اللہ رب العزت پر۔ جھٹلاتے ہیں اللہ رب العزت کی آیات کو اور جھوٹ گھڑتے ہیں اللہ رب العزت کے متعلق۔ میں نے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریر، لغت میں سے متعلقہ لفظ کا مطلب اور معانی اور ایسی بے ہودگی سے متعلقہ قرآنی آیات پیش کردی ہیں۔ فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب جیسا شخص روزِ قیامت فلاح پانے والوں میں سے ہوگا؟ کیا ایسے شخص کی پیروی کرنے والے یا اطاعت کرنے والے روزِ قیامت سرخرو ہوں گے؟

قرآن کے مطابق جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے فرمان

روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۹ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تحریر کیا ہے، ”متی کی

انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جنّ کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصّہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔"

روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۸۷ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تحریر کیا ہے، "مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیؤ۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ متکبر۔ خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۱۷ پر لکھتے ہیں، "یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا۔ اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں۔ اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شرینیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں۔ اور میری ناک ایسی اور میری آنکھ ایسی ہے اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں۔ نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔ تا کہ بدکاریاں ظہور میں نہ آتیں۔ اس شخص نے پارسائی اور تقویٰ کا خون کر دیا اور الحاد اور اباحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا۔"

یہ تو تھے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریروں کے نمونے جو کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے متعلق تحریر کیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن حضرت عیسیٰؑ کی سیرت طیبہ کو کس طرح بیان کرتا ہے

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۟ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۟ۙ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪
وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۟ۖ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ ؗ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۟
وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ۟ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ
قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۟ (مریم:۳۰-۳۴)

ترجمہ: (اس وقت وہ بچہ) بول اُٹھا: بے شک میں بندہ ہوں اللہ کا۔ عطا کی ہے اُس نے مجھے کتاب اور بنایا ہے مجھے نبی O اور کیا ہے اس نے مجھے برکت والا جہاں بھی میں ہوں اور حکم دیا ہے اس نے مجھے نماز کا اور زکوٰۃ کا جب تک رہوں میں زندہ O اور حق شناس رہوں اپنی والدہ کا اور نہیں بنایا اُس نے مجھے سرکش اور بدبخت O اور سلام ہے مجھ پر جس دن پیدا ہُوا میں اور جس دن مروں گا اور جس دن اُٹھایا جاؤں گا میں زندہ کر کے O یہ ہیں عیسیٰؑ ابن مریم (اور یہ ہے وہ) سچی بات جس کے بارے میں جھگڑتے ہیں یہ لوگ O

اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۟ۙ (اٰلِ عمران: ۴۵) بے شک اللہ بشارت دیتا ہے تم کو "کلمۃ من اللہ" کی، جس کا نام مسیح، عیسیٰؑ بن مریم ہوگا، ذی وجاہت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا O

آپ نے دیکھا کہ قرآن حضرت عیسیٰؑ کی شان کس طرح بیان کرتا ہے کہ آپؑ کی ولادت باسعادت ،آپ کی زندگی بابرکت، آپ صوم وصلوٰۃ وزکوٰۃ کا نظام قائم کرنے والے، اللہ کے مقرب بندے اور نبیِ ذیشان ہیں۔ آپ کی پاکیزگی وطہارت کی گواہی قرآن خود دیتا ہے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے حقیقت کے برخلاف آپؑ کے لیے انتہائی نازیبا اور غیر اخلاقی زبان استعمال کی ہے جس کا پھل وہ ضرور اللہ رب العزت سے پائیں گے....

فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ (لقمٰن:۷)

وَمَاۤ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ‌ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ (البقرة:۱۳۶)اور جو دیا گیا نبیوں کوان کے رب کی طرف سے،نہیں تفریق کرتے ہم ان کے درمیان۔

لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ‌ (البقرة:۲۸۵)نہیں فرق کرتے ہم اس کے رسُولوں کے درمیان کسی ایک میں دوسرے سے۔

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰۤـئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ۚ وَحَسُنَ اُولٰۤـئِكَ رَفِيۡقًا (النساء:۶۹)اور جس نے اطاعت کی اللہ کی اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سو یہی ہیں جو (ہوں گے) ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اُن پر (یعنی) انبیا اور صدّیقین اور شہدا اور صالحین (کے) اور بہت اچھے ہیں یہ لوگ بطور رفیق کے O

اُولٰۤـئِكَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنۡ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ‌ (مریم:۵۸) یہ ہیں وہ لوگ کہ انعام فرمایا اللہ نے اُن پر انبیاء میں سے جو اولاد تھے آدمؑ کی۔

اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (الصّٰفّٰت:۸۱) یقیناً تھا وہ ہمارے مومن بندوں میں سے (یعنی سارے نبی مومن تھے) O

اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (الصّٰفّٰت:۱۱۱) یقیناً وہ تھا ہمارے مومن بندوں میں سے (یعنی سارے نبی مومن تھے) O

یہ تو ہے فرمان باری تعالیٰ تمام انبیاء اکرام کے لیے جو کہ بالکل واضح ہے سب نبی برابر ہیں اور ہم ان میں کوئی تفریق نہیں کر سکتے ہمارے لیے سب نبی/ رسول برابر ہیں۔

یہ تو اللہ رب العزت کی منتخب اور پسندیدہ ہستیاں تھیں۔

اللہ رب العزت نے انبیاءؑ کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ سب انعام پانے والے ہیں۔

ان کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے کہ یہ مومن تھے۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں جن لوگوں کو اللہ رب العزت نے مقام نبوت کے لیے منتخب کیا۔ اور جن کے متعلق کہا کہ وہ انعام پانے والے مومن ہیں۔ تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اللہ رب العزت کی ان منتخب ہستیوں میں کسی ایک کے متعلق ایسی بدتحریری کر کے انکار قرآن اور تکذیب قرآن کے مرتکب نہیں ہوئے؟

آپ دیکھ چکے ہیں کہ قرآن نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق کیا فرمایا۔

فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ ایسے نبی کے متعلق جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ وہ دنیا اور آخرت میں ذی وجاہت و بامراد ہے کہ بارہ میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لغو قول کیسے قابل قبول ہوسکتا ہے۔

میں نے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتابوں کے ناموں اور صفحہ نمبروں کے ساتھ اُن کی تحریروں کا حوالہ دیا ہے۔ آپ کو قرآن کریم کی آیات سورۃ کے نام اور آیت نمبر کے ساتھ پیش کر دیا ہے فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ جو شخص اللہ رب العزت کے فرمان کی تکذیب کرتا ہے، قرآن کی تکذیب کرتا ہے، اللہ رب العزت کے ایک جلیل القدر نبیؑ کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے۔ کیا ایسا شخص روز قیامت بخش دیا جائے گا؟ کیا ایسے شخص کو اپنی یاوا گویوں کا حساب نہیں دینا پڑے گا؟ کیا ایسے شخص کی اطاعت کرنے والے بخش دیئے جائیں گے؟ کیا ایسے شخص کی تقلید کرنے والے بخش دیئے جائیں گے؟

قرآن کے مطابق اندھی تقلید کرنے والے گمراہ لوگوں کے لیے بھی عذاب کی وعید ہے۔ اگر آپ جنت میں جانے کے لیے اور اس سخت دن فلاح پانے کے لیے اس فرقے میں شامل ہیں تو سوچیئے اور بار بار سوچیئے جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اللہ رب العزت سے تعلق

قاضی یار محمد اسلامی قربانی نمبر ۳۴ کے ۱۹۲۰ کے جنوری ایڈیشن میں لکھتے ہیں،" جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت (SEXUAL) کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور اُن کے گندے ذہن کی گندی سوچ کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ایک عورت ہیں اور اللہ رب العزت نے (نعوذ باللہ) جنسی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔ کیا آپ کا ذہن ایسی بات کو مان سکتا ہے۔ ایسی غلاظت کے متعلق قرآن کے حوالہ سے بات کی جائے مگر مجبوری ہے آپ کی آگاہی کے لیے ضروری ہے۔

قرآن اللہ رب العزت کے متعلق کیا کہتا ہے؟

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (الشوریٰ:۱۱) نہیں ہے اس سے مشابہ (کائنات کی) کوئی چیز۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ (الاخلاص:۳) نہ وہ بذریعہ تولید وجود میں آیا ہے۔ نہ کوئی اِس سے بذریعہ تولید وجود میں آتا ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (الاخلاص:۴) اس کی مثیل ونظیر کوئی نہیں۔

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ (الاعراف:۲۸) ان سے کہو: بے شک اللہ کبھی نہیں حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔ کیا کہتے ہو تم اللہ کے بارے میں؟

اللہ رب العزت کا کوئی مشابہہ نہیں پوری کائنات میں۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ رب العزت کو ایک آدمی بنا دیا (نعوذ باللہ)

اللہ رب العزت تولید کے جھنجھٹوں سے پاک ہیں۔

اللہ رب العزت کی کوئی مثل نہیں اور اللہ رب العزت بے حیائی کا حکم بالکل نہیں دیتے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریر کو پڑھ کر اور قرآن کریم نے اللہ رب العزت کے متعلق جو فرمایا ہے۔ کیا یہ بات بالکل واضح نہیں ہو جاتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تکذیب باری

تعالیٰ کی۔ کیا انہوں نے اپنی طرف سے جھوٹی بات بنا کر اللہ رب العزت سے منسوب نہیں کی؟

خدا کی تکذیب کرنے والوں کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے؟

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ (آلِ عمران: ۹۴) پھر جو کوئی خود گھڑ کر منسوب کرے اللہ کی طرف جھوٹی بات اس کے بعد بھی تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ (النساء: ۵۰) دیکھو تو سہی! کس ڈھٹائی سے بہتان باندھ رہے ہیں یہ لوگ اللہ پر جھوٹ کا۔ اور کافی ہے (ان کے مجرم ہونے کے لیے) یہی کھلا گناہ ○

وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ (المائدة: ۱۰۳) لیکن وہ لوگ جو کافر ہیں بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ○ (الانعام: ۲۱) اور کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے بہتان اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے اس کی نشانیوں کو، یقیناً نہیں فلاح پاتے ایسے ظالم ○

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ○ (الانعام: ۹۳) جب یہ ظالم لوگ سکراتِ موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے بڑھا بڑھا کر اپنے اپنے ہاتھ (کہہ رہے ہوتے ہیں) کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج دیا جائے گا تم کو عذاب، ذلّت آمیز پاداش میں اس کے جو کہتے تھے تم اللہ کے بارے میں ناحق باتیں اور کرتے تھے تم اس کی آیتوں کے مقابلہ میں سرکشی ○

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ (الانعام: ۱۴۴) پھر کون بڑا ظالم ہوگا اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر

جھوٹا تا کہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے؟ بے شک اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو O

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ (الاعراف: ۳۷) تو کون بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں یا جھٹلائے اللہ کی آیات کو۔ ایسے لوگوں کو ملے گا اُن کا حصہ اُن کے نوشتۂ تقدیر میں سے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ (یونس: ۱۷) سوکون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹ یا جھٹلائے اُس کی آیات کو۔ واقعہ یہ ہے کہ کبھی نہیں فلاح پا سکتے ایسے مجرم O

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ (ھُود: ۱۸) کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ گھڑا تھا اپنے رب پر۔ سُنو! اللہ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ (الکھف: ۱۵) سوکون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ O

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (العنکبوت: ٦٨) اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹ کا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ (الزمر: ۳۲) سوکون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جس نے جھوٹ باندھا اللہ پر۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (الصّف: ۷) اور کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو باندھے اللہ پر جھوٹا بہتان۔

دیکھا آپ نے کتنی آیات ہیں ان لوگوں کے بارے میں جو تکذیب کرتے ہیں اللہ رب العزت کی۔ بہتان باندھتے ہیں اللہ رب العزت پر۔ جھٹلاتے ہیں اللہ رب العزت کی آیات کو اور جھوٹ گھڑتے ہیں اللہ رب العزت کے متعلق۔ میں نے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریر، لغت میں سے متعلقہ لفظ کا مطلب اور معانی اور ایسی بے ہودگی سے متعلقہ قرآنی آیات پیش کردی

ہیں۔فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب جیسا شخص روزِ قیامت فلاح پانے والوں میں سے ہوگا؟ کیا ایسے شخص کی پیروی کرنے والے یا اطاعت کرنے والے روزِ قیامت سرخرو ہوں گے؟

قرآن کے مطابق جہنم بہت بری جگہ ہے۔

میں جھوٹا تو اسلام بھی جھوٹا

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ملفوظات جدید ایڈیشن جلد ۵ کے صفحہ ۵۸۶ پر فرمایا ہے یاد رکھو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے اور اگر اسلام بھی دوسروں کی طرح ایک مردہ مذہب ہے تو پھر اسلام میں کیا بڑائی ہے اور اس کی کیا خصوصیات ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی دلیل بالکل ہی غیر منطقی اور بے تکی ہے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا جھوٹا ہونے سے اسلام کا کیا تعلق؟ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی قرآن سے متعلقہ کئی باتوں کی تصدیق نہیں ہوسکی تو اِس کا مطلب یہ ہوا کہ نعوذ باللہ قرآن جھوٹا ہے۔

یاد رکھیئے قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس کے مطابق دین اسلام ضابطِ حیات ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی بات جھوٹ ہوسکتی ہے لیکن قرآن کی بات غلط نہیں ہوسکتی۔

دین اسلام کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے؟

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ (اٰلِ عمرٰن:۱۹) بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (البقرۃ:۲۰۸) اے ایمان والوں! داخل ہوجاؤ اسلام میں پُورے پُورے۔

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدۃ:۳) آج مکمل کر دیا میں نے تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور

پسند کرلیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔

ذرا غور کریں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کس دین اسلام کو جھوٹا کہہ رہے تھے جس کے متعلق اللہ رب العزت نے فرمایا: (۱) بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے (۲) حکم دیا ہے ایمان والوں کو کہ مکمل طور پر دین اسلام میں داخل ہو جائیں (۳) یہ وہ دین ہے جسے اللہ رب العزت نے مکمل ہونے کی سند دی ہے ایسا دین کیسے مردہ ہوسکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی چند تحریروں کا تجزیہ

بقول شاعر:

اُنہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں　زبان میری ہے بات اُن کی
اُنہی کی محفل سنوارتا ہوں　چراغ میرا ہے رات اُن کی

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے مندرجہ ذیل بیانات تحریر فرمائے ہیں

تحریر نمبر ۱

روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵ پر تحریر ہے، ''یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔''

تحریر نمبر ۲

روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۷ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیان ہے، ''تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر

آخر تک دنیا میں عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔''

تحریر نمبر ۳

روحانی خزائن جلد ۷ اصفحہ ۴۰۴ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیان ہے،'' قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوئیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اِس کے قتل کے لیے فتوے دیئے جائیں گے۔ اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا''

تحریر نمبر ۴

روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیان ہے،'' اِس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کے میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنہ قریباً من قادیان تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ (کیسے نبی جو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ قرآن ان پر دوبارہ اترا تھا) تب انہوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف میں کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے''

اس سے پہلے کہ ہم آگے چلیں ان تحریروں کے بارے میں ایک دو باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) اللہ رب العزت کی طرف سے بھیجی گئی کتابوں میں تو اللہ رب العزت کا کلام یا پیغام ہوتا ہے نبیوں کی پیش گوئیاں نہیں ہوتیں۔ نبی اپنی طرف سے کبھی کوئی بات اللہ رب العزت کی طرف منسوب نہیں کرتے تھے اور کلام باری تعالیٰ کو اپنی پیش گوئیوں کے طور پر پیش نہیں کرتے تھے۔

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی صاحب سے لے کر موجودہ قادیانی حضرات اکثر اوقات قرآن پاک کا حوالہ دیتے ہوئے یہ نہیں بتلاتے کہ حوالہ قرآن کی کون سی سورۃ اور کون سی آیت میں ہے بس ایک عام اصطلاح کہ قرآن شریف میں آیا ہے یا پھر کہیں گے قرآن شریف میں ایک اور جگہ بھی ہے۔ (شاید جھوٹ کے پکڑے جانے کے ڈر سے) اب آتے ہیں ہم اصل معاملے کی طرف کیونکہ اوپر درج کئے ہوئے حوالہ جات قرآن سے نہیں ملتے اس لیے دیکھیں کہ قرآن کی باتوں میں تبدیلی کے متعلق قرآن کیا کہتا ہے۔

قرآن کی باتوں میں تبدیلی کے متعلق قرآن کا بیان

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (یونس: ٦٤) نہیں بدل سکتیں اللہ کی باتیں، یہی ہے وہ بڑی کامیابی ○

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ (الانعام: ۱۱۵) نہیں کوئی بدلنے والا اس کی بات کو۔

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ (الانعام: ۳۴) اور کوئی نہیں بدل سکتا اللہ کی باتیں۔

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۣ (الکھف: ۲۷) تمہارے رب کی کتاب میں سے نہیں کوئی بدلنے کا مجاز اس کی باتوں کو۔

حتیٰ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس میں تبدیلی کے مجاز نہیں

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ (یونس: ۱۵) کہو! نہیں ہے یہ میرا اختیار کہ میں اس میں کوئی تبدیلی کروں اپنی طرف سے

آپ نے دیکھا کتنا واضح ہے قرآن کا پیغام کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی حتی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تبدیلی کے مجاز نہیں تھے۔

قرآن یہ بھی کہتا ہے کہ اس میں کوئی کمی نہیں۔

مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (الانعام:۳۸) نہیں کسر چھوڑی ہم نے اس کتاب میں کسی قسم کی

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○ (ال عمران: ۹۴) پھر جو کوئی خود گھڑ کر منسوب کرے گا اللہ کی طرف جھوٹی بات اس کے بعد بھی تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں○

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ (الانعام: ۲۱) اور کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے بہتان اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے اس کی نشانیوں کو، یقیناً نہیں فلاح پاتے ایسے ظالم○

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ (الانعام: ۱۴۴) پھر کون بڑا ظالم ہوگا اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے؟ بے شک اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو○

قرآن کریم میں ایسی ہی متعدد آیات ہیں جو کہ اللہ رب العزت کی آیات کی تکذیب کرنے والوں کو ظالم اور فلاح نہ پانے والے قرار دیتی ہیں۔

آئیں دیکھیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریریں جو کہ انہوں نے قرآن کے حوالہ سے تحریر کی ہیں اور ہم نے نمبر ا سے نمبر ۴ تک مارک کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتابوں کے حوالے سے تحریر کی ہیں اور جن تحریروں کی قرآن سے تصدیق نہیں ہوسکی۔ ایسی تحریروں کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اپنا کیا کہنا ہے۔

ا) ملفوظات جلد نمبر ۵ جدید ایڈیشن کے صفحہ ۵۸۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تحریر فرماتے ہیں، ''قرآن شریف اور تعلیم قرآن کا منکر اور منسوخ کرنے والا۔ فاسق۔ فاجر، مرتد ہے''

ب)اسی صفحہ پر تھوڑا سا نیچے جاتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تحریر کرتے ہیں،''قرآن میں کمی بیشی کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتارنے والے کو کافر اور مرتد یقین کرتا ہوں''

پ) ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی اور ایک شُعشہ یا نکتہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

ت) روحانی خزائن جلد ۸ کے صفحہ نمبر ۲۹۱ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تحریر کیا ہے،'' یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں ہے کہ قرآن کریم کی ظاہری ترکیب کو توڑ مڑوڑ کر اور آیات کے غیر منفک تعلقات کو ایک دوسری سے الگ کرکے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ ہر یک ملحد اور بے ایمان اپنے مقاصد میں اسی طرح ثابت کرسکتا ہے۔اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنے اس صورت میں اس کتاب کے معنے کہلاتے ہیں جب اس کی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق سباق محفوظ رکھ کر کئے جائیں لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیروزبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کردیا جائے اور نہایت دلیری کرکے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا دیے جائیں تو پھر ایسی خودساختہ عبارت سے اگر کوئی مدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہود یانہ تحریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سور اور بندر کہلائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے واضح قرآنی احکام جو کہ قرآن میں تبدیلی کے متعلق ہیں ان کی تکذیب کی۔مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنی طرف سے قرآن میں طاعون کا ذکر، دنیاوی

عمر سات ہزار سال اور قادیان وغیرہ کو شامل کر کے قرآن کی تکذیب کی۔

اب میری تمام قادیانی حضرات سے ایک گذارش ہے کہ وہ مجھے قرآن پاک میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی قرآنی حوالۂ جات والی تحریروں کی قرآن پاک میں نشان دہی کریں مثلاً طاعون کا ذکر، حضرت آدم سے لے کر دنیا کی عمر سات ہزار برس۔ علما کے ہاتھوں مسیح موعود کے دکھ اٹھانے والی بات اور قادیان کا ذکر قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر دکھا دیں۔ اگر آپ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی قرآنی حوالاجات والی تحریریں نہیں دکھا سکتے تو پھر کیا آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو اُن کی اپنی تحریروں کے مطابق فاسق۔ فاجر۔ مرتد۔ کافر۔ جماعت مومنین سے خارج۔ ملحد۔ بے ایمان اور یہودیانہ تحریف کرنے والا سور اور بندر نہیں کہنا چاہیے۔ میں نے مرزا غلام احمد صاحب کا نام پوری کتاب میں نہایت احترام سے لیا کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کچھ لوگوں کے نزدیک قابل احترام ہیں اور میں اللہ کے بندوں کے دل نہیں دکھانا چاہتا۔ اللہ کا یہ حکم ہے مگر یہ جو میں نے اوپر تحریر لکھی ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ہی تحریروں کو جمع تفریق کرنے کے بعد جو جواب آیا تحریر کر دیا ہے۔ فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے۔ یہاں پر ایک بات اور آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تو آپ چندہ دینے کے لیے اس قادیانی فرقے میں شامل ہیں تو کوئی بات نہیں لیکن اگر آپ جنت کے حصول کے لیے تو پھر سوچیئے اور بار بار سوچیئے۔ اگر آپ حق کے متلاشی ہیں تو اللہ رب العزت آپ کی مدد فرمائیں۔ قرآن کریم کھولیں اللہ رب العزت مدد کریں گے۔ انشاء اللہ۔

قرآن کے مطابق جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اللہ رب العزت کے متعلق تحریریں

تحریر نمبر ا والد کی وفات پر اللہ تعالیٰ کی تعزیت

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۹ پر لکھتے ہیں،" میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پرسی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہوسکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دے کر اس کی قسم کھاوے۔ مگر پھر دوبارہ خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزا پرسی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اسی کے موافق ظہور میں آیا۔"

تحریر نمبر ۲ خدا کو دیکھنا

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ملفوظات جلد ۳ کے صفحہ ۴۲۸ پر تحریر کرتے ہیں،" ہر ایک شخص بیمار ہے اور کبھی صحت نہیں پا سکتا جب تک خدا کو دیکھ نہ لے۔"

تحریر نمبر ۳ متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھائی جاتی ہے

سو یہ ایک نعمت ہے کہ ولیوں کو خدا کے فرشتے نظر آتے ہیں۔ آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے۔ انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے۔ نظر آتا ہے اُن سے باتیں کرتا ہے۔

تحریر نمبر ۴ تمہارے جیسا آدمی

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم کے صفحہ ۷۰ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تحریر کیا ہے،" اور پھر فرمایا کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں"

تحریر نمبر ۵ اللہ کی اولاد ہونا

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم کے صفحہ ۳۲۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تحریر کیا ہے،" تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے"

تحریر نمبر ٦ لڑکے کی بشارت جو نعوذ باللہ خدا ہوگا

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ ۵۵۴ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تحریر کیا ہے، ''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا'' (یعنی نعوذ باللہ وہ لڑکا خدا ہوگا)

تحریر نمبر ۷ توحید اور کفر

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم کے صفحہ ۵۳ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تحریر کرتے ہیں، ''تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید'' (توحید کا مطلب: واحدانیت۔ یکتائی اور تفرید کا مطلب: اکیلا رہ جانا۔ تنہا رہنا۔ کسی بات میں یکتا ہونا۔ یکتائی۔ اگر دیکھا جائے تو یہ سارے اللہ رب العزت کے اوصاف ہیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نعوذ باللہ اپنے آپ کو اللہ رب العزت کے ہم پلہ کہہ رہے ہیں)

تحریر نمبر ۸ کن فیکون کی طاقت

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ ۱۵۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لکھتے ہیں کسی ایسی بات کو جو کہ اللہ رب العزت کے اوصاف میں ہو اِس کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنے آپ سے منسوب کر کے کیا شرک نہیں کیا؟ اور کیا اُن کی یہ تحریریں قرآن کے خلاف نہیں (اگر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے پاس (نعوذ باللہ) کن فیکون کی طاقت تھی تو وہ محمدی بیگم سے شادی کیوں نہ کر سکے۔)

قرآن کہتا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ (الاعراف:۱۵۸) (اے محمدؐ) کہہ دو: اے انسانو! بے شک میں رسول ہوں اللہ کا (بھیجا گیا ہوں) تم سب کی طرف (اللہ وہ ہے) جسے زیب دیتی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے وہ زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؕ (الدخان: ۸) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہی زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ﴿۴۴﴾ (النجم: ۴۴) اور یہ کہ وہی موت دیتا ہے اور زندہ کرتا ہے O

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خود خدا ہونا

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا دعوٰیِ خدا ہونا" میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں"

تحریر نمبر ۹ ہر چیز کا فوراً ہو جانا

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم کے صفحہ ۴۴۳ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تحریر کرتے ہیں،" تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے"

تحریر نمبر ۱۰ زندہ کرنے کی صلاحیت

روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۵۶-۵۵ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے لکھا ہے،" مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالٰی کی طرف سے مجھ کو ملی ہے"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی بیان کردہ تحریریں چونکہ اللہ رب العزت سے متعلقہ ہیں یعنی دین کے متعلقہ ہیں اور دین پر ہی انسان کی ابدی نجات کا دارومدار ہے اگر دین درست ہے تو فلاح پائے گا۔ اس لیے بندہ ناچیز اہلِ قادیان سے عرض کرتا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریروں میں سے ایک بھی تحریر کے مطابق اپنی دینی سوچ رکھتا ہے تو اس کی زندگی کا کوئی بھی عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوگا جس طرح کہ ایک دودھ سے بھرے ہوئے برتن میں ایک قطرہ گندگی گر جائے تو وہ سارا دودھ ناپاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم نے اپنی دینی سوچ کو قرآن کے مطابق نہ بنایا بلکہ قرآن سے ہٹ کر بنایا تو نجات نہ ہوگی۔ اس لیے میں ان تحریروں سے قرآن کے پیغام کے مطابق مجموعی طور پر نپٹوں گا پھر اگر ضروری ہوا تو فرداً فرداً ان تحریروں سے متعلقہ

قرآنی پیغام پیش کروں گا۔

قرآن میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ (الروم:۵۰)

ترجمہ: یقیناً یہ ہستی ضرور زندہ کرے گی مُردوں کو اور وہ تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ (البقرۃ:۲۵۸)

ترجمہ: اور جب کہا تھا ابراہیمؑ نے میرا رب وہ ہے جو زندگی بخشتا ہے اور مارتا ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ (الانعام:۱۰۳) نہیں پا سکتی اس کو نگاہیں اور وہ پا لیتا ہے نگاہوں کو اور وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔

سورۃ الاعراف میں فرمان باری تعالیٰ ہے

وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ (الاعراف:۱۴۳) پھر جب آئے موسیٰؑ ہمارے مقرّر کردہ وقت پر اور کلام کیا اُس سے اُس کے رب نے تو التجا کی موسیٰؑ نے اے میرے رب! مجھے یارائے نظر دے کہ میں دیکھ سکوں تجھے۔ فرمایا: تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ (الشوریٰ:۱۱) نہیں ہے اس سے مشابہ (کائنات کی) کوئی چیز۔

سورۃ الاخلاص میں اوصاف باری تعالیٰ کو ایسے بیان کیا گیا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ (الاخلاص:۱) کہو وہ اللہ ایک ہے O

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ (الاخلاص:۲) اللہ بے نیاز ہے، سب اس کے محتاج ہیں O

لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ (الاخلاص:۳) نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (الاخلاص:۴) اور نہیں ہے اس کا ہمسر بھی کوئی۔

ابھی تک جو قرآنی آیات بیان کی ہیں اُن کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریر نمبر ا خلاف قرآن ہے کیونکہ ایک تو اللہ رب العزت کو کوئی نہیں دیکھ سکتا دوسرے اللہ بے نیاز ہے اُسے کسی کی پرواہ نہیں ہ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں آئے اُن سب نے اس دنیا سے پردہ

کیا اُن سب کے والدین بھی تھے۔ کتنے پیغمبروں سے یا اُن کے بارے میں اللہ رب العزت نے عزا پرسی کی؟ ایک اور بات جو قابل غور ہے کہ اللہ رب العزت کی تو مثال بھی کسی شے سے نہیں دی جاسکتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کیسے کہہ سکتے تھے کہ وہ خدا ہی تھا؟

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا یہ لکھنا خلاف قرآن ہے۔ کیا یہ انکارِ قرآن یا تکذیبِ قرآن کے زمرے میں نہیں آتا؟

تحریر نمبر ۲ اور نمبر ۳ خلاف قرآن ہیں کیونکہ یہ بات قرآن میں بالکل واضح ہے کہ اللہ رب العزت کو کوئی نہیں دیکھ سکتا کیا یہ تکذیب قرآن نہیں؟

تحریر نمبر ۴ خلاف قرآن ہے کیونکہ ایک تو اللہ رب العزت کی مثل کوئی نہیں اور اللہ رب العزت کو کسی مثال سے بھی نہیں سمجھایا جاسکتا کیا یہ تکذیبِ قرآن نہیں۔

تحریر نمبر ۵ اللہ رب العزت کی کوئی اولاد نہیں اور یہ کہنا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے قرآن کے پیغام کے خلاف ہے۔ کیا یہ انکارِ قرآن یا تکذیبِ قرآن نہیں ہے؟

تحریر نمبر ۶ خلاف قرآن ہے۔ سورۃ الاخلاص میں ہے کہ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ کیا خلافِ قرآن یہ تحریر انکارِ قرآن اور تکذیبِ قرآن کے زمرے میں نہیں آتی؟

تحریر نمبر ۷ اور ۸ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنے آپ کو خدا کہہ کر نہایت ہی شرکیہ بات کی۔ یہ دونوں تحریریں صراحتاً پیغامِ قرآن کے خلاف ہیں۔ کیا یہ تحریریں انکارِ قرآن اور تکذیبِ قرآن کے زمرے میں نہیں آتیں؟ تحریر نمبر ۹ اور ۱۰ یہ اللہ رب العزت کے اوصاف ہیں۔

قرآن میں ہے

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ (ہود: ۱۰۷) بے شک تیرا رب کر ڈالتا ہے جو چاہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ (الحج: ۱۴) بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۱۸﴾ (الحج: ۱۸) بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

كُنۡ فَيَكُوۡنُ (یٰس:۸۲) یعنی (اللہ کہتے ہیں) کہ ہوجا اور وہ ہو جاتی ہے۔

اللہ رب العزت کی یہ صفات البقرۃ:۱۱۷۔ اٰل عمرٰن: ۴۷۔ مریم: ۳۵۔ الانعام: ۷۳۔ النحل: ۴۰۔ یٰس: ۸۲ اور المومن: ۶۸ میں بھی بیان کی گئی ہیں۔ جو آیات قرآنی ہم نے درج کی ہیں اِن کے مطابق مارنے اور زندہ کرنے کی صفت صرف اور صرف اللہ رب العزت کے پاس ہی ہے جو کہ خود (اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ) زندہ و جاوید ہے پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس چیز پر قادر تھے تو خود کیوں مر گئے۔ خود تو اپنی عمر لمبی کروانے کے لیے بزرگ سے گتھم گتھا ہو گئے۔ (اخبار الحکم ۱۷۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳)

کیا اللہ رب العزت کی صفات کو اپنی طرف منسوب کرنا شرکِ عظیم نہیں؟

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے شِرکیہ بات نہیں کی؟ اور کیا انہوں نے تکذیبِ قرآن نہیں کی؟ کیا شرک کرنے والے کی بخشش ہے؟ کیا تکذیب کرنے والے کی بخشش ہے؟ کیا ایسے شخص کی اطاعت کرنے والے کی بخشش ہے؟ کیا ایسے شخص کی تقلید کرنے والے کی بخشش ہوگی؟

۞ ۞ ۞

اللہ رب العزت کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی یاوا گویاں

اور تو اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اللہ رب العزت کے شان اقدس میں بھی نازیبا الفاظ کا استعمال کرنے سے ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی اُس اللہ رب العزت کے بارے میں جس کے متعلق قرآن میں ہے تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام سمندر روشنائی اور اس کے ساتھ ہوں مزید سات سمندر تو نہ ختم ہوں اللہ کے کلمات (لقمان:۲۷)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب روحانی خزائن جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۹۰ پر تحریر کرتے ہیں، "تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول

رکھتا ہے اور تندوی کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔"

روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ کے صفحہ ۳۹۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تحریر کرتے ہیں،" وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرّہ ذرّہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح آؤنگا۔"

روحانی خزائن جلد ۲۱ کے صفحہ ۳۱۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے کچھ یوں لکھا ہے،" اور جب تم خود مانتے ہو جو خدا دعاؤں کو سنتا ہے۔ پس اے سُست ایمانو! اور دلوں کے اندھو! جبکہ وہ سُن سکتا ہے تو کیا وہ بول نہیں سکتا؟ اور جب کہ سننے میں اس کی کوئی ہتک عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے سے کیوں اس کی ہتک عزت ہوگی؟ ورنہ یہ اعتقاد رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے الہام پر مہر لگ گئی ہے ویسا ہی اُسی مدت سے خدا کی شنوائی پر بھی مہر لگ گئی ہے۔ اور اب خدا نعوذ باللہ صُمٌّ بُکۡمٌ میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ ہیں۔ جبکہ اس زمانہ میں جو دلوں پر دہریت غالب ہوگئی ہے بولنے کی اس قدر ضرورت تھی جس قدر سننے کی۔ تو پھر کیا وجہ کہ سننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہوگئی ہے۔"

قرآن اللہ رب العزت کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ (الشوریٰ:۱۱) نہیں ہے اس سے مشابہ (کائنات کی) کوئی چیز۔

هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ‌ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ○ (الحدید: ۳) وہی اول بھی ہے اور آخر بھی اور ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اور وہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ○ (الحدید: ۴) اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی ہو تم۔ اور اللہ ان اعمال کو جو تم کرتے ہو دیکھ رہا ہے ○

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ لا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ○ (البقرۃ:۱۸۶) اور جب پوچھیں تم سے (اے محمدؐ) میرے بندے میرے بارے میں تو بیشک میں تو قریب ہی ہوں۔ جواب دیتا ہوں پکارنے والے کی پکار کا جب پکارتا ہے وہ مجھے تو چاہیے کہ وہ حکم مانیں میرا اور یقین رکھیں مجھ پر تا کہ وہ راہ راست پالیں○

اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ○ (سبا:۵۱) بلاشبہ ہے وہ سب کچھ سننے والا اور قریب ہے○

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ (الشوریٰ:۵۱) اور نہیں ہے یہ مقام کسی بشر کا کہ بات کرے اس سے اللہ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ○ (البقرۃ: ۱۹۰) بے شک اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ○ (المائدۃ: ۸۷) بے شک اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ○ (الاعراف:۵۵) یقیناً وہ نہیں پسند فرماتا حد سے بڑھنے والوں کو○

جب اللہ رب العزت نے واضح طور پر قرآن میں فرمایا ہے کہ اللہ رب العزت سے پوری کائنات میں کوئی شے مشابہ نہیں تو جب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اللہ رب العزت کو (نعوذ باللہ) ''تندوی'' سے مشابہت دیتے ہیں کیا یہ قرآن کی تکذیب نہیں؟ اُن کی یہ مشابہت (نعوذ باللہ) توہین باری تعالیٰ کے زمرے میں نہیں آتی؟ کیا ایسی تحریر اللہ رب العزت کے واضح حکم کی خلاف ورزی نہیں؟

دوسری بات جب اللہ رب العزت نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ میں ہر جگہ موجود ہوں۔ اللہ رب العزت سب کے ساتھ ہیں اور سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ قریب ہی ہوتے ہیں اور اُن کو ہر بات کا پورا پورا علم ہوتا ہے۔ تو پھر یہ لکھنا کہ ''میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤنگا۔'' کیسی بے تکی اور

اللہ رب العزت کے متعلق گستاخانہ بات ہے۔ کیا یہ اللہ رب العزت کی شان میں گستاخی نہیں؟

اب آتے ہیں مرزا غلام احمد صاحب کی تیسری یاوا گوئی کی طرف۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن میں واضح طور پر فرمایا ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب کوئی اللہ رب العزت کو پکارتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ پکارنے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ رب العزت کا حکم مانے (جو کہ قرآن میں موجود ہے) تا کہ وہ راہ راست پالے۔

اللہ رب العزت نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ کسی بشر کا یہ مقام نہیں کہ اللہ رب العزت اس سے بات کریں۔

آخر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ رب العزت حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ ایسا شخص جو قرآن کی تکذیب اور اللہ رب العزت کی توہین کرتے ہوئے اللہ رب العزت کو ''تندوی'' سے تشبیہ دے۔ کیا ایسا شخص روزِ قیامت فلاح پائے گا؟ کیا ایسا شخص جو اللہ رب العزت کو چوروں سے تشبیہ دیتا ہے روزِ قیامت بخش دیا جائے گا؟

کیا ایسا شخص جو کہ اللہ رب العزت کے متعلق کہتا ہے ''اور جبکہ سننے میں اس کی کوئی ہتک عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے میں کیوں اُس کی ہتک عزت ہوگی'' یعنی اللہ رب العزت کو اپنے برابر لا کر سوال کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ شان کریمی میں گستاخی نہیں؟ کیا یہ شرک کے زمرے میں نہیں آتا؟ کیا ایسا شخص روز قیامت بخش دیا جائے گا؟

اِسی اللہ رب العزت کے متعلق جس سے کوئی بشر بات نہیں کر سکتا (الشوریٰ:۵۱) کے متعلق لکھنا کہ ''کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے۔ مگر کان مرض سے محفوظ ہیں'' کیا یہ اللہ رب العزت کی شان میں گستاخی نہیں؟ کیا یہ قرآن کی تکذیب نہیں؟ کیا ایسی تکذیب آیت اور اللہ رب العزت کی شان میں گستاخی کرنے والا بخش دیا جائے گا؟ قرآن کے مطابق تکذیب کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ تکذیب کے متعلق کافی آیات اِس کتاب کے ایک علیحدہ باب میں درج ہیں تا کہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ اگر آپ جنت کے حصول کے لیے اس

فرقے میں شامل ہیں تو دوبارہ سوچیں اور بار بار سوچیں اور اس بات پر بھی غور کریں کہ کیا ایسے شخص کی اطاعت یا تقلید کرنے والے فلاح پائیں گے؟

قرآن کھولیں راہنمائی کے لیے اگر آپ دل سے حق کے متلاشی ہیں تو اللہ رب العزت ضرور آپ کی مدد فرمائیں گے۔(انشاءاللہ)

قرآن کے مطابق جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

حضرت مریم علیہا السلام کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی یاوا گویاں

روحانی خزائن جلد نمبر ۱۴ کے صفحہ نمبر ۳۰۰ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لکھتے ہیں، ”پانچواں قرینہ اُن کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے۔ جس کو بُرا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔“

دوسری جگہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۵ اور صفحہ ۳۵۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لکھتے ہیں، ”دیکھو یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کی بزرگوں نے مریم کا یوسف نامی ایک نجّاد سے نکاح کر دیا اور

اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"

حضرت مریم کی صدیقیت کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا بیان جو کہ سیرت المہدی جلد سوم کے صفحہ ۲۲۰ پر ہے۔

"مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا، ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالےٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں "بھر جائی کا ئیسے سلام آکھناں واں" جس سے مقصود کا ناثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدّیقیت کا اظہار۔"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ایک ایسی عورت پر تہمت لگائی ہے جس کے متعلق قرآن کہتا ہے۔

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ
(المائدة: ۷۵) نہیں ہے مسیحؑ ابن مریم ایک رسول البتہ گزر چکے ہیں اس سے پہلے بہت سے رسول۔ اور اس کی ماں بھی ایک راست باز عورت تھی۔

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (الانبیاء:۹۱) اور وہ خاتون (مریم) جس نے حفاظت کی اپنی عصمت کی۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (التحریم: ۱۲) اور (دوسری مثال) مریم بنت

عمران کی ہے جس نے حفاظت کی تھی اپنی شرم گاہ کی۔

اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ اذۡكُرۡ نِعۡمَتِىۡ عَلَيۡكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ م (المائدة:١١٠) جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ بن مریم! یاد کرو میرا انعام (جو کیا میں نے) تم پر اور تمہاری والدہ پر۔

وَاِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يٰمَرۡيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰٮكِ وَطَهَّرَكِ وَاصۡطَفٰٮكِ عَلٰى نِسَآءِ الۡعٰلَمِيۡنَ○ يٰمَرۡيَمُ اقۡنُتِىۡ لِرَبِّكِ وَاسۡجُدِىۡ وَارۡكَعِىۡ مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ○ (الِ عمران: ۴۳۔۴۲) اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم! بے شک اللہ نے منتخب کرلیا ہے تم کو اور پاک کر دیا ہے تمہیں اور برگزیدہ بنا دیا ہے تم کو تمام دنیا کی عورتوں سے ○ اے مریم! تابع! فرمان بن کر دست بستہ کھڑی رہو اپنے رب کے حضور اور سجدہ کرو اور جھکا کرو جھکنے والوں کے ساتھ ○

دیکھا آپ نے قرآن کیا کہتا ہے اُس نیک خاتون (مریم) کے متعلق، راست باز عورت جس نے اپنی شرمگاہ/عصمت کی حفاظت کی۔ جس کو اللہ رب العزت نے انعام سے نوازا۔ فرشتوں کی طرف سے جس کو بشارت دی گئی کہ اللہ رب العزت نے اُن کو اقوام عالم کی عورتوں پر فضیلت دی اور ایک عظیم مقصد کے لیے منتخب کیا

فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے سچ کہا ہے یا قرآن شریف میں اللہ رب العزت نے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تکذیب قرآن کے مرتکب نہیں ہوئے؟ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے قرآن کی آیات سے انکار نہیں کیا؟

تکذیبِ باری تعالیٰ، تکذیبِ رسولؐ اور تکذیبِ قرآن کے متعلق ایک پورا باب اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ خود پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بخش دیئے جائیں گے اس حساب کے دن؟ کیا اُن کی اطاعت یا تقلید کرنے والے سرخرو ہو جائیں گے؟

قرآن کے مطابق جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

قرآن کے متعلق (قرآن میں گندی گالیاں بھری ہیں)

روحانی خزائن جلد نمبر ۳ کے صفحہ ۱۱۵ اور ۱۱۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب تحریر کرتے ہیں، ''قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سُنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ **اولئك عليهم لعنة الله والملئكة والناس اجمعين خالدين فيها** ۔ الجزو ۲ سورۃ البقرہ ۔ **اولٰئك يلعنهم الله و يلعنهم اللّٰعنون** ۔ الجزو نمبر ۱۵۹/ ۲ ۔ ایسا ظاہر ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے **ان شرّا الدّواب عند الله الذين كفروا** ۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالےٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر کہا اور ابو جہل تو خود مشہور ہے ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کیئے ہیں۔''

جو لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں خدا کافروں پر ''لعنتیں'' برساتا ہے تو انھوں نے لعنت کے قرآنی مفہوم کو نہیں سمجھا۔ خدا (معاذ اللہ) گالیاں نہیں دیا کرتا اس سے خدا کے قانونِ مکافاتِ عمل کا بیان مقصود ہے اور وہ قانون یہ ہے کہ جو غلط راہوں پر چلتا ہے وہ زندگی کی انسانیت ساز خوشگواریوں سے دور ہٹ جاتا ہے۔ ان سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے غلط اعمال کے اس نتیجہ کو لعنت کہتے ہیں اور ایسے شخص کو ملعون۔ یہ ہے لعنت کے لغوی معانی اس کا مطلب گالی بالکل نہیں بلکہ اس کا مطلب کسی کو ناراضگی کی بنا پر اپنے سے دور کرنا۔ خدا کی لعنت کا مطلب خدا سے دور کرنے کے ہیں۔

قرآن کے متعلق قرآن میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے

قرآن عزت والی کتاب ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ (الواقعۃ: ۷۷۔۷۶۔۷۵) پس قسم کھاتا ہوں ستاروں کی گزرگاہوں کی O اور بلا شبہ یہ ایک قسم ہے، اگر تم سمجھو بہت بڑی قسم O واقعہ یہ ہے کہ یہ قرآن ہے بلند پایہ O

قرآن بزرگ ہے

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ (ق: ۱) بزرگ قرآن کی قسم O

هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ (البروج: ۲۱) بلکہ وہ تو بزرگ قرآن ہے O

قرآن رحمت ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ (بنی اسرائیل: ۸۲) اور نازل کر رہے ہیں ہم قرآن میں وہ کچھ جو شفا ہے اور رحمت ہے مومنوں کے لیے اور نہیں اضافہ کرتا یہ ظالموں کے لیے سوائے خسارے کے O

قرآن نور ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ (النساء: ۱۷۴) اے لوگو! بے شک آ چکی ہے تمہارے پاس روشن دلیل تمہارے رب کی طرف سے اور نازل کی ہے ہم نے تمہاری طرف روشنی جو صاف راہ دکھاتی ہے O

قرآن عظمت والا ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ (الحجر: ۸۷) اور یقیناً عطا کی ہیں ہم نے تم کو سات (آیات) بار بار دہرائی جانے والی اور قرآنِ عظیم بھی O

قرآن اس چھپی کتاب میں مندرج ہے جسے پاک اشخاص ہی چھوتے ہیں

لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ۝۷۹ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۸۰ (الواقعة:۷۹،۸۰) نہیں چھوتے اسے مگر وہ جو پاک صاف ہیں O نازل کردہ ہے ربُّ العالمین کی طرف سے O

آپ نے دیکھا کہ اللہ رب العزت نے قرآن کے متعلق فرمایا ہے کہ

قرآن عزت والی کتاب ہے

قرآن بزرگ ہے

قرآن رحمت ہے

قرآن نور ہے

قرآن عظمت ہے

قرآن کو پاک اشخاص ہی چھوتے ہیں ایک اور نکتہ جو سمجھنے کا ہے کہ قرآن کو پڑھنے سے پہلے شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آجائیں (النحل:۹۸) اور ایسی بابرکت کتاب کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا کہنا ہے کہ قرآن شریف گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے قرآن کی توہین نہیں کی؟ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے قرآن بھیجنے والے کی (نعوذ باللہ) توہین نہیں کی؟ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اوپر بیان کردہ آیات کی تکذیب نہیں کی؟ کیا ایسی کتاب پر جو کہ ساری دنیا کی راہنمائی کے لیے ہے تہمت لگا کر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب روز قیامت فلاح پانے والوں میں ہوں گے؟ کیا ایسے شخص کی اطاعت یا تقلید کرنے والے روز قیامت فلاح پائیں گے؟

قرآن کے مطابق جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے۔

انکارِ جہاد

۱) جہاد کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مجموعہ اشتہارات کے صفحہ ۴۴۳ جلد نمبر ۳ پر لکھا ہے، "تو میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلادِ عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیج دوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۲ میں جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس (۲۲) برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ممانعت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں"

۲) ریو آف ریلیجنز کے دسمبر ۱۹۰۲ کے شمارے میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس وقت کے انگلستان کے بادشاہ جو کہ ہندوستان کے دورے پر تھے مخاطب کرتے ہوئے لکھا تھا یا بادشاہ کو پیش کرنے کے لیے انگریزی میں لکھوایا تھا،

"This sect is specially remarkable for its efforts in uprooting from among the Muhammadans the notorious evil custom known as *Jehad*. I have written about sixty books and pamphlets with the object of remedying this great evil."

ترجمہ: یہ فرقہ خاص طور پر قابل ذکر ہے اپنی ان کوششوں کی وجہ سے جو کہ مسلمانوں کے جہاد کی بدنام زمانہ بدی کی رسم کو ختم کرنے کے لیے کر رہا ہے۔ میں تقریباً ساٹھ کتابیں اور کتابچے اس بڑی بدی کے سدباب/علاج کے لیے لکھ چکا ہوں۔

جہاد کو ختم کرنے کے متعلق قادیانی لٹریچر میں اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں کچھ نظموں کی صورت میں کچھ نثری صورت میں۔

آئیں دیکھیں اُس کتاب یعنی قرآن جس کو کوئی نہیں بدل سکتا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی نہیں بدل سکتے تھے۔

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ (یونس: ۶۴) نہیں بدل سکتیں اللہ کی باتیں۔

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ (الانعام:۱۱۵) نہیں کوئی بدلنے والا اس کی بات کو۔

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ (الانعام:۳۴) اور کوئی نہیں بدل سکتا اللہ کی باتیں۔

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ (الکھف:۲۷) تمہارے رب کی کتاب میں سے نہیں کوئی بدلنے کا مجاز اس کی باتوں کو۔

حتیٰ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس میں تبدیلی کے مجاز نہیں

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ (یونس:۱۵) کہو! نہیں ہے یہ میرا اختیار کہ میں اس میں کوئی تبدیلی کروں اپنی طرف سے

اس سے پہلے کہ ہم یہ دیکھیں کہ قرآن پاک میں جہاد کے کیا احکامات ہیں۔ جہاد کا مطلب کیا ہے؟ جہاد کے معنی ہیں کسی مقصد کے حصول کے لیے اپنی طاقت اور وسعت کو پورا پورا صرف کر دینا اور اُسے انتہا تک پہنچا دینا۔

قرآن میں جہاد کے متعلق ہے

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ (التوبہ:۴۱) نکلو خواہ تم ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ (الممتحنۃ:۱) اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ بناؤ میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو دوست، پینگیں بڑھاتے ہو تم ان کے ساتھ دوستی کی حالانکہ وہ انکار کر چکے ہیں ماننے سے اس کو جو آیا ہے تمہارے پاس حق میں سے، جلاوطن کرتے ہیں وہ رسول کو اور تمہیں اس بنا پر کہ تم ایمان لائے ہو اللہ پر جو تمہارا رب ہے۔(نہ دوست بناؤ ان کو) اگر نکلے ہو تم جہاد کے لیے میرے راستے میں اور تمہارا مقصد میری رضا جوئی ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مقصد تو کفار کی رفاقت کا حصول تھا انہوں نے تو کافروں کی

حمایت میں اتنا کچھ لکھا جس سے ۵۰ الماریاں بھر جائیں)

لَا یَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اَنۡ یُّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۴۴﴾ (التوبہ: ۴۴) نہیں مانگیں گے رخصت تم سے وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور روزِ آخرت پر اِس سے کہ جہاد کریں اپنے مال وجان سے۔ اور اللہ خُوب جانتا ہے متقیوں کو O

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَیَعۡلَمَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۴۲﴾ (الِ عمرٰن: ۱۴۲) کیا سمجھتے ہو تم یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنّت میں (یونہی) حالانکہ ابھی تک نہیں دیکھا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا ہے تم میں سے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے ثابت قدم رہنے والوں کو O

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَلَمۡ یَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوۡلِهٖ وَلَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلِیۡجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ (التوبہ: ۱۶) (اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے تم حالانکہ ابھی نہیں پرکھا اللہ نے اُن لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا تم میں سے اور نہیں بنایا سوائے اللہ کے اور اُس کے رسُول کے اور نہ مومنوں کے (کسی کو) اپنا جگری دوست۔ اور اللہ پُوری طرح باخبر ہے اُن (اعمال) سے جو تم کرتے ہو O

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡهِ الۡوَسِیۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۵﴾ (المائدۃ: ۳۵) اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور تلاش کرو اس تک (پہنچنے کا) ذریعہ اور جہاد کرو اس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ O

آپ نے دیکھا کہ پہلی بات کہ قرآن کی آیات کو کوئی نہیں بدل سکتا، ان میں کمی بیشی نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کو منسوخ کر سکتا۔ حتیٰ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن پر قرآن نازل ہوا وہ بھی قرآن کے احکامات کو بدلنے کے مجاز نہیں ہیں۔

قرآنی آیات کے مطابق جہاد فرض ہے مومن جہاد سے رخصت نہیں مانگتے جنت بھی جہاد سے مشروط ہے اللہ رب العزت تک پہنچنے کا ذریعہ بھی جہاد ہی ہے۔

واضح قرآنی احکامات تو آپ نے دیکھ لیے۔اب دیکھیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریریں قرآن میں کمی بیشی یا تعلیمِ قرآن کو منسوخ کرنے والوں کے بارے میں،

''ملفوظات جلد نمبر ۵ جدید ایڈیشن کے صفحہ ۵۸۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب لکھتے ہیں،

''قرآن شریف اور تعلیم قرآن کا منکر اور منسوخ کرنے والا فاسق، فاجر اور مرتد ہے۔

ب) مندرجہ بالا تحریر سے چند سطریں نیچے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تحریر کیا،''قرآن میں کمی بیشی کرنے والے اور انحضرتؐ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتارنے والے کو کافر اور مرتد یقین کرتا ہوں

پ)ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی اور ایک شخشہ یا نکتہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کو تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو۔اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا جہاد کے خلاف لکھنا خود اپنی ہی تحریروں کے خلاف ہے۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے خود کو ملحد اور کافر نہیں کر دیا۔مندرجہ بالا تحریروں کو پڑھنے کے بعد تو ایسا معلوم ہوتا ہے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب یا تو کسی دماغی خلل ہونے سے یا پھر محض دنیوی فائدے کے لیے اپنے عقیدے سے پھر گئے۔دنیوی فائدے کے لیے حق کو چھوڑنے والوں کے لیے اللہ رب العزت نے فرمایا۔

يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ ۝۴۴ (النسآء: ۴۴) ترجمہ: کہ خریدتے ہیں وہ گمراہی اور چاہتے ہیں کہ بھٹک جاؤ تم بھی راستے سے۔

قرآنی آیات کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے نہ صرف جہاد سے متعلقہ قرآنی آیات کی تکذیب کرتے ہوئے جہاد کو منسوخ کیا بلکہ قرآنی آیات سے انکار کرتے ہوئے جہاد کو منسوخ کرتے ہوئے قرآن میں تبدیلی کی صرف اور صرف کفار کو خوش کرنے کے لیے۔ فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی ہی تحریروں کی رو سے **فاسق، فاجر، مرتد، کافر، ملحد اور جماعت مومنین سے خارج نہیں؟**

کیا ایسا انسان جنت کا حق دار ہوگا؟ کیا ایسے انسان سے اس سخت دن پوچھ گچھ نہیں ہوگی؟ کیا ایسے شخص کی اطاعت کرنے والے اس دن فلاح پائیں گے؟

اگر آپ جنت کے حصول کے لیے اِس فرقے میں شامل ہیں تو سوچیئے اور بار بار سوچیئے۔ قرآن میں سب مسئلوں کا حل ہے یہ مکمل کتاب ہے ہم لوگوں کی رہنمائی کے لیے۔ اسے کھولیں اور خود تحقیق کریں۔ اللہ رب العزت آپکی مدد فرمائیں۔

یاددہانی کے لیے یہ باب دوبارہ کتاب کے اس حصہ میں شامل کیا گیا ہے

تکذیبِ اللہ سبحانہ تعالیٰ

تکذیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تکذیبِ قرآن (آیات)

کرنے والوں کا

انجام

تکذیبِ اللہ کرنے والوں کا انجام

فَمَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹۴﴾ (الِ عمران: ۹۴) ترجمہ: پھر جو کوئی خود گھڑ کر منسوب کرے اللہ کی طرف جھوٹی بات اس کے بعد بھی تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ ؕ وَ کَفٰی بِہٖۤ اِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۵۰﴾ (النساء: ۵۰) ترجمہ: دیکھو تو سہی! کس ڈھٹائی سے بہتان باندھ رہے یہ لوگ اللہ پر جھوٹ کا۔ اور کافی ہے (ان کے مجرم ہونے کے لیے) یہی کُھلا گناہ O

وَلٰکِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ ؕ (المائدۃ: ۱۰۳) ترجمہ: لیکن وہ لوگ جو کافر ہیں بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹا۔

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ (الانعام: ۲۱) ترجمہ: اور کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے بہتان اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے اس کی نشانیوں کو، یقیناً نہیں فلاح پاتے ایسے ظالم O

اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوۡۤا اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡہُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَ کُنۡتُمۡ عَنۡ اٰیٰتِہٖ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۹۳﴾ (الانعام: ۹۳) ترجمہ: جب یہ ظالم لوگ سکراتِ موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے بڑھا بڑھا کر اپنے اپنے ہاتھ (کہہ رہے ہوتے ہیں) کہ نکالو اپنی جانیں۔ آج دیا جائے گا تم کو عذاب، ذلّت آمیز پاداش میں اس کے جو کہتے تھے تم اللہ کے بارے میں ناحق باتیں اور کرتے تھے تم اس کی آیتوں کے مقابلہ میں سرکشی O

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۴﴾ (الانعام: ۱۴۴) ترجمہ: پھر کون بڑا ظالم ہوگا اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا تا کہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے؟ بے شک اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو O

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ (الاعراف:۳۷) ترجمہ: تو کون بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹی باتیں یا جھٹلائے اللہ کی آیات کو۔ ایسے لوگوں کو ملے گا اُن کا حصہ اُن کے نوشتۂ تقدیر میں سے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ (یونس: ۱۷) ترجمہ: سو کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو گھڑے اللہ کے بارے میں جھوٹ یا جھٹلائے اُس کی آیات کو۔ واقعہ یہ ہے کہ کبھی نہیں فلاح پا سکتے ایسے مجرم O

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ (ھود: ۱۸) ترجمہ: کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے جھوٹ گھڑا تھا اپنے رب پر۔ سُنو! اللہ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ (الکھف: ۱۵) ترجمہ: سو کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ O

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا (العنکبوت: ۶۸) ترجمہ: اور کون بڑا ظالم ہے اس سے جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹ کا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَی اللّٰهِ (الزمر: ۳۲) ترجمہ: سو کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جس نے جھوٹ باندھا اللہ پر۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ (الصّف: ۷) ترجمہ: اور کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے جو باندھے اللہ پر جھوٹا بہتان۔

تکذیبِ رسولؐ کرنے والوں کا انجام

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ O (اٰلِ عمران: ۱۲) ترجمہ: کہہ دو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا کہ وہ وقت دُور نہیں جب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور ہانکے جاؤ گے طرف جہنم کے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے O

فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ‌ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ (الانعام:۱۵۰) ترجمہ: پس اگر وہ ایسی گواہی دیں تو تم گواہی نہ دینا ان کے ساتھ اور نہ اتباع کرنا ان کی خواہشات کا جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو اور جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر اور وہ اپنے رب کا ہم سر ٹھہراتے ہیں (دوسروں کو)O

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ○ (الانفال:۵۵) ترجمہ: بے شک سب سے بُرے، زمین میں چلنے والی مخلوق میں سے، نزدیک اللہ کے، وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا سو یہ (اب) ایمان نہ لائیں گے O

اِنَّا قَدۡ اُوۡحِىَ اِلَيۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰى مَنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ (طٰہٰ: ۴۸) ترجمہ: یہ حقیقت ہے کہ وحی کی گئی ہے ہم پر کہ عذاب اُسے ہو گا جو جھٹلائے گا اور منہ موڑے گا O

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالسَّاعَةِ‌ ۖ وَاَعۡتَدۡنَا لِمَنۡ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيۡرًا ۚ ﴿۱۱﴾ (الفرقان:۱۱) ترجمہ: اصل بات یہ ہے کہ جھٹلاتے ہیں یہ قیامت کو، اور تیار کر رکھی ہے ہم نے اس کے لیے جو جھٹلائے قیامت کو، دوزخ O

اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ (صٓ: ۱۴) ترجمہ: نہیں تھے یہ سب مگر جھٹلایا تھا انہوں نے اللہ کے رسولوں کو تو چسپاں ہو گیا ان پر فیصلہ میرے عذاب کا O

كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ (الزمر: ۲۵) ترجمہ: جھٹلا چکے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے بالآخر آ پہنچا ان پر عذاب ایسے رخ سے جدھر سے ان کا خیال بھی نہ جا سکتا تھا O

وَّاَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَقَوۡمُ تُبَّعٍ‌ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ﴿۱۴﴾ (ق: ۱۴) ترجمہ: اور ایکہ والوں نے اور قومِ تُبع نے، ہر ایک نے جھٹلایا رسولوں کو، بالآخر چسپاں ہو گئی (ان پر) وعید O

وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۱۸﴾ (الملک:۱۸) ترجمہ: اور بے شک جھٹلا چکے ہیں وہ جو ان سے پہلے تھے (تو دیکھ لو) کیسا تھا میرا عذاب O

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ (البقرۃ:۱۰) ترجمہ: ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے لہٰذا اور بڑھا دیا اُن کا اللہ نے مرض اور اُن کے لیے ہے دردناک عذاب، بسبب اس جھوٹ کے جو وہ بولتے ہیں O

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ (الانعام:۱۴۸) ترجمہ: جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو اُن سے پہلے تھے یہاں تک کہ چکھا اُنہوں نے مزا ہمارے عذاب کا۔

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ (الانعام: ۵۷) ترجمہ: کہہ دو! بے شک میں (قائم) ہوں ایک روشن دلیل پر اپنے رب کی طرف سے اور جھٹلا دیا ہے تم نے اس کو، نہیں ہے میرے اختیار میں وہ چیز کہ جلدی مچا رہے ہو تم جس کے لیے، نہیں ہے فیصلے کا اختیار مگر صرف اللہ کو۔ بیان کرتا ہے وہ حق بات اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے O

انکار/تکذیب آیات اللہ کرنے والوں کا انجام

۱- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ (البقرہ: ۳۹) ترجمہ: اور جو (اس ہدایت کو) قبول کرنے سے انکار کریں گے اور جھٹلائیں گے ہماری آیات کو وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲-مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ (اٰلِ عمرٰن: ۴) ترجمہ: اس سے پہلے، انسانوں کی ہدایت کے لیے اور اسی نے نازل کیا فرقان۔ بے شک جن لوگوں نے انکار کیا، آیاتِ الٰہی کا انہی کے لیے ہے عذاب، سخت ترین۔ اور اللہ غالب ہے، برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔

۳-اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾ (اٰلِ عمرٰن:۱۹) ترجمہ: بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔ اور نہیں اختلاف کیا (اس دین

سے) ان لوگوں نے جنہیں دی گئی کتاب مگر اس کے بعد کہ آچکا تھا ان کے پاس حقیقی علم (محض آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ جو کوئی انکار کرے گا احکامِ الٰہی کا، تو بے شک اللہ جلد چکانے والا ہے حساب کا۔

۴-اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ (الِ عمران:۲۱) ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں احکامِ الٰہی کا اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں اُن کو جو حکم دیتے ہیں عدل وانصاف کا لوگوں میں سو خوشخبری دے دو اُنہیں دردناک عذاب کی۔

۵-ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ (الِ عمران:۱۱۲) ترجمہ: پڑ گئی مار ان پر ذلّت کی جہاں بھی پائے جائیں گے الّا یہ کہ پناہ میں آجائیں اللہ کی پناہ میں آجائیں انسانوں میں سے کسی کی اور گھر گئے وہ غضب میں اللہ کے اور پڑ گئی مار ان پر محتاجی کی یہ اس لیے ہوا کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیات کا۔

۶-وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۰﴾ (المائدہ: ۱۰) ترجمہ: اور جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو یہی لوگ ہیں دوزخی۔

۷-وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ (المائدہ:۸۶) ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے ماننے سے انکار کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو وہی ہیں اہل دوزخ۔

۸-وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ (الاعراف: ۳۶) ترجمہ: اور وہ لوگ جو جھٹلائیں گے ہماری آیات کو اور تکبّر کریں گے ان (کے ماننے) سے، وہی لوگ ہیں اہلِ دوزخ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۹-وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ (الاعراف: ۷۲) ترجمہ: اور کاٹ دی ہم نے جڑ اُن لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا تھا ہماری آیات کو اور نہ تھے وہ ایمان لانے

والے۔

۱۰-وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ الَّذِیۡۤ اٰتَیۡنٰہُ اٰیٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡہَا فَاَتۡبَعَہُ الشَّیۡطٰنُ فَکَانَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ ﴿۱۷۵﴾ (الاعراف: ۱۷۵) ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور بیان کروان کے سامنے حال اس شخص کا جسے عطا کی تھیں ہم نے اپنی آیات مگر وہ نکل بھاگا ان (کی پابندی) سے تو لگ گیا اس کے پیچھے شیطان سو ہو گیا وہ شامل گمراہوں میں۔

۱۱-وَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُہُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۲﴾ (الاعراف: ۱۸۲) ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو انہیں ہم بتدریج لے جائیں گے (تباہی کی طرف) ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

۱۲-فَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَتَکُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۹۵﴾ (یونس: ۹۴-۹۵) ترجمہ: لٰہذا ہرگز مت ہونا تم شک کرنے والوں میں سے،O اور ہرگز نہ ہونا ان میں سے جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیات کو ورنہ ہو جاؤ گے تم نقصان اٹھانے والوں میں۔

۱۳-اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَ لِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾ (الکھف: ۱۰۵) ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھٹلایا تھا اپنے رب کی آیات کو اور اس کے حضور پیش ہونے کو تو ضائع ہو گئے اُن کے اعمال چنانچہ نہ دیں گے ہم ان (کے اعمال) کو روز قیامت کوئی وزن۔

۱۴-وَ کَذٰلِکَ نَجۡزِیۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَ لَمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الۡاٰخِرَۃِ اَشَدُّ وَ اَبۡقٰی ﴿۱۲۷﴾ (طٰہٰ: ۱۲۷) ترجمہ: اور ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ہم ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جاتا ہے اور نہیں ایمان لاتا اپنے رب کی آیات پر۔ اور یقیناً عذابِ آخرت ہے زیادہ سخت اور زیادہ دیر رہنے والا۔

۱۵-وَ الَّذِیۡنَ سَعَوۡا فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۱﴾ (الحج: ۵۱) ترجمہ: اور وہ لوگ جو کوشش کریں گے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی ایسے ہی لوگ اہلِ دوزخ ہیں۔

۱۶- وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (الحج: ۵۷) ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور جھٹلایا ہوگا ہماری آیات کو سو ایسے ہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب رسوا کُن۔

۱۷- قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ (المومنون: ۶۶، ۶۷) ترجمہ: یقیناً میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی تھی تمہیں تو تم اُلٹے پاؤں بھاگ نکلتے تھے O اپنے گھمنڈ میں مبتلا رہتے ہوئے، اس پر پھبتیاں کستے ہوئے، بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔

۱۸- اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ (المومنون: ۱۰۵، ۱۰۶) ترجمہ: (اُن سے کہا جائے گا) کیا ایسا نہیں تھا کہ میری آیات پڑھی جاتی تھیں تمہارے سامنے اور تم اُنہیں جھٹلایا کرتے تھے O وہ عرض کریں گے اے ہمارے مالک! چھا گئی تھی ہم پر ہماری بدبختی اور تھے ہم گمراہ لوگ۔

۱۹- وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (النمل: ۸۳، ۸۴) ترجمہ: اور جس دن گھیر گھار کر لائیں گے ہم ہر اُمّت میں سے ایک گروہ ان کا جو جھٹلایا کرتا تھا ہماری آیات کو پھر ان کی درجہ بندی کی جائے گی O یہاں تک کہ جب آجائیں گے سب تو پوچھے گا اُن کا رب: کیا تم نے جھٹلایا تھا میری آیات کو؟ حالانکہ نہ احاطہ کیا تھا تم نے اُن کا علمی لحاظ سے یہ نہیں تو پھر اور کیا کرتے رہے تم؟

۲۰- وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (الروم: ۱۶) ترجمہ: اور رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیات کو اور آخرت کی پیشی کو سو یہ لوگ عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہیں گے۔

۲۱- وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۷﴾ (لقمٰن:۷) ترجمہ: اور جب پڑھی جاتی اس کے سامنے ہماری آیات تو رخ پھیر لیتا ہے گھمنڈ کرتے ہوئے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں جیسے کہ اس کے کانوں میں بہرہ پن ہے سو خوشخبری دے دو اسے دردناک عذاب کی۔

۲۲۔ وَالَّذِيۡنَ سَعَوۡ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ﴿۵﴾ (سبا:۵) ترجمہ: اور جن لوگوں نے بھاگ دوڑ کی ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لیے، یہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب بدترین اور دردناک۔

۲۳۔ وَالَّذِيۡنَ يَسۡعَوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓـئِكَ فِى الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ (سبا:۳۸) ترجمہ: اور وہ لوگ جو دوڑ دھوپ کرتے ہیں ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لیے، یہ لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۲۴۔ اَوۡ تَقُوۡلَ حِيۡنَ تَرَى الۡعَذَابَ لَوۡ اَنَّ لِىۡ كَرَّةً فَاَكُوۡنَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدۡ جَآءَتۡكَ اٰيٰتِىۡ فَكَذَّبۡتَ بِهَا وَاسۡتَكۡبَرۡتَ وَكُنۡتَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۹﴾ (الزمر:۵۸،۵۹) ترجمہ: یا کہے جب عذاب کو دیکھے کاش! کسی طرح مل جائے مجھے ایک اور موقعہ اور ہو جاؤں میں شامل اچھا اور معیاری کام کرنے والوں میں O (اسے یہ جواب ملے گا) کیوں نہیں یقیناً آئی تھیں تیرے پاس میری آیات لیکن تو نے جھٹلایا انہیں اور تکبر کیا اور تھا تو کافروں میں سے۔

۲۵۔ لَهٗ مَقَالِيۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ (الزمر:۶۳) ترجمہ: اسی کے پاس ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی۔ اور وہ لوگ جو انکار کرتے رہے اللہ کی آیات کا، یہی لوگ ہیں گھاٹے میں رہنے والے۔

۲۶۔ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰٮهُمۡ ؕ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ وَعِنۡدَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلۡبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ (المومن:۳۵) ترجمہ: جو جھگڑا کرتے ہیں اللہ کی آیات میں بغیر کسی سند کے جوان کے پاس آئی ہو سخت ناپسندیدہ ہے (یہ رویہ) اللہ کے نزدیک اور ان کے نزدیک بھی جو ایمان والے ہیں۔ اسی طرح مہر لگا دیتا ہے اللہ ہر اس

دل پر جو ہو متکبر اور سرکش۔

۲۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ (المومن: ۵۶) ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو، نہیں ہے ان کے دلوں میں مگر ایک ایسا گھمنڈ، جس تک وہ کبھی نہیں پہنچ سکیں گے۔ تو پناہ مانگتے رہیے اللہ کی۔ بلا شبہ وہی ہے سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا۔

۲۸۔ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ (المومن: ۶۳) ترجمہ: اسی طرح بہکائے جاتے رہے ہیں وہ سب لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔

۲۹۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ (المومن: ۶۹) ترجمہ: کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں۔ یہ کہاں سے پھرائے جا رہے ہیں۔

۳۰۔ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ (حٰم السجدۃ: ۳۸) ترجمہ: پھر اگر یہ غرور میں آکر بات نہ مانیں (تو کوئی پروا نہیں) اس لیے کہ وہ (فرشتے) جو تیرے رب کے مقرب ہیں تسبیح کر رہے ہیں اس کی رات دن اور وہ کبھی نہیں تھکتے۔

۳۱۔ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ (الشوریٰ: ۳۵) ترجمہ: اور پتا چل جائے گا ان لوگوں کو جو جھگڑتے ہیں ہماری آیات کے بارے میں۔ کہ نہیں ہے ان کے لیے کوئی جائے پناہ۔

۳۲۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ؕ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَاۗبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ۙ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ

اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَیۡلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ﴿۷﴾ یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتۡلٰی عَلَیۡہِ ثُمَّ یُصِرُّ
مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا شَیۡئَاۨ
اتَّخَذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۹﴾ؕ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ جَہَنَّمُ ۚ وَلَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُمۡ مَّا
کَسَبُوۡا شَیۡئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَوۡلِیَآءَ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۰﴾ؕ ہٰذَا ہُدًی ۚ
وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ لَہُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ (الجاثیۃ:۲۔۱۱) ترجمہ: نازل کی جارہی ہے کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے جو زبردست اور بڑی حکمت والا ہے O حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں بے شمار نشانیاں ہیں اہلِ ایمان کے لیے O اور تمہاری اپنی پیدائش میں بھی اور یہ جو پھیلا رہا ہے وہ جاندار (اس میں بھی) بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں O اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور یہ جو نازل فرماتا ہے اللہ آسمان سے رزق (بارش) پھر زندہ کرتا ہے اس کے ذریعہ سے، زمین کو، اس کے مردہ ہوجانے کے بعد اور ہواؤں کی گردش میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں O یہ اللہ کی آیات ہیں جن کی تلاوت کر رہے ہیں ہم تمہارے سامنے بالکل ٹھیک ٹھیک۔ پھر آخر کس بات پر اللہ اور اُس کی آیات کو چھوڑ کر ایمان لائیں گے یہ لوگ O تباہی ہے ہر جھوٹے، بداعمال شخص کے لیے O جو سنتا ہے اللہ کی آیات جو پڑھی جاتی ہیں اس کے سامنے پھر بھی اڑا رہتا ہے (اپنے کفر پر) تکبر کے ساتھ گویا کہ اس نے سنی ہی نہیں اللہ کی آیات سو خوشخبری دے دو اسے دردناک عذاب کی O اور جب اس کے علم میں آتی ہے ہماری آیات میں سے کوئی آیت تو اڑاتا ہے وہ اس کا مذاق۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہے رسوا کن عذاب O ان کے آگے جہنم ہے اور نہ کام آئے گی ان کے کوئی چیز اس میں سے جو انہوں نے کمایا ذرا بھی اور نہ وہ جنہیں بنا رکھا ہے انہوں نے اللہ کے سوا (اپنا) سرپرست (کام آئیں گے) اور ان کے لیے ہے عذابِ عظیم O یہ (قرآن) سراسر ہدایت ہے اور وہ لوگ جنہوں نے انکار کردیا ماننے سے اپنے رب کی آیات کو ان کے لیے ہے عذاب سخت دردناک۔

۳۳-وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴿۴۹﴾ (الانعام: ۴۹)
ترجمہ: اور جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو، پہنچے گا اُنہیں عذاب بسبب اس نافرمانی کے جو وہ کرتے تھے○

۳۴-فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا﴿۳۶﴾ (الفرقان: ۳۶) ترجمہ: تو ہم نے کہا کہ جاؤ تم دونوں ان لوگوں کی طرف جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو۔ آخر کار ہلاک کر دیا ہم نے اُن کو پوری طرح○

۳۵-ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ﴿۱۰﴾ۧ (الروم: ۱۰) ترجمہ: پھر ہوا انجام ان لوگوں کا جنہوں نے برائیاں کی تھیں بہت برا اس وجہ سے کہ جھٹلایا تھا انہوں نے اللہ کی آیات کو اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے○

۳۶-وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴿۵۷﴾ۧ (الحج: ۵۷) ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور جھٹلایا ہوگا ہماری آیات کو سو ایسے ہی لوگ ہیں کہ ہے اُن کے لیے عذاب رسوا کُن○

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

کے

الہامات، رؤیات اور کشف

کے چند نمونے

صرف دو آیات

اس سے پہلے کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الہامات، رویات اور کشفوں کو پڑھیں اللہ رب العزت کی طرف سے عطا کردہ مندرجہ ذیل آیات کو پڑھ لیں

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾ (البقرۃ:۱۲۹) ترجمہ: اے ہمارے رب! اور بنا ہم دونوں کو فرمانبردار اپنا اور ہماری نسل میں سے (اٹھا) ایک اُمّت جو مطیعِ فرمان ہو تیری اور بتا ہمیں طریقے اپنی عبادت کے اور قبول فرما ہماری توبہ بیشک تو ہی ہے توبہ قبول فرمانے والا، رحم فرمانے والا O

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمۡ ؕ (ابراہیم:۴)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر بولتا تھا وہ زبان اپنی قوم کی تاکہ کھول کر سمجھائے اُنہیں۔

ان آیت کو ذہن میں رکھیں اور دیکھیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الہامات، رویات یا کشفوں میں کون سی حکمت کی باتیں ہیں؟ کون سی زندگیوں کو پاک کرنے والی باتیں ہیں؟ یا کون سی باتیں کتاب کی تعلیم والی ہیں؟ بلکہ آپ دیکھیں گے کہ یہ الہامات، رویات اور کشف بیوقوفی کے نادر نمونے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الہامات اور رؤیات کے چند نمونے

روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۱۵ پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا ''آج اِس موقع کی اثناء میں جب کہ یہ عزجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔ بل عالمِ کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے۔ اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نقارہ بجے۔ پھر ایک نے مسکرا کر اُن ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کہ دیکھو کیا کہتی ہے تصویر تمہاری۔ جب اِس عاجز نے دیکھا تو وُہ اِسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعبناک جیسے سپہ سلار مسلح فتحیاب

ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں حجت اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔ اور یہ سوموار کا روز انیسویں ذوالحجہ ۱۳۰۰ ہجری مطابق ۲۲ اکتوبر ۸۳ء اور ششم کاتک ۱۹۴۰ بکرم ہے۔

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ا صفحہ ۵۶۰-۵۶۱ فرمایا "میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے۔ اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا ہی نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اُس کو کہا۔ کہ یہ لوگ رُوکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سفارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام کو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا۔ جو کہ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور اس کے گرد عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پُرانا دوست ہے۔ اور واقف ہے اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیئے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑ و ابھی دستخط کیلیے ہیں۔ اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھُل گئی۔ اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہوگئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ۔ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ۳ صفحہ ۵۴۴ پر فرمایا "حضرت اقدس نے عشاء سے پیشتر یہ رویا سنائی کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت

سے بنی اسرائیل ہیں ۔ اور میں اپنے آپ کو مُوسیٰ سمجھتا ہوں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے وگاڑیوں ورتھوں کے ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ اور اکثر اِن میں سے بے دل ہو گئے ہیں۔ اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے ۔ تو میں نے آواز بلند سے کہا۔ كَلَّآ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهۡدِينِ ترجمہ: نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ ضرور میرے لیے رستہ نکالے گا۔

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ۴ صفحہ ۶۱۲ پر فرمایا "ایک شخص نے ایک دوائی کولاوائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے۔ اور بوتل بند کی ہوئی ہے۔ اور اس پر رسّیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے۔ مگر جس شخص نے دی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی۔ لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے۔ اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے۔ پھر الہام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے۔ مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار رہیں۔

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۹ ۔ ۴۵۸ پر فرمایا "رات میں نے ایک اور خواب بھی دیکھا۔ کہ میں جہلم میں ہوں اور ڈپٹی سنسار چند صاحب کے کمرے میں ہوتا ہوا آگے کوٹھی کے ایک اور کمرہ کی طرف جا رہا ہوں۔"

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۹ ۔ ۴۵۸ پر فرمایا "عشاء سے قبل

حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا۔ لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ ترجمہ: تمہارے خاص آدمیوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔ اس سے مراد طاعون کی موت معلوم ہوتی ہے یا یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے خاص افراد کا ذکرِ خیر بھی ہمیشہ قائم رہے گا۔

اور فرمایا۔ اس کے حقیقی معنے کہ تمہارے رِجال میں کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتا کیونکہ موت تو انبیا تک کو آتی ہے۔ اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے۔ شاید کوئی اور معنے ہوں۔"

اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا زارِ روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکالتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا۔ اس کی کمان میرے پاس ہے۔ اور میں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے۔ اور شاید بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی۔"

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۴ پر فرمایا" رویا۔ فرمایا۔ ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اُس سے بھاگے۔ اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پُوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر نظارہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں۔ جو ولایت سے آئے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ یہ بھی نامردہی نکلا۔ اُس کے بعد الہام ہوا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ ترجمہ: اللہ تعالیٰ یقیناً غالب ہے اور سزا دینے کی طاقت رکھتا ہے۔

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ۳ صفحہ ۸۳ ۴ پر فرمایا" میں نے دیکھا کہ ایک

بلی ہے۔اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے وہ اس پر حملہ کرتی ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی۔تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے۔اور خون بہہ رہا ہے۔ پھر بھی باز نہ آئی۔تو میں نے اُسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا۔لیکن پھر بھی سر اُٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا۔کہ آؤ اسے پھانسی دیدیں۔''

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۴ پر فرمایا،''میں نے ایک مندر رؤیا دیکھی ہے مگر شکر ہے کہ وہ درمیان میں رہ گئی۔دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص ہے جو میدان میں بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ یہاں ایک بیل ذبح کریں گے۔وہ باتوں ہی میں رہا اور کوئی بیل وغیرہ ذبح نہ ہُوا۔اس حالت میں الہام ہُوا جس کے الفاظ یاد نہیں رہے۔''

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔

مجھے خواب میں دو دفعہ پنجابی مصرعہ بتلائے گئے ہیں۔ایک تو یہی جو بیان ہُوا۔اور ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے۔اس میں ایک مجذوب (جس میں محبت الٰہی کا جذبہ ہو) میری طرف آ رہا ہے۔جب میرے پاس پہنچا تو اُس نے یہ پڑھا۔

عشق الٰہی وسے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی

مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۸۳،

ا۔''رؤیا کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے۔''

۲۔''دیکھا کہ ایک مکان ہے۔اس پر چڑھنے کے لیے ایک زینہ لگا ہوا ہے جو لوہے کا ہے اور تختے پاؤں رکھنے کے بھی ہیں۔اُوپر ایک دروازہ ہے۔میں اس زینہ پر چڑھتا ہوں مگر چڑھ نہیں سکتا۔اتنے میں اُوپر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ دوسرے راستہ سے آؤ۔ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ تو نزدیک ہے اور فوراً پہنچ سکتے ہیں مگر دوسرا راستہ دُور ہے۔کوئی دو تین سو گز کا فاصلہ ہے۔پس ہم اُس دوسرے راستہ سے جانے لگے تو دیکھا کہ میں ایک مضبوط گھوڑے پر سوار ہوں اور آگے آگے ایک خدمتگار ہے جس کا نام غفار ہے اور ایک اور سوار بھی ساتھ ہے جو آگے آگے چلتا ہے۔میں غفار کو کہتا ہوں کہ آگے مت نکل ہمارے ساتھ ساتھ چل۔تھوڑا راستہ طے کیا کہ آنکھ کُھل گئی۔"

"رہا گوسفندان عالی جناب"

"آہوئے مرگ"

"دیکھا کہ میں گورداس پور سے آیا ہوں اور ایک مضبوط گوٹ گھوڑے پر سوار ہوں جو کپے رنگ کا ہے۔گھوڑے پر ہی نماز پڑھی ہے اور سجدہ بھی کیا ہے۔مجھے خیال آیا کہ جب میں گورداسپور گیا تھا تو میرا بھائی بیمار تھا اور ان کے بچنے کی امید نہ تھی۔معلوم نہیں اس کا اب کیا حال ہے۔گھر کے پاس کُوچہ میں میراں بخش حجام ملا۔وہ بڑی خوشی خوشی باتیں کرتا ہے جس سے میں نے سمجھا اب بھائی صاحب تندرست ہوں گے۔"

❁ ❁ ❁

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۴ پر فرمایا،"ایک رؤیا ہوا۔یہ رؤیا اُن کے لیے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تُو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے۔اور میں اس دُعا میں محو ہو گیا۔جب بعد اس کے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا ہے۔سب سے

پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی۔ اس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں۔ تن میں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں۔ خوبصورت اور مفید جاندار ہے۔"

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۵۷ پر۔

۲۸ـ۷ـ۲ـ۱۴۲ـ۷ـ۲ـ۲۶ـ۲ـ۲۸ـ۱ـ۲۳ـ۱۵ـ۱۱

۱ـ۲ـ۷ـ۲ـ۱۴ـ۱۰ـ۱ـ۲۸ـ۷ـ۲ـ۷ـ۴ـ۱۶ـ۱۱ـ۳۴ـ۱۴ـ۱۱

۷ـ۱ـ۵ـ۳۴ـ۲۳ـ۳۴ـ۱۱ـ۱۴ـ۷ـ۲۳ـ۱۴ـ۱۰ـ۱

۱۴ـ۵ـ۲۸ـ۷ـ۳۴ـ۱ـ۷ـ۳۴ـ۱۱ـ۱۶ـ۱ـ۱۴ـ۷ـ۲ـ۱ـ۷ـ۵ـ۱ـ۱۴ـ۱

۱۴ـ۲ـ۲۸ـ۱ـ۷

مندرجہ بالا بھی ایک رویا تھا۔

۞ ۞ ۞

۲۸ـ۷ـ۲ـ۱۴ـ۲ـ۷ـ۲ـ۲۶ـ۲ـ۲۸ـ۱ـ۲۳ـ۱۵ـ۱۴

۱ـ۲ـ۷ـ۲ـ۱۴ـ۱۰ـ۱ـ۲۸ـ۷ـ۲ـ۷ـ۴ـ۱۶ـ۱۱ـ۳۴ـ۱۴ـ۱۱

۷ـ۱ـ۵ـ۳۴ـ۲۳ـ۱۴ـ۱۱ـ۱۴ـ۷ـ۲۳ـ۱۴ـ۱ـ۱

۱۴ـ۵ـ۲۸ـ۷ـ۳۴ـ۱ـ۷ـ۳۴ـ۱۱ـ۱۶ـ۱ـ۱۴ـ۷ـ۲ـ۱ـ۷ـ۵ـ۱ـ۱۴ـ

۱۴ـ۲ـ۲۸ـ۱ـ۷ والسلام علیٰ من فھم اسرارنا واتبع الھدائے

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۱ پر فرمایا "ہیلپ یُو۔ وارڈس اوف گوڈ ناٹ ایکس چینیج۔ یعنی اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے وہ تمہاری مدد کرے گا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴ پر فرمایا کہ الہام ہوا، "آئی لَو یُو۔ آئی شیل گِو یوء لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اِس جگہ کوئی انگریز خوان نہیں۔"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۷-۳۱۶ پر فرمایا، "یہ پیشگوئی ہے جس پر ۲۵ برس گزر گئے اور وہ یہ ہے۔

I love you. I am with you. Yes I am happy. Life of pain. I shall help you. I can, what I will do. We can, what we will do, God is coming by His army. He is with you to kill enemy. The days shall come when God shall help you. Glory be to the Lord. God maker of earth and heaven.

آئی لَو یُو۔ آئی ایم وِد یُو۔ یس آئی ایم ہیپی۔ لائف آف پین۔ آئی شیل ہیلپ یُو۔ آئی کین واٹ آئی وِل ڈو۔ وی کین واٹ وی وِل ڈو۔ گوڈ از کمنگ بائی ہز آرمی۔ ہی اِز وِد یُو ٹو کِل اینمی۔ دی ڈیز شیل کم وُ ہن گوڈ شیل ہیلپ یُو۔ گلوری بی ٹو دِی لارڈ، گوڈ میکر آف اَرتھ اینڈ ہیون۔

ترجمہ: میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہاں میں خوش ہوں۔ زندگی دُکھ کی (یعنی موجودہ زندگی تمہاری تکالیف کی زندگی ہے) خدا تمہاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے۔ وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لیے تمہارے ساتھ ہے وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کریگا۔ خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین وآسمان۔"

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۷ پر فرمایا، "ایک دفع

تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہییں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سُرخی کے قلم سے اُس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو اس طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اُس وقت نہایت رِقّت کا عالم تھا اِس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اُس پر دستخط کر دئے اور اُسی وقت میری آنکھ کُھل گئی"

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ طبع چہارم کے صفحہ ۵۰۲ پر فرمایا "ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ پبلک نے کر دیئے ہیں۔ میں نے کہا میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اور بات بھی کہنے کو تھا۔ کیا خدا نے اِس پر دستخط کر دیئے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہوگئی۔"

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۷۱ تا ۵۷۶ پر فرمایا "آئی لَوْ یُو یعنی میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم وِدْ یُو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یُو یعنی میں تمہاری مدد کرونگا۔ پھر الہام ہوا آئی کین وٹ آئی وِل ڈُو۔ یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہونگا۔ پھر بعد اس کے الہام بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وِی کین وٹ وِل ڈو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ اور اُس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا

ہے اور باوجود پُر دہشت ہونے کے پھر اس میں ایک لذت تھی جس سے روح کو معنے معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلی اور تشفی ملتی تھی۔ اور یہ انگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔ ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خوان ملنے کو آیا۔ اس کے رُوبرو ہی یہ الہام ہوا۔ دِس اِز مائے اینمی۔ یعنی یہ میرا دشمن ہے۔ اگرچہ معلوم ہوگیا تھا کہ یہ الہام اُسی کی نسبت ہے۔ مگر اُسی سے یہ معنی بھی دریافت کئے گئے اور آخر وہ ایسا ہی آدمی نکلا اور اُس کے باطن میں طرح طرح کے خبث پائے گئے۔ ایک دفعہ صبح کے وقت بہ نظر کشفی چند ورق چھپے ہوئے دکھائے گئے کہ جو ڈاکخانہ سے آئے ہیں اور اخیر پر اُن کے لکھا تھا۔ آئی ایم بائی عیسٰی۔ یعنی میں عیسٰی کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ وہ مضمون کسی انگریزی خوان سے دریافت کر کے دو (۲) ہندو آریہ کو بتلایا گیا جس سے یہ سمجھا گیا تھا کہ کوئی شخص عیسائی یا عیسائیوں کی طرز پر دینِ اسلام کی نسبت کچھ اعتراض چھپوا کر بھیجے گا۔ چنانچہ اُسی روز ایک آریہ کو ڈاک آنے کے وقت ڈاکخانہ میں بھیجا گیا تو وہ چند چھپے ہوئے ورق لایا جس میں عیسائیوں کی طرز پر ایک صاحب خام خیال نے اعتراضات لکھے تھے۔ اس دفعہ کسی امر میں جو دریافت طلب تھا خواب میں ایک درم نقرہ جو بشکل بادامی تھا اِس عاجز کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اُس میں دو سطریں تھیں۔ اول سطر میں یہ انگریزی فقرہ لکھا تھا۔ یس آئی ایم ہیپی اور دوسری سطر جو خطِ فارق ڈال کر نیچے لکھی ہوئی تھی۔ وہ اُسی پہلی سطر کا ترجمہ تھا یعنی یہ لکھا تھا کہ ہاں میں خوش ہوں۔ ایک دفعہ کچھ حزن اور غم کے دن آنے والے تھے کہ ایک کاغذ پر نظرِ کشفی یہ فقرہ انگریزی میں لکھا ہوا دکھایا گیا۔ لائف آف پین۔ یعنی زندگی دُکھ کی۔ ایک دفعہ بعض مخالفوں کے بارہ میں جنہوں نے عنادِ دلی سے خواہ نخواہ قرآن شریف کی توہین کی تھی اور عداوت ذاتی سے جس کا کچھ چارہ نہیں دین متین اسلام پر بیجا اعتراضات اور بیہودہ تعرضات کئے تھے یہ دو فقرے انگریزی میں الہام ہوئے۔ گوڈ اِز کمنگ بائی ہز آرمی۔ ہی اِز وِد یُو ٹُو کِل اینمی۔ یعنی خدائے تعالٰی دلائل اور براہین کا لشکر لے کر چلا آتا ہے وہ دشمن کو ہلاک کرے گا“

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اسلامی قربانی صفحہ ۱۲ پر فرمایا ''جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے''

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۲۔۳۵۱ پر فرمایا '' منجملہ نشانات کے ایک نشان یہ ہے کہ تخمیناً پچیس برس کے قریب عرصہ گذر گیا ہے کہ میں گورداسپور میں تھا کہ مجھے یہ خواب آئی کہ میں ایک جگہ چار پائی پر بیٹھا ہوں اور اُسی چار پائی پر بائیں طرف میرے مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی بیٹھے ہیں جس کی اولاد اب امرتسر میں رہتی ہے۔ اتنے میں میرے دِل میں محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تحریک پیدا ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کو چار پائی سے نیچے اُتار دُوں۔ چنانچہ میں نے اپنی جگہ کو چھوڑ کے مولوی صاحب کی جگہ کی طرف رجوع کیا۔ یعنی جس حصہ چار پائی پر وہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اس حصے میں میں نے بیٹھنا چاہا۔ تب انہوں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اور وہاں سے کھسک کر پائینتی کی طرف چند انگلی کے فاصلے پر ہو بیٹھے۔ تب پھر میرے دِل میں ڈالا گیا کہ اس جگہ سے بھی میں ان کو اُٹھا دوں۔ پھر میں ان کی طرف جھکا تو وہ اس جگہ کو چھوڑ کر پھر چند انگلی کی مقدار پر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس جگہ سے بھی انکو اور زیادہ پائینتی کی طرف کیا جائے۔ تب پھر وہ چند انگلی پائینتی کی طرف کھسک کر ہو بیٹھے۔ القصہ میں ایسا ہی اُن کی طرف کھسکتا گیا اور وہ پائینتی کی طرف کھسکتے گئے۔ یہاں تک کہ ان کو آخر چار پائی پر سے اتر نا پڑا۔ اور وہ زمین پر جو محض خاک تھی اور اس پر چٹائی وغیرہ کچھ بھی نہ تھی۔ اتر کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان سے آئے۔ ایک کا نام ان میں سے خیراتی تھا۔

وہ بھی ان کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے اور میں چار پائی پر بیٹھا رہا۔تب میں نے ان فرشتوں اور مولوی عبداللہ صاحب کو کہا کہ آؤ میں ایک دُعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔تب میں نے یہ دُعا کی کہ ربّ اذھب عنّی الرّجس و طھّرنی تطھیرا۔اس کے بعد وہ تینوں فرشتے آسمان کی طرف اُٹھ گئے۔اور مولوی عبداللہ صاحب بھی آسمان کی طرف اُٹھ گئے اور میری آنکھ کُھل گئی۔"

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مجموعہ اشتہارات جلد ۳ میں فرمایا" اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی رکھوں گا اور افطار بھی کروں گا"

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۰-۱۸۹ پر فرمایا" لطیفہ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کی رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی اس نام کے صد پورے تیرہ سو ۱۳۰۰ ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں"

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی نے تذکرہ مجموعہ وحی الہام الہامت طبع چہارم میں فرمایا" پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فارسی اور اردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا۔۔۔۔اور وہ یہ

ہے:۔

بجرام کہ وقت تو نزد یک رسید و پائے محمدؐ یاں برمنار بلند تر محکم افتاد پاک

محمدؐ مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری

ساری مرادیں تجھے دے گا۔رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔اس نشان کا مدعا یہ ہے

کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔جناب

الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ

ہیں۔دی ڈیز شَل کم وہن گاڈ شیل ہَیلپ یُو۔گلوری بی ٹُو دِس لارڈ گوڈ میکر

اوف اَرتھ اینڈ ہیون۔"

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ وحی والہام الہامات طبع چہارم صفحہ ۹۲ پر فرمایا،" وہ

الہام یہ ہیں:۔

دو آل مَن شُڈ بِی اَنگری بَٹ گاڈ اِز وِد۔یُو۔ہِی شَل ہلپ یُو۔وارڈس آف گاڈ ناٹ کین

ایکس چینج۔

ترجمہ:اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔وہ تمہاری مدد کرے گا۔

اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔

پھر بعد اس کے ایک دو ۲ اور الہام انگریزی ہیں جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے:۔

آئی شل ہلپ یُو

مگر بعد اس کے یہ ہے:۔

یُو ہَیو ٹُو گو اَمرت سر

پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنے معلوم نہیں اور وہ یہ ہے:۔

ہِی ہل ٹس اِن دِی ضلع پشاور

Though all men should be angry but God is with you.

He shall help you.

Words of God not can exchange.

I shall help you.

ترجمہ: میں تیری مدد کروں گا۔

You have to go to Amritsar.

ترجمہ: تمہیں امرتسر جانا ہوگا۔

He halts in the Zilla Peshawar.

ترجمہ: وہ ضلع پشاور میں قیام کرے گا۔

کیسے نبی!

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نبوت کے چند نمونے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب نماز پڑھا رہے تھے وہ جب (دوسری رکعت کے بعد) تیسری رکعت کے لیے قعدہ سے اٹھے تو حضرت (مرزا) صاحب کو پتہ نہ لگا۔ حضور التحیات میں ہی بیٹھے رہے۔ جب مولوی صاحب نے رکوع کے لئے تکبیر کہی تو حضور (مرزا صاحب) کو پتہ لگا اور حضور اٹھ کر رکوع میں شریک ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب سے مختلف شقیں بیان کیں کہ یوں بھی آیا ہے اور یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی فیصلہ کن بات نہ بتائی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے آخری ایام بالکل عاشقانہ رنگ پکڑ گئے تھے وہ فرمانے لگے مسئلہ وغیرہ کچھ نہیں جو حضور نے کیا وہی درست ہے۔

(تقریر مفتی محمد صادق صاحب قادیانی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۷۷ ص ۷
مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۲۵ء)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کس طرح کے نبی تھے کہ ایک تو خود غلطی کرتے دوسرے غلطی کا حل دوسرے سے پوچھتے۔ بجائے اپنے امتیوں کی اصلاح کرنے کے خود اُن سے شرعی مسئلے پوچھتے۔ کیا اللہ رب العزت کے سچے نبی اسی طرح مسئلے مسائل پوچھا کرتے تھے؟ جواب آگے آئے گا کہ اس بارے میں قرآن کیا کہتا ہے۔

ایک خط ہے جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اپنے مرید میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا جس میں اس الہامی کشف یا وحی کی تشریح مانگی جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو ہوئی تھی۔ کیسے نبی جو کہ مریدوں کو اپنی نبوت کی مدد کے لیے خط لکھ رہے ہیں؟

''مخدومی مکرمی میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں۔ اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کیے ہیں۔ مگر قابل اطمینان نہیں۔ اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام

ہوا تھا۔اور بعض کلمات شائد عبرانی ہیں۔ان سب کی تحقیق تنقیح ضرور ہے تابعد تنقیح جیسا کہ مناسب ہو آخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کئے جائیں۔آپ جہاں تک ممکن ہو۔ بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوئے اطلاع بخشیں۔اور وہ کلمات یہ ہیں:۔پریشن۔عمر براطوس۔یا پلاطوس یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں۔کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔پھر دو لفظ اور ہیں ہو شعنا نسا معلوم نہیں۔کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔اول عربی فقرہ ہے یا داؤد عامل بالنس رفقاً و الحسانًا۔یُومسٹ ڈُو وہاٹ آئی ٹولڈ یُو۔تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔اور یہ عبارت بھی الہامی ہے۔پھر بعد اُس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اُس کا الہامی نہیں۔بلکہ اُس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخر بھی ہو جاتا ہے۔اُس کو غور سے دیکھ لینا چاہیئے اور وہ الہام یہ ہیں:۔دَو آل مَن شُڈ بی انگری بٹ گاڈ اِز وِد یُو۔ہی شَل ہلپ یُو۔واٹر ڈس آف گاڈ ناٹ کین ایکس چینج۔ترجمہ اگر تمام آدمی ناراض ہونگے۔لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کریگا۔اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں۔جس میں کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے:۔آئی شَل ہلپ یُو۔مگر بعد اس کے یہ ہے:۔یو ہیو تو گو امرتسر۔پھر ایک فقرہ ہے۔جس کے معنے معلوم نہیں۔اور وہ یہ ہے۔ہی ہل ٹس اِنُ دی ضلع پشاور۔یہ فقرات ہیں۔ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب درج ہو سکیں۔بخدمت مولوی عبدالقادر صاحب و خواجہ علی صاحب سلام مسنون پہونچے۔۱۲ /دسمبر ۸۳ ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۰۱ھ“

آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی نماز کا واقعہ بھی پڑھ لیا ہوگا اور اُن کا خط جو کہ انہوں نے

میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا۔ جس میں ہندولٹر کے سے مدد کا ذکر ہے۔

یہ تھا چندے کی فکر کرنے والے نبی کی نبوت کا حال۔ چلیں اب دیکھتے ہیں کہ اللہ کے سچے نبی اور اُن کی نبوت کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۝ (الاحزاب:۲۱) یقیناً ہے تمہارے لیے رسول کی ذات میں بہترین نمونہ ہر اس شخص کے لیے جو امیدوار ہو اللہ کا اور یوم آخرت کا اور ذکر کرتا رہتا ہو اللہ کا بہت زیادہ O

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ط وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا۝ (النساء: ۱۰۵) بے شک ہم نے نازل کی ہے تمہاری طرف (اے نبیؐ) یہ کتاب حق کے ساتھ تا کہ تم فیصلے کرو لوگوں کے درمیان اس (علم وحکمت) کے مطابق جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے۔ اور مت بنو تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار O

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ط (المائدۃ:۴۸) سو فیصلے کرو تم اُن کے درمیان اس کے مطابق جو نازل کیا ہے اللہ نے اور مت پیروی کرو اُن کی خواہشات کی، (منہ موڑ کر) اس سے جو آ گیا ہے تمہارے پاس حق۔

دیکھا آپ نے کیا کہا ہے قرآن نے نبی پاک کے متعلق کہ رسول کی ذات میں بہترین نمونہ یعنی ہر معاملے میں بہترین نمونہ اسے کہتے ہیں مثالی کردار۔ لوگ اُن کے اسوہ حسنہ سے سیکھتے تھے اور ہم ابھی تک اُن کی سنت سے سیکھ رہے ہیں۔

۲) فرمان باری تعالیٰ ہے کہ علم وحکمت کے مطابق فیصلے کریں یعنی تربیت کریں لوگوں کی جو کہ آپ کو اللہ رب العزت کی طرف سے سکھائی گئی ہے۔

۳) جو آپ سے مسئلے مسائل پوچھتے ہیں اُن کی خواہشات کی پیروی مت کرو۔ دوسرے الفاظ میں دین میں سمجھوتہ (compromise) نہیں ہو سکتا کہ کسی کو خوش کرنے کے لیے کہہ دیا "جو آپ نے کیا بس وہ ٹھیک ہے"

وحی کے متعلق ایک اور بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم: ۳، ۴) اور نہیں بولتا ہے وہ اپنی خواہشِ نفس سے ○ نہیں ہے یہ کلام مگر ایک وحی، جو نازل کی جارہی ہے ○

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ (ابراھیم: ۴) اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسُول مگر بولتا تھا وہ زبان اپنی قوم کی تا کہ کھول کر سمجھائے اُنہیں۔

اس سے زیادہ اور واضح کیا ہوسکتا ہے کہ وحی اللہ رب االعزت کی طرف سے آنے والا کلام ہوتا ہے اور اللہ رب العزت نے بالکل واضح کر دیا کہ یہ نبی کی زبان میں ہی ہوتی ہے تا کہ وحی کا پیغام نبی آسانی سے اپنی رسالت کے ذریعے لوگوں تک پہنچادے۔

مرزا غلام احمد کیسے نبی تھے یا وہ جو کچھ بھی تھے (فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں) اُن کو قرآن کی بنیادی باتوں سے بھی لاعلمی ظاہر ہوتی ہے اور تو اور اپنی وحی، الہام اور کشف کے بارے میں ایک ہندو سے مدد لیتے ہیں۔

ان پر الہام/کشف/ وحی ایسی زبانوں میں آتی ہے جس سے کہ وہ خود واقف نہیں ہیں اور نہ ہی اس زبان کے رموز سے واقف ہیں۔

ذرا سوچیئے جب انہیں خود ہی خبر نہیں کہ اللہ رب العزت ان سے کیا چاہتا ہے تو وہ دوسروں کی رہنمائی کیونکر کر سکتے ہیں۔ درحقیقت وہ خود ہی گمراہ ہیں (قرآن کی روشنی میں)

کیسے نبی/ رسول مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

بغیر کتاب کے نبی۔ حالانکہ تمام انبیاءؑ کو کتاب دی گئی۔

اپنی وحی (الہام، رؤیا، کشف وغیرہ) کا مطلب دوسروں سے پوچھتے تھے۔ حتیٰ کہ ہندو لڑکے سے بھی مدد لیتے حالانکہ نبی کو تو علم اللہ رب العزت سے ملتا ہے۔

نماز وغیرہ میں غلطی کر کے اپنے حواریوں سے فتوے مانگتے، حالانکہ نبی تو دوسروں

کی تربیت کرتے ہیں۔

خلافِ قرآن باتیں کرتے تھے۔ کچھ باتیں اس کتاب میں بھی شامل کی ہیں۔

دوسرے نبیوں کی توہین کرتے۔

اللہ رب العزت کی بابت بے ہودہ باتیں منسوب کرتے۔

لگتا ہے ان کی نبوت چندوں (Donations) کے گرد گھومتی رہی۔

تکذیب قرآن میں تو حد سے گزر گئے۔

نبی تو دور کی بات خود اپنی ہی تحریروں اور قرآن کی رو سے مسلمان بھی نہیں تھے۔

بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو ملحد اور کافر ثابت کر دیا تھا۔

قادیانی تحریک یا فرقہ کے محرکات

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریروں سے تو ایسے ہی محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ تحریک اپنی غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر شروع کی۔ جب کام چل نکلا تو انہوں نے اپنے (Status) کو بھی وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل کیا

قادیانی تحریک یا فرقہ کے محرکات

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا مالی سفر قادیانی تحریروں کی روشنی میں

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے خطوط کا خلاصہ جو کہ انہوں نے حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو لکھے۔

جب کوئی شخص مندرجہ بالا تحریریں پڑھتا ہے تو ایسے لگتا ہے کہ قادیانی تحریک یا فرقہ مالی فوائد حاصل کرنے کے لیے تھی۔ شروع میں ہم قرآن کی وہ آیات بھی پیش خدمت کر رہے ہیں جو کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کے بارے میں ہیں

ایک بات جو ان خطوط کو پڑھنے سے بالکل واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے زیادہ تر خطوط پیسوں کے بارے میں ہیں۔

آپ پڑھیں اور خود فیصلہ کریں۔

۱) دولت جمع کرنا جہنم کی آگ میں جلنا ہے

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (التوبہ: ۳۴) اور جو لوگ جمع کر کے رکھتے ہیں سونے اور چاندی کو اور نہیں خرچ کرتے اُسے اللہ کی راہ میں، سو خوشخبری دے دو اُنہیں دردناک عذاب کی ۝

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝۳۵ (التوبہ: ۳۵) جس دن دہکائی جائے گی اس (سونے چاندی) پر جہنّم کی آگ، پھر داغا جائے گا اس (سونے چاندی) سے اُن کی پیشانیوں کو اور اُن کے پہلوؤں کو اور اُن کی پیٹھوں کو۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ (خزانہ) جو جمع کیا تھا تم نے اپنے لیے۔ لو اب چکھو مزا اُس کا جو تم سمیٹا کرتے تھے ۝

۲) مال جمع کرنے والوں کی مذمت

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ (المعارج:۱۸) اور جمع کیا (مال) اور سینت سینت کر رکھا O

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ (الھمزۃ:۲) جو جمع کرتا رہا مال اور گن گن کر رکھتا رہا اسے O

یہ بھی آپ نے دیکھ لیا کہ مال جمع کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی مالی حالت اُن کی اپنی زبانی

''میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریز کے ایسے خیرخواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگ جو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔

غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہوگئی۔''

(''تحفہ قیصریہ''ص ۱۶ ''روحانی خزائن''ص ۲۷۰٬ ۲۷۱٬ ج ۱۲٬ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی مالی مشکلات بڑھتی ہی گئیں اُن کے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی کی زبانی

''اس کے بعد انگریز آئے تو انہوں نے ہماری خاندانی جاگیر ضبط کر لی اور صرف سات سو روپیہ سالانہ کی ایک اعزازی پنشن نقدی کی صورت میں مقرر کر دی جو ہمارے دادا صاحب کی وفات پر صرف ایک سو اسی رہ گئی اور پھر تایا صاحب کے بعد بالکل بند ہوگئی''۔

(''سیرۃ المہدی'' حصہ اول٬ ص ۳۲٬ روایت نمبر ۴۸٬ مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے متعلق ایک قریبی رشتہ دار کا بیان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے صاحبزادے کی زبانی

''مرزا شیر علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سالے اور (ان کے فرزند) مرزا افضل احمد صاحب کے خسر تھے، انہیں لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

پاس جانے سے روکنے کا بڑا شوق تھا۔ راستہ میں ایک بڑی لمبی تسبیح لے کر بیٹھ جاتے۔ تسبیح کے دانے پھیرتے جاتے اور منہ سے گالیاں دیتے چلے جاتے۔ بڑا لٹیرا ہے، لوگوں کو لوٹنے کے لیے دکان کھول رکھی ہے۔ بہشتی مقبرہ کی سڑک پر دارالضعفاء کے پاس بیٹھے رہتے۔ بڑی لمبی سفید داڑھی تھی۔ سفید رنگ تھا۔ تسبیح لیے بیٹھے رہتے۔ جو کوئی نیا آدمی آتا' اسے اپنے پاس بلا کر بٹھا لیتے اور سمجھانا شروع کر دیتے کہ مرزا صاحب سے میری قریبی رشتہ داری ہے۔ آخر میں نے کیوں نہ اسے مان لیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ میں اس کے حالات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ایک دکان ہے جو لوگوں کے لیے کھولی گئی ہے...... میں مرزا کے قریبی رشتہ داروں میں سے ہوں۔ میں اس کے حالات سے خوب واقف ہوں۔ اصل میں آمدنی کم تھی۔ بھائی نے جائیداد سے بھی محروم کر دیا۔ اس لیے دکان کھول لی ہے۔ آپ لوگوں کے پاس کتابیں اور اشتہار پہنچ جاتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں کتنا بڑا بزرگ ہوگا۔ پتہ تو ہم کو ہے جو دن رات اس کے پاس رہتے ہیں۔ یہ باتیں میں نے آپ کی خیر خواہی کے لیے آپ کو بتائی ہیں"۔

(میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریر' جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء' مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان' نمبر ۹۱' جلد ۳۴' مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۴۶ء)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مالی حالات اس قدر خراب کہ مکانوں کی مرمت بھی ممکن نہ رہی

بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے نے کہ ان سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بیان کیا کہ "ایک دفعہ مسٹر میکانکی ڈپٹی کمشنر گورداسپور قادیان دورہ پر آئے۔ راستے میں انہوں نے دادا صاحب (مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) سے کہا کہ آپ کے خیال میں سکھ حکومت اچھی تھی یا انگریز حکومت اچھی ہے۔ دادا صاحب نے کہا کہ گاؤں چل کر جواب

دوں گا۔ جب قادیان پہنچے تو دادا صاحب نے اپنے اور اپنے بھائیوں کے مکانات دکھا کر کہا کہ یہ سکھوں کے وقت کے بنے ہوئے ہیں۔ مجھے امید نہیں کہ آپ کے وقت میں میرے بیٹے ان کی مرمت بھی کر سکیں"۔

("سیرۃ المہدی"، حصہ اول، ص ۲۰۵، روایت نمبر ۲۰۷، مولفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے حرام کے مال کو بھی حلال کر دیا "مال تو مال ہی تھا"

بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی۔ اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر وہ مر گئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا۔ مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے۔

(سیرۃ المہدی"، حصہ اول ۲۶۱، روایت ۲۷۲، مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مطابق چندہ نہ دینے والے جماعت میں نہیں رہ سکتے

"قوم کو چاہیے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالائے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ چندہ کے بغیر نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک

ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔''

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی' مندرجہ''بدر'' مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء اخبار''الفضل'' قادیان' ج ۱۷' نمبر ۶۷' مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۳۰ء)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے اشعار جن میں وہ اپنی غربت کا اظہار کر رہے ہیں

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسے رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خاص یہی قادیاں ہوا

(''درثمین'' اردو ص ۶۱' مجموعہ کلام مرزا براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱' مندرجہ''روحانی خزائن'' ص ۲۰' ج ۲۱' مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی معاشی کامیابیوں کا ذکر کر رہے ہیں اور سلسلہ چل نکلنے پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں

ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے

ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیش گوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔

مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپے ماہوار بھی آئیں گے مگر خدائے تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا۔ اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے اور شائد اس سے زیادہ ہو............

اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تا کہ معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا ہے۔ حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آ کر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ ‘۲۱۲ ‘روحانی خزائن ص ۲۲۰ ‘۲۲۱ ‘ج ۲۲ ‘ مصنفہ مرزا غلام قادیانی صاحب)

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب معاشی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے

تیسری پیش گوئی یہ تھی کہ لوگ کثرت سے آئیں گے۔ سو اس قدر کثرت سے آئے کہ اگر ہر روز آمدن اور خاص وقتوں کے مجمعوں کا اندازہ لگایا جائے تو کئی لاکھ تک اس کی تعداد پہنچتی ہے.........اب تک کئی لاکھ انسان قادیان میں آ چکے ہیں اور اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں........تو شاید اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔

(''براہین احمدیہ'' حصہ پنجم ص ۶۰،۶۱ ‘روحانی خزائن ص ۷۵ ‘۷۶ ‘ج ۲۱ ‘مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

✡ ✡ ✡

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو تو خواب بھی پیسوں کے آتے تھے الہام کیوں پیچھے رہتے وہ بھی پیسوں کے

محب یکرنگ مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کل کی ڈاک میں بذریعہ تار مبلغ پانچ سو روپے مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان للّٰہی خدمات کا دونوں جہان میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو بخشتا ہے۔ آمین ثم آمین۔ یہ بات فی الواقع سچ ہے کہ مجھ کو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہنچ رہی ہے کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ ان خدمات کا وہ بہ رحمت پاداش بخشے کہ تمام حاجات دارین پر محیط ہو اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرمائے۔ محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس پر آشوب زمانہ میں جو دل سخت ہو رہے ہیں۔ آگے سے آگے بڑھانا کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ القدیر آپ ایک بڑے ثواب کا حصہ پانے والے ہیں۔

کچھ تھوڑے دن ہوئے کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا۔ پھر ساتھ الہام ہوا۔ انی مرسل الیکم ھدیۃ کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہ ہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کئے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔ الحمد اللہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب اور الہام سے تصدیق فرمائی......

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۶/ مارچ ۱۸۹۵ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۳ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب فرماتے ہیں پیسے دو اور اللہ کو راضی کرو

مخدومی مکرمی محبی فی اللہ حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ مرسلہ آں محب مجھ کو پہنچا۔ اس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹہ پہلے مجھ کو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی خدمت کے لیے یہ اجر کافی ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے راضی ہے۔ اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں، یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارے میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے الحمدللہ...... والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد ۲/۱ اکتوبر ۱۸۹۶ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۵ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لاکھ دو لاکھ روپیہ آنے کا الہام سیٹھ صاحب کے نام

مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ صاحب سلمہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ آپ کے صدق واخلاص پر قویّ نشانی ہے۔ میں نے جو خط لکھا تھا۔ **غثم لہ دفع البلا من مالہ دفعتہ** اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذرانہ بھجوائے گا۔ میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار پر مسجد کی نہایت خوشخط یہ الہام لکھ کر

چسپاں کر دیا۔اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہوگا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسی کامیابی ہوگی یا ایسی مسرت ظہور میں آئے گی ۔لیکن چوں کہ میرا دل آں مکرم کی کامیابی کی طرف لگا ہوا ہے۔اس لیے طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی وقت اس کے مصداق آپ ہی ہوں اور خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک لاکھ دو لاکھ روپیہ کچھ بڑی بات ہے۔

دعاؤں میں اثر ہوتے ہیں مگر صبر سے ان کا ظہور ضرور ہوتا ہے......میں آپ کے شدت اخلاص کی وجہ سے اس میں لگا ہوا ہوں کہ اعلیٰ درجہ کی زندہ دعا آپ کے حق میں ہو جاوے اور جس طرح سے شکاری ایک جگہ سے دام اٹھاتا ہے اور دوسری جگہ بچھاتا ہے تاکہ کسی طرح شکار مارنے میں کامیاب ہو جائے۔ اسی طرح میں ہر طرح سے دعا میں روحانی حیلوں کو استعمال میں لاتا ہوں۔اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ القدیر والموافق میں اس بات کو اسی قادر کے فضل و کرم اور توفیق سے دکھلاؤں گا کہ زندہ دعا اس کو کہتے ہیں......باقی خیریت ہے۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۳/اکتوبر ۱۸۹۸ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص ۲۰ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا سیٹھ صاحب کے نام پیسوں کے لئے خط

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پہلے خط کے روانہ کرنے کے بعد آج مبلغ سو روپیہ مرسلہ آں مکرم بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔میں آپ کے اس صدق و اخلاص سے نہایت امیدوار ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔مجھے آپ کے روپیہ سے اپنے کاروبار میں اس قدر مدد ملتی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جزاکم اللہ خیر الجزا یہی عملی حالت ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بہت ہی امید دلاتی

ہے۔چوں کہ مجھے اپنے سلسلہ طبع تک میں ایسی حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں اور مجھے اس سے زیادہ دنیا میں کوئی غم نہیں کہ جو میں بوجہ نہ میسر آنے مالی سرمایہ کے طبع کتب دینیہ سے مجبور رہ جاؤں۔اس لیے میں ایک یہی حکمت عملی آپ کے متعلق دیکھتا ہوں کہ آپ دل میں ایک نذر مقرر کر چھوڑیں کہ اگر ایک عمدہ کامیابی امور تجارت میں آپ کو میسر آئے تو آپ یک مشت نذر اس کارخانہ کے لیے ارسال فرما دیں کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس صدق و اخلاص پر نظر کر کے وہ کامیابی آپ کے نصیب کرے کہ جو فوق العادت ہو اور اس ذریعہ سے اس اپنے سلسلہ کو بھی کافی مدد پہنچ جاوے۔کیوں کہ اب یہ سلسلہ مشکلات میں پھنسا ہوا ہے اور شاید یہ کام طبع کتب کا آگے کو بند ہو جاوے۔آپ کی طرف سے جو مدد آتی ہے وہ لنگر خانہ میں خرچ ہو جاتی ہے اور مجھے جس قدر آپ کے کاروبار کے لیے توجہ ہے یہ ایک دلی خواہش ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ میں پیدا کی ہے اور یہ یقین جانتا ہوں کہ یہ خالی نہیں جائے گا۔کیا تعجب کہ اس نیت کے پختہ کرنے پر خدا تعالیٰ فوق العادت کے طور پر آپ سے کوئی رحمت کا معاملہ کرے میں جانتا ہوں، آپ نہایت خوش نصیب ہیں۔آپ کی دنیا بھی اچھی ہے اور آخرت بھی۔کیوں کہ آپ اس طرف دل سے اور پورے اعتقاد سے جھک گئے ہیں۔سو اگر تمام دنیا کا کاروبار تباہی میں آجائے تب بھی میں یقین نہیں کرتا کہ آپ ضائع کئے جائیں۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد ۲۱/ اکتوبر ۱۸۹۸ء

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص ۲۱ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا چندہ مانگنے کا ایک خوبصورت انداز

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ آں مکرم اور نیز مبلغ ایک سو روپیہ مجھ کو پہنچا۔جزاکم اللہ خیر الجزا میں آپ کے لئے دعا میں مشغول ہوں، آپ کا ہر ایک خط جس میں تفرقہ خاطر اور خوف وخطر کا ذکر ہوتا ہے۔

پہلی دفعہ تو میرے پر ایک دردناک اثر ہوتا ہے مگر پھر بعد اس کے جب اللہ جل شانہ کی طاقت اور قدرت اور اس کے وہ الطاف کریمانہ جو میرے پر ہیں بلاتوقف یاد آ جاتی ہیں تو وہ غم دور ہو کر نہایت یقینی امیدیں دل میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ کے لیے میرے دل میں عجب جوش تضرع اور دعا ہے۔ اگر عمیق مصالح جس کا علم بشر کو نہیں ملتا توقف کو نہ چاہتیں تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید تھی کہ اس قدر توقف ظہور میں نہ آتا۔ بہر حال میں آپ کی بلاؤں کی دفع کے لیے ایسا کھڑا ہوں جیسا کوئی شخص لڑائی میں کھڑا ہوتا ہے۔ خداداد قوت استقلال اور ثابت قدمی اور صدق و یقین ہتھیاروں اور عقد ہمت کی پیش قدمی سے اسی میدان میں خدا تعالیٰ سے کام یابی چاہتا ہوں...... میں پہلے اس کی اطلاع دے چکا ہوں کہ میرے پر ایک فوجداری مقدمہ سرکار کی طرف سے دائر ہو گیا ہے...... میں نے اول خیال کیا تھا کہ شاید آن مکرم کی تحریک سے مدراس میں کسی قدر چندہ ہو مگر پھر خیال آتا ہے کہ ہر ایک انسان اس ہمدردی کے لائق نہیں جب تک انسان سلسلہ میں داخل ہو کر جاں نثار مرید نہ ہو تب تک ایسے واقعات روح پر قوی اثر نہیں کرتے۔ دلوں کا خدا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے باوجود اس تفرقہ کے اور ایسی حالت کے جو قریب قریب تباہی کے ہے آپ کو وہ اخلاص بخشا ہے کہ جو وفادار جان نثار جوان مرد میں ہوتا ہے۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا اور اب بھی لکھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ آپ ہر وقت مالی امداد میں مشغول ہیں اس لئے ایسے چندہ سے آپ مستثنیٰ ہیں۔ آپ کا بہت سا چندہ پہنچ چکا ہے والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ حصہ اول ص ۲۴، ۲۳ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا چندہ ملنے پر شکریے کا خط

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ مع مبلغ ایک سورو پیہ آج مجھ کو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزا آمین! جس قدر یہ عاجز آپ کو تسلی اور اطمینان کے الفاظ لکھتا ہے۔ یہ لغو اور بیہودہ نہیں ہے بلکہ بوجہ آپ کے نہایت درجہ کے اخلاص کے اس درجہ پر آپ کے لیے دعا ظہور میں آتی ہے کہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دعائیں خالی نہیں جائیں گی......باقی خیریت ہے۔ والسلام مبلغ ایک سورو پیہ سیٹھ دال جی صاحب کی طرف سے بھی پہنچ گیا تھا۔ میری طرف سے دعا اور شکر ان کو پہنچا دینا۔

خاکسار مرزا غلام احمد ۲۲ر نومبر ۱۸۹۸ء

(مکتوبات احمد یہ جلد ۵ حصہ اول ص ۲۲ مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو پیسوں کی وحی

ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میرے زبان پر جاری ہوا۔ عبداللہ خاں ڈیرہ اسماعیل خاں ”اور تفہیم ہوئی کہ اس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا۔ میں نے چند ہندوؤں کے پاس جو سلسلہ وحی کے جاری رہنے کے منکر ہیں......اس الہام الٰہی کو ذکر کیا اور میں نے بیان کیا کہ اگر آج یہ روپیہ نہ آیا۔ تو میں حق پر نہیں۔ ان میں سے ایک ہندو بشن داس قوم برہمن۔ جو آج کل ایک جگہ کا پٹواری ہے بول اٹھا کہ میں اس بات کا امتحان کروں گا اور میں ڈاک خانہ میں جاؤں گا۔ ان دنوں میں قادیان میں ڈاک دوپہر کے بعد دو بجے آتی تھی۔ وہ اسی وقت ڈاک خانہ میں گیا اور نہایت حیرت زدہ ہو کر جواب لایا کہ دراصل عبداللہ خان نام ایک شخص نے جو ڈیرہ اسماعیل خاں میں اکسٹرا اسسٹنٹ ہے۔ کچھ روپیہ بھیجا ہے اور وہ ہندو نہایت متعجب اور حیران ہو کر بار بار مجھ سے پوچھتا تھا کہ یہ امر آپ کو کس نے بتایا اور اس کے چہرہ سے حیرانی اور مبہوت ہونے کے آثار ظاہر تھے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۶۴ ‘ روحانی خزائن ص ۲۷۵ ‘ ۲۷۶ ‘ ج ۲۲ ‘ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو پیسوں کے خواب

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کی ڈاک میں مبلغ پچاس (۵۰) روپیہ مرسلہ آپ کے مجھ کو مل گئے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ عجیب اتفاق ہے کہ مجھ کو آج کل اشد ضرورت تھی۔ آج چار نومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔ میں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج (۵۰) روپیہ آئے گا۔ چنانچہ آج ہی چار نومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا (۵۰) روپیہ آ گیا۔ فالحمد للہ وجزاکم اللہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہ الٰہی میں قبول ہے۔ چنانچہ آج جو جمعہ کا روز ہے۔ میں نے آپ کے لئے درگاہ الٰہی میں نماز جمعہ میں دعا کی امید ہے کہ انشاء اللہ پھر کئی دفعہ کروں گا۔ مجھے آپ سے دلی محبت ہے۔ اب دل بہت چاہتا ہے کہ آپ نزدیک آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کرے باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

چار نومبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ

(مرزا قادیانی صاحب کا مکتوب مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۔۲، جلد ۳۴، مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مزید معاشی الہام، مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے سردار جی (سکھ) کا ایک روپیہ بھی نہ چھوڑا

خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ بست و یک روپیہ آنے والے ہیں۔ چنانچہ یہ الہام بھی ان ہی آریوں کو بتلایا گیا۔ جس کا کئی دفعہ ذکر ہو چکا ہے اور الہام میں یہ تفہیم ہوئی تھی کہ وہ روپیہ آج ہی آئے گا۔ چنانچہ اس روز وزیر سنگھ نامی ایک بیمار نے آ کر مجھے ایک روپیہ دیا اور پھر مجھے خیال آیا کہ باقی بیس روپیہ شاید ڈاک کی معرفت آئیں گے۔ چنانچہ ڈاک خانہ

میں اپنا ایک معتبر بھیجا گیا۔ وہ جواب لایا کہ ڈاک منشی کہتا ہے کہ میرے پاس آج صرف پانچ روپیہ ڈیرہ غازی خاں سے آئے ہیں جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی ہے۔

اس خبر کے سننے سے بہت حیرانی ہوئی کیونکہ میں آریوں کو اس پیش گوئی سے اطلاع دے چکا تھا کہ آج اکیس روپیہ آئیں گے اور ان کو معلوم تھا کہ ایک روپیہ آ چکا ہے اور مجھے ڈاک منشی کی اس خبر سے اس قدر اضطراب ہوا جس کا بیان نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی اس خبر سے کہ صرف پانچ روپیہ ڈیرہ غازی خاں سے آئے ہیں۔ زیادہ روپیہ سے قطعاً ناامیدی ہوگئی اور مجھے علامات سے معلوم ہوا کہ آریہ لوگ جن کو یہ اطلاع دی گئی تھی۔ دل میں خوش ہوئے ہیں کہ آج ہمیں تکذیب کا موقع مل گیا اور میں نہایت اضطراب میں تھا کہ ایک دفعہ مجھے یہ الہام ہوا بست و یک آئے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ میں نے آریوں کو یہ الہام سنایا وہ اور بھی زیادہ ہنسی کا موجب ہوا کیوں کہ ایک ملازم سرکاری نے جو سب پوسٹ ماسٹر تھا۔ علانیہ طور پر کہہ دیا تھا کہ صرف پانچ روپیہ آئے ہیں۔ بعد اس کے اتفاقاً ایک آریہ ان آریوں میں سے ڈاک خانہ میں گیا اور اس کو ڈاک منشی نے اس استفسار سے یا خود بخود کہا کہ دراصل بیس روپیہ آئے ہیں اور پہلے یوں ہی میرے منہ سے نکل گیا تھا کہ پانچ روپیہ آئے ہیں اور ساتھ اس کے منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ کا ایک کارڈ بھی تھا اور یہ روپیہ چھ ستمبر ۱۸۸۳ء کو پہنچا جس دن یہ الہام ہوا پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لئے اور نیز آریوں کو گواہ بنانے کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی تقسیم کی گئی جس کو ایک آریہ لایا اور آریوں کو اور نیز دوسروں کو دی گئی۔ اگر یوں نہیں تو شیرینی کھا کر ہی اس نشان کو یاد رکھیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۰۵ روحانی خزائن ص ۳۱۸، ۳۱۹، ج ۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الہام یا خواب بھی پیسوں سے متعلق ہی ہوتے تھے

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں۔ ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۳۳، روحانی خزائن ص ۳۴۶، ج ۲۲، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ٹیکس چوری کے چکر میں

تیسواں نشان (نبوت) ٹیکس کے مقدمہ میں پیش گوئی ہے جو بعض شریر لوگوں نے سرکار انگریزی میں میری نسبت یہ مخبری کی تھی۔ کہ ہزار ہا روپیہ کی ان کو آمدنی ہے۔ ٹیکس لگانا چاہیے اور خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ اس میں وہ لوگ نامراد رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا وراثتی الہام

ایک دفعہ ہم ریل گاڑی پر سوار تھے اور لدھیانہ کی طرف جا رہے تھے کہ الہام ہوا۔ نصف ترا نصف عمالیق را اور اس کے ساتھ یہ تفہیم ہوئی کہ امام بی بی جو ہمارے جدی شرکاء میں سے ایک عورت تھی مر جائے گی اور اس کی زمین نصف ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو مل جائے گی۔ یہ الہام ان دوستوں کو جو اس وقت ہمارے ساتھ تھے۔ سنا دیا گیا تھا۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ عورت مذکورہ مر گئی اور اس کی نصف زمین ہمیں اور نصف دیگر شرکاء کو ملی۔

(نزول المسیح ص ۲۱۳، روحانی خزائن ۵۹۱، ۵۹۲، ج ۱۸، حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا خواب اور زمین کی دعا سے مکان مل گئے

میرے مکان کے ملحق دو مکان تھے۔ جو میرے قبضہ میں نہیں تھے اور یہ باعث تنگی مکان توسیع مکان کی ضرورت تھی۔ ایک دفعہ مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا۔ جو اس زمین پر ایک بڑا چبوترہ ہے اور مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ اس جگہ ایک لمبا دالان بن جائے گا اور مجھے دکھایا گیا کہ اس زمین کے مشرقی حصہ نے ہماری عمارت بننے کے لئے دعا کی ہے۔ اور مغربی حصہ کی زمین افتادہ نے آمین کہی ہے۔ چنانچہ فی الفور یہ کشف اپنی جماعت کے صدہا آدمیوں کو سنایا گیا اور اخباروں میں درج کیا گیا۔ اور بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ دونوں مکان بذریعہ خریداری اور وراثت کے ہمارے حصہ میں آ گئے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۷۹، روحانی خزائن ص ۳۹۳، ج ۲۲، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

۞ ۞ ۞

جیسا مال دو گے ویسی ہی دعا ہو گی

جنوری ۱۹۰۸ء کا واقع ہے کہ ضلع کانپور (یوپی) کے ایک رئیس ولی محمد نام جو ایک عرصہ سے احمدی ہو چکے تھے اور اپنے بیمار بیٹے کی صحت کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں خطوط لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے حضور کو لکھا کہ میں مدت سے دعا کرا رہا ہوں مگر اب تک میرے بیٹے کے حق میں دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے۔ ولی محمد صاحب کے خط کے ساتھ ہی اسی جگہ کے ایک احمدی یوسف علی صاحب اٹاوی کا خط بھی اسی مضمون کا آیا کہ اس رئیس کے بیٹے کو اب تک صحت نہیں ہوئی اور مخالف طعن کرتے ہیں ہر دو خطوط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جواب لکھ دیں کہ خدا کی یہ عادت نہیں کہ ہر دعا قبول کر لے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت

قبول ہوتی ہیں۔خدا کا مقابلہ میں کسی کا زور نہیں اگر وہ رئیس ایسا ہی بے دل ہے تو چاہئے کہ اس سلسلہ کی تائید میں کوئی بھاری نذر مقرر کر لے۔ جو اس کی انتہائی طاقت کے برابر ہو اور اس سے اطلاع دے اور یاد دلاتا رہے۔

مفتی محمد صادق قادیان ۲۰ /اکتوبر ۱۹۳۸ء

(قادیانی اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۲۴۶ ص ۲ مورخہ ۲۲ /اکتوبر ۱۹۳۸ء)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے رہن سہن میں معاشی بہتری کے ساتھ تبدیلیاں

اوائل میں حضرت (مرزا) صاحب انٹر کلاس میں سفر کیا کرتے تھے اور اگر حضرت بیوی صاحب ساتھ ہوتی تھیں۔تو ان کو اور دیگر مستورات کو زنانہ تھرڈ کلاس میں بٹھا دیا کرتے تھے اور حضرت صاحب کا طریق تھا کہ زنانہ سواریوں کو خود ساتھ جا کر اپنے سامنے زنانہ گاڑی میں بٹھاتے تھے اور پھر اس کے بعد خود اپنی گاڑی میں اپنے خدام کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے......اور آخری سالوں میں حضور عموماً ایک سالم سیکنڈ کلاس کمرہ اپنے لئے ریزرو کروالیا کرتے تھے اور اسی میں حضرت بیوی صاحبہ اور بچوں کے ساتھ سفر فرماتے تھے اور حضور کے اصحاب دوسری گاڑی میں بیٹھتے تھے۔مگر مختلف اسٹیشنوں پر اتر اتر کر وہ حضور سے ملتے رہتے تھے۔

(''سیرۃ المھدی'' حصہ دوم ص ۱۰۱ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی ''سادہ'' سی خانگی زندگی

اور جس روز مسجد کے چندہ کے واسطے گجرات یا کڑیانوالے کی طرف جارہے تھے اور جناب نواب خاں صاحب تحصیل دار کے ٹانگہ پر ہم تینوں سوار کو چوان اور جناب خواجہ (کمال الدین) صاحب آ گے تھے۔میں (یعنی سید سرور شاہ صاحب) اور جناب (یعنی مولوی محمد علی

صاحب) پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے.....تو خواجہ صاحب نے یہ فرما کر کہ راستہ باتوں کے ساتھ طے ہوا کرتا ہے اور میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ میں اسے پیش کرتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں۔ سوال شروع کیا.....صحیح اور یقینی مضمون اس کا یہ تھا کہ پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیا اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہیے۔ غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے' لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں۔ وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر چڑھ گئیں کہ تم بڑے جھوٹے ہو' ہم نے تو قادیان میں جا کر خود انبیا اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے۔ اس کا تو عشر عشیر بھی باہر نہیں' حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لیے قومی روپیہ ہوتا ہے' لہٰذا تم جھوٹے ہو جو جھوٹ بول کر اس عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے ہو اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکہ میں نہ آویں گی پس اب وہ ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں۔

اس پر خواجہ (کمال الدین) صاحب نے خود ہی فرمایا تھا کہ ایک جواب تم لوگوں کو دیا کرتے ہو' تمہارا وہ جواب میرے آگے نہیں چل سکتا۔ کیوں کہ میں خود واقف ہوں اور پھر بعض زیورات اور بعض کپڑوں کی خرید کا مفصل ذکر کیا.....ان اعتراضات کے باعث مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ غضب خدا نازل ہو رہا ہے اور میں متواتر دعا میں مشغول تھا اور بار بار جناب الٰہی میں عرض کرتا تھا کہ مولا کریم! میں اس قسم کی باتوں کے خلاف ہوں' میں اس مجلس سے بھی علیحدہ ہو جاتا' مگر مجبور ہوں' بس تیرا غضب جو نازل ہو رہا ہے۔ اس سے مجھے بچانا۔

(کشف الاختلاف ص ۱۴۔ ۱۳ مصنفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی خانگی زندگی میاں محمود صاحب کی زبانی

لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی صاحبہ کے زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں اور ہوتا ہی کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اس پر حرام ہے کہ وہ ایک حبہ بھی کسی سلسلے کے لئے بھیجے اور پھر دیکھے کہ خدا کے سلسلہ کا کیا بگاڑ سکتا ہے اور آپ نے فرمایا کہ آئندہ اس سے کبھی چندہ نہ لیا جائے حالانکہ وہ پرانا احمدی تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ سے بھی پہلے آپ سے تعلق رکھتا تھا۔

(مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۳۸ء)

(میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان ج ۲۶ نمبر ۲۰۰ ص ۷)

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مالی معاملات کے متعلق اعتراضات

سب سے بڑا اعتراض جو اس نے (ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے) مسیح موعود (مرزا صاحب) پر کیا۔ وہ مال کے متعلق تھا کہ لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں اور جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں چنانچہ اس نے اپنی کتاب میں بہت جگہ یہی واویلا کیا ہے جیسا کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے صفحہ ۳، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۲۵، ۴۰، ۴۳، ۸۳، ۸۴ وغیرہ میں ذکر ہے کہ اپنی کتابوں کے شائع کرنے کے لئے چندے جمع کر لیتے ہیں اور جس طرح ہو سکتا ہے مکر و فریب کر کے لوگوں سے مال جمع کر لیتے ہیں اور اسے جس طرح چاہتے ہیں جا و بے جا صرف کرتے ہیں کوئی حساب نہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۵۴ ص ۷ مورخہ ۲۰/جنوری ۱۹۲۱ء)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے حساب کتاب کا معاملہ

مولوی محمد حسین صاحب (بٹالوی) مل گئے ان کا رسالہ اشاعۃ السنۃ اس زمانہ میں میرے مطبع میں چھپا کرتا تھا۔ انہوں نے بعد سلام مسنون مجھ سے کہا کہ میرے مکان پر چلو کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ میں ان کے مکان پر گیا تو...... مولوی صاحب نے کہا تم قادیان جاتے ہو میرا ایک پیغام مرزا صاحب کو دے دینا کہ مجھے اپنی آمدنی کا حساب دیں اور میں کئی خط لکھ چکا ہوں' جواب نہیں دیتے۔ پبلک کا روپیہ فضول خرچ ہو رہا ہے۔ کہاں کہاں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

میں نے کہا آپ کیوں حساب مانگتے ہیں۔ کہا' اس میں آپ کی شراکت ہے۔ انہوں نے کہا میری شراکت تو نہیں لیکن میں نے جو رسالہ اشاعۃ السنۃ میں ان کی تعریف لکھی ہے۔ اس کو دیکھ کر لوگ رجوع ہو گئے اور میں نے ہی ان کو یہاں تک چڑھایا ہے اور اسی سے ان کے پاس بکثرت روپیہ کی آمد ہو گئی ہے' اگر یہ حساب نہ دیں گے تو جیسے میں نے ان کو چڑھایا ہے ویسے ہی گراؤں گا۔

میں نے کہا اگرچہ تمہارا یہ مطالبہ فضول ہے' مگر میں تمہارا یہ پیغام حضرت کی خدمت میں عرض کر دوں گا' میں قادیان پہنچا۔ مولوی صاحب کا پیغام بھی سنا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے مولوی صاحب کو جواب دے دیا ہے کہ ہمارے پاس خدا کے لیے روپیہ آتا ہے اور خدا کے لیے ہی ہم خرچ کر دیتے ہیں۔ ہم نے کوئی حساب نہیں رکھا' نہ ہماری مولوی صاحب یا کسی اور سے شراکت ہے۔ ان کا یہ کہنا اور لکھنا فضول ہے۔ مولوی صاحب زر پرست دنیا دار ہیں۔ سوائے دنیا اور زر پرستی کے کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ یہ ان کے لیے خطرناک راہ ہے۔

(قادیانی روایات مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۲۰۱ جلد ۳۴ مورخہ ۲۸ / اگست ۱۹۴۶ء)

۞ ۞ ۞

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے لنگر کے اخراجات پر سوالات

پھر جناب کو (یعنی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو) یاد ہوگا کہ جب میں نے (یعنی مولوی سرور شاہ صاحب قادیانی نے) جناب کو کہا تھا کہ آج مجھے پختہ ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے گھر میں بہت اظہار رنج فرمایا ہے کہ باوجود میرے بتانے کے کہ خدا کا منشا یہی ہے کہ میرے وقت میں لنگر کا انتظام میرے ہی ہاتھ میں رہے اور اگر اس کے خلاف ہوا تو لنگر بند ہو جاوے گا' مگر یہ خواجہ وغیرہ ایسے ہیں کہ بار بار مجھے کہتے ہیں کہ لنگر کا انتظام ہمارے سپرد کر دو مجھ پر بدظنی کرتے ہیں اور یہ سنا کر میں نے بوجہ محبت آپ کو (یعنی مولوی محمد علی صاحب کو) یہ کہا تھا کہ آپ آئندہ کبھی اس معاملہ میں شریک نہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت اقدس کی زیادہ ناراضگی کا موجب ہو جائے اور آپ کو نقصان پہنچے۔

خواجہ (کمال الدین) صاحب بار بار تاکید کرتے تھے کہ ضرور کہنا اور یہ باتیں کر رہے تھے کہ دفعتاً آپ کی (یعنی مولوی محمد علی صاحب کی) طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ مولوی صاحب اب مجھے وہ طریق معلوم ہو گیا ہے۔ جس سے لنگر کا انتظام فوراً حضرت (مرزا) صاحب ہمارے سپرد کر دیں...... اس پر آپ نے یہ کہا کہ خواجہ صاحب میں تو اب ہرگز نہیں پیش کروں گا۔ تو خواجہ صاحب نے یہ سنتے ہی آنکھیں سرخ کر لیں اور غصہ والی شکل اور غضب والے لہجہ سے کہنا شروع کیا کہ قومی خدمت ادا کرنے میں بڑی بڑی مشکلات پیش آیا کرتی ہیں اور کبھی حوصلہ پست نہ کرنا چاہیے اور یہ کیسی غضب کی بات ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ قوم کا روپیہ کس محنت سے جمع ہوتا ہے اور جن اغراض قومی کے لیے وہ اپنا پیٹ کاٹ کر روپیہ دیتے ہیں' وہ روپیہ ان اغراض میں صرف نہیں ہوتا بلکہ بجائے اس کے شخصی خواہشات میں صرف

ہوتا ہے اور پھر روپیہ بھی اس قدر کثیر ہے کہ اس وقت جس قدر قومی کام آپ نے شروع کئے ہیں اور روپیہ کی کمی کی وجہ سے پورے نہیں ہو سکتے اور ناقص حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر یہ لنگر کا روپیہ اچھی طرح سے سنبھالا جائے تو اکیلے اسی سے وہ سارے کام پورے ہو سکتے ہیں۔ آپ اچھے خادم قوم ہیں کہ یہ جانتے ہوئے پھر ایک ذرا سی بات سے کہتے ہیں کہ میں آئندہ ہرگز پیش نہیں کروں گا۔ میں تو کہتا ہوں کہ میں ضرور پیش کروں گا۔ اس پر آپ نے کہا کہ میں ساتھ چلا جاؤں گا' مگر بات نہیں کروں گا' تو خواجہ صاحب نے کہا کہ میں بھی ساتھ ہی جانے کے لئے کہتا ہوں بات تو میں نہیں کراتا۔ بات تو میں خود کروں گا۔

غرض کہ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں۔ جن سے اس بات کا صاف صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانہ میں ہی مالی اعتراض کا درس خواجہ صاحب نے شروع کر دیا تھا۔

(کشف الاختلاف ص ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴ مصنفہ سید سرور شاہ صاحب قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے اسراف کے معاملات

جو شخص کچھ مدد دے کے مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے۔ ایسا حملہ قابل برداشت نہیں اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں' اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دے گا۔ جو صدق و اخلاص رکھتی ہو گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے...... یعنی خدا تیری اپنے پاس سے مدد کرے گا۔ تیری وہ مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ وحی کریں گے اور الہام کریں گے پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی نہیں سمجھتا جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں...... میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لیے مجبور نہیں کرتا۔ جس کا ایمان ہنوز

ناتمام ہے۔ مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے تمام کاروبار خواہ اس کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں۔ میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے۔ اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے مجھے کسی کی پرواہ نہیں جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے گویا ہر روز کہتا ہے کہ میں ہی بھیجتا ہوں جو آتا ہے اور کبھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کا ارشاد مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۳۱ / مارچ ۱۹۰۵ء ملفوظات ص ۳۲۶۔ ۳۲۵ ج ۷ ربوہ)

میاں محمود احمد صاحب کا خط بنام مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول مال کا چکر کھل کر سامنے آرہا ہے لگتا ایسے ہے کہ یہ سارا کھیل ہی مال و دولت کے لیے تھا

باقی آپ سے (یعنی مولوی حکیم نورالدین صاحب قادیانی خلیفہ اول سے) میں (یعنی میاں محمود احمد صاحب ابن مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ابتلا اگر حضرت (مرزا) صاحب زندہ ہوتے تو ان کے عہد میں بھی آتا۔ کیونکہ یہ لوگ (یعنی خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری) اندر ہی اندر تیاری کر رہے تھے۔ چنانچہ نواب صاحب نے بتایا کہ ان سے انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب سے حساب لیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات پائی اسی دن بیماری سے کچھ ہی پہلے کہا کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں۔ ان کو ایسا

نہ کرنا چاہیے تھا۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا' چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کا ایک خط لے کر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی (صاحب) نے لکھا ہے کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے۔ باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے۔ وہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آ کر آپ نے بہت غصہ ظاہر کیا کہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں۔ ان کو اس روپیہ سے کیا تعلق' اگر آج میں الگ ہو جاؤں تو سب آمدن بند ہو جائے......

پھر خواجہ صاحب نے ایک ڈیپوٹیشن کے موقعہ پر جو عمارت مدرسہ کا چندہ لینے گیا تھا۔ مولوی محمد علی سے کہا کہ حضرت (مرزا) صاحب آپ تو خوب عیش و آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے خرچ گھٹا کر بھی چندہ دو جس کا جواب مولوی محمد علی (صاحب) نے یہ دیا کہ ہاں اس کا انکار تو نہیں ہوسکتا مگر بشریت ہے۔ کیا ضرور...... میرا ان باتوں کے لکھنے سے یہ مطلب تھا کہ یہ ابھی بات شروع نہیں ہوئی تھی بلکہ حضرت اقدس کہ زمانہ سے ہے وہ (یعنی مرزا صاحب) لنگر کا چندہ اپنے پاس رکھتے تھے۔ آپ نے وہ بھی ان کے (یعنی خواجہ صاحب وغیرہ کے) حوالے کر دیا اب ان کو خیال سوجھا کہ چلو اور بھی سب کچھ چھینو۔ باقی رہا ان کا تقویٰ وہ تو ان بلوں اور بجٹوں سے بہت کچھ ظاہر ہوسکتا ہے کہ جس پر شور مچا رہے ہیں وہ کام روزمرہ خود کرتے ہیں۔

(میاں محمود احمد صاحب کا خط بنام مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول مندرجہ حقیقت اختلاف ۵۳۔ ۵۲ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

اس خط کے آخری فقرہ سے میاں صاحب کی گھبراہٹ جو ان کو اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ سب کچھ انجمن کے ہاتھ میں چلا گیا ہے اور جا رہا ہے۔ کس قدر عیاں ہے۔ حضرت مولوی (نورالدین) صاحب مرحوم کا بھی اسے بڑا قصور قرار دیا گیا ہے کہ انہوں نے لنگر کا چندہ بھی انجمن کے حوالہ کر دیا اور اب ان کو خیال سوجھا کہ چلو سب کچھ ہی چھینو...... مگر یہ سب کچھ چھین کر ہم کہاں لے جا رہے تھے۔ کیا اپنی جائیداد بڑھا رہے تھے۔ یا قوم پر ہی صرف کر

رہے تھے...... ہاں میاں (محمود احمد) صاحب کی ذاتی جائیداد بہت بڑھ گئی ہے اور مریدوں کے بھی مکانات بن گئے ہیں۔

(حقیقت اختلاف ص ۲۷ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

میں (یعنی محمد علی صاحب لاہوری) اس سے انکار نہیں کرتا کہ میاں (محمود احمد) صاحب نے چند مقامات پر مبلغین بھیجنے کا اچھا کام کیا ہے مگر حق تو یہ ہے کہ اس راہ میں بھی سابق وہی شخص ہے جسے میاں صاحب منافق کہہ رہے ہیں اور میں اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ سالانہ جلسہ پر بہت سے آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ قادیان میں بہت سے احمدیوں نے سکونت اختیار کر لی ہے اور مکانات بنائے ہیں اور اس سے بھی انکار نہیں کرتا کہ سلسلہ پیری مریدی میں میاں صاحب نے نمایاں ترقی کی ہے اور نذر و نیاز کی آمدنی بھی بڑھ گئی ہے اور جناب میاں صاحب کی ذاتی جائیداد بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

(حقیقت اختلاف ص ۳۰ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب قادیانی امیر جماعت لاہور)

بیت المال

دوسرا مطالبہ جو در اصل پہلے ہی مطالبہ پر مبنی ہے میں یہ کرتا ہوں کہ جماعت کے مخلص افراد کی ایک جماعت ایسی نکلے جو آمدنی کا ۵/۱ سے ۳/۱ حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لئے تین سال تک بیت المال میں جمع کرائے۔ اس کی صورت یہ ہو کہ جس قدر وہ مختلف چندوں میں دیتے ہیں۔ یا دوسرے ثواب کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں یا دار الانوار کمیٹی کا حصہ یا حصے انہوں نے لئے ہیں۔ (اخبارات وغیرہ کی قیمتوں کے علاوہ) وہ سب رقم اس حصہ میں کاٹ لیں اور باقی رقم اس تحریک کی امانت میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس جمع کرا دیں۔ مثلاً ایک شخص کی پانچ سو روپیہ آمد ہے اور وہ موصی بھی ہے اور دار الانوار کا ایک حصہ بھی اس نے لیا ہے۔ وہ دس بارہ روپے ماہوار اور ثواب کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے۔ اس

شخص نے ۵/۱ دینے کا عہد کرلیا اور یہ سو روپے کی رقم ہوئی۔ وصیت ایسے شخص کی پچاس ہوئی (بہشتی مقبرہ کے واسطے) دارالانوار کمیٹی کے ۲۵ ہوئے چندہ کشمیر اور دوسرے کارہائے ثواب مثلاً بارہ روپے ہوئے یہ کل رقم ۸۷ ہوئی۔ باقی تیرہ روپے ماہوار اس شخص کو انجمن میں اس تحریک کی امانت میں جمع کراتے رہنے چاہئیں......

اس مطالبے کے ماتحت جو آنا چاہے اسے چاہیے کہ جلد سے جلد مجھے اطلاع دے...... مقرر تین سال کے بعد جتنی رقم جمع ہوگی وہ یا تو نقد یا رقم کے برابر جائیداد کی صورت میں اسے واپس دے دی جائے گی...... جو کمیٹی میں اس رقم کی حفاظت کے لیے مقرر کردوں گا اس کا فرض ہوگا کہ ہر شخص پر ثابت کردے کہ اگر کسی کی جائیداد کی صورت میں روپیہ واپس کیا جا رہا ہے تو وہ جائیداد فی الواقع اس رقم میں خریدی گئی ہے۔

(خطبہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج ۲۲ نمبر ۶۶ ص ۱۲، ۱۳ مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۳۴ء)

کیا حقیقت میں ایسا ہوا؟

ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کی رونق ہوتی ہے۔ بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے، بگھیاں، ٹم ٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شکرمیں، پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ اخبار ''الحکم'' ج ٦ ''نمبر ١٦'' ص ١٢۔ ١٣ 'مورخہ ٣/اپریل ١٩٠٢ء تذکرہ ٤١٩۔ ٤٢٠ 'طبع ٤)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اور میاں محمود احمد صاحب لوگوں کو قادیان آنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور مرزا بشیر احمد صاحب پراپرٹی ڈیلر کا رول ادا کر رہے ہیں

جو شخص سب کو چھوڑ کر اس جگہ (قادیان) آ کر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھ کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔

(تریاق القلوب ص ٦٠ روحانی خزائن ص ٢٦٢ ج ١٥ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

پھر ایک اور بڑا ذریعہ تزکیہ نفوس کا ہے جو مسیح موعود (مرزا صاحب) نے کہا ہے اور میرا یقین ہے کہ وہ بالکل درست ہے ہر ہر حرف اس کا سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص جو قادیان نہیں آتا' یا کم از کم ہجرت کی خواہش نہیں رکھتا۔ اس کی نسبت شبہ ہے کہ اس کا ایمان درست ہو...... قادیان کی نسبت اللہ تعالیٰ نے انہ اوی القریتہ فرمایا یہ بالکل درست ہے کہ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکت نازل ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی فرماتے تھے۔

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(منصب خلافت ص ٣٣ مصنفہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان)

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہش منداحباب مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں ہر وقت ہر قسم اور ہر موقع کی زمین موجود رہتی ہے۔ تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جائیں۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

(اخبار الفضل قادیان جلد ۹ نمبر ۱۰۰ مورخہ ۲۲/جون ۱۹۲۲ء)

قادیان کی نئی آبادی کے مختلف محلّہ جات میں مختلف موقعوں پر قطعات اراضی قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہش منداحباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

(اخبار ''الفضل'' قادیان مورخہ ۲۳/فروری ۱۹۲۶ء جلد ۱۳' نمبر ۸۸' ص ۱۰' ۲۳/مارچ ۱۹۲۶ء جلد ۱۳ نمبر ۹۶)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نبصرہ العزیز کی کوٹھی واقع دارالانوار قادیان کے احاطہ کے ساتھ بالکل ملحق جانب شمال کچھ رقبہ مملوکہ مرزا عزیز احمد صاحب و مرزا رشید احمد صاحب قابل فروخت موجود ہے۔ جس کے فروخت کرنے کا مالکان کی طرف سے اختیار دیا گیا ہے...... نہایت باموقع اور اعلیٰ درجہ کی زمین ہے۔ قیمت یک مشت وصول کی جائے گی۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

(اخبار الفضل قادیان نمبر ۱۷ جلد ۲۲ مورخہ ۷/اگست ۱۹۳۴ء)

قبریں برائے فروخت ہر کام میں پیسے کا چکر مرنے والوں کو بھی نہیں چھوڑا

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) نے فرمایا کہ نماز سے کوئی بیس یا پچیس منٹ پیشتر میں نے خواب دیکھا کہ گویا ایک زمین خریدی ہے کہ اپنی جماعت کی میتیں وہاں دفن کیا کریں تو کہا گیا کہ اس کا نام مقبرہ بہشتی ہے یعنی جو اس میں دفن ہوگا وہ بہشتی ہوگا۔

(مکاشفات ص ۲۳ مولفہ بابو منظور الٰہی صاحب قادیانی)

فاوحی الی ربی و اشار الی ارض وقال انہا الارض تحتہا الجنتہ فمن دفن فیہا دخل الجنتہ و انہ من الا منین

ترجمہ: تو خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی اور ایک زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ وہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے پس جو شخص اس میں دفن کیا گیا۔ وہ جنت میں داخل ہوا اور وہ امن پانے والوں میں سے ہے۔

(الاستفتاء عربی ص ۵۱ روحانی خزائن ص ۶۷۵ ج ۲۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

کشفی رنگ میں وہ مقبرہ مجھے دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور پھر الہام ہوا۔ مقابر الارض لا تقابل هذا الارض (روئے زمین کی تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔)

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مکاشفات ص ۵۹ مولفہ محمد منظور الٰہی صاب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقبرہ بہشتی کے متعلق حسب ذیل ارشادات رسالہ الوصیت میں فرمائے

ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اس قبرستان کے لیے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے، بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمتہ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان کو اس سے حصہ نہیں۔

آگے چل کر اس میں داخل ہونے کی شرائط بیان فرمائی گئی ہیں اور ان شرائط کے بعد یہ اضافہ فرمایا ہے۔

میری نسب میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک کے لیے مرد ہو یا عورت ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۵۴ مورخہ ۲ رستمبر ۱۹۳۶ء)

ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں...... چونکہ اس قبرستان کے لیے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ...... اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لیے ایسے شرائط لگا دیے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں...... پہلی شرط یہ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف (تکمیل احاطہ وغیرہ) کے لئے چندہ داخل کرے...... دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے کہ اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے...... تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو...... ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ ان کو بجز صندوق قادیان لانا ناجائز ہوگا اور نیز ضروری ہوگا کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں......

اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کے مرض سے فوت ہوں...... ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں...... اگر کوئی صاحب دسویں حصہ جائیداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت لانا متعذر ہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ

اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔

اگر خوانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو۔جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ قبرستان میں لا یا جائے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہر مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لا یا جائے۔

میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔باقی ہر ایک کے لیے مرد ہو یا عورت ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

(الوصیت ص ۱۶ تا ۲۹ روحانی خزائن ص ۳۱۶ تا ۳۲۷ ج ۲۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے جو وصیت نہیں کرتا وہ منافق ہے اور وصیت کا کم از کم چندہ ۱۰/۱ حصہ مال رکھا ہے۔

(منہاج الطالبین مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان ص ۱۶)

نا قابل واپسی وصیتیں

بقایا داران حصہ آمد کے متعلق اخبار الفضل میں متواتر کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے کہ یہ اعلان مساجد میں پڑھ کر سنا دیا جائے مگر معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتوں کے عہدہ داران نے ابھی تک ایسا نہیں کیا۔اب مزید توجہ کے لئے مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے کہ اس آواز کو ہر موصی تک پہنچا دیں۔

بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفہ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ کے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہ کرے گا۔نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔اس کی وصیت انجمن کار بردازان مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہے۔اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے اور جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں۔ان کے لیے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے کہ جو موصی وصیت کا

چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرلے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لیے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۲۳ ص ۷ مورخہ ۱۱؍ستمبر ۱۹۳۶ء)

بقایادارن موصیان حصہ آمد کے متعلق کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے کہ آخر اکتوبر ۱۹۳۶ء تک جن موصیان حصہ آمد کا بقایا ادا نہ ہوگا یا ادائیگی بقایا کے متعلق نظارت ہذا سے انہوں نے مہلت حاصل نہ کرلی ہو۔ ان کی وصایا بمراد منسوخی مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ مذکورہ بالا اعلانات کے بعد بعض موصیوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں کہ ہماری وصایا منسوخ کر دی جائیں، ہم بعد میں دوبارہ وصیتیں کر دیں گے۔ اس کے متعلق واضح کر دیا جاتا ہے کہ ایسے موصیوں کی دوبارہ وصایا نہیں لی جائیں گی۔ جو بقایا کی وجہ سے منسوخ کرائیں گے۔
(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۴ نمبر ۷۵ ص ۹ مورخہ ۵؍ستمبر ۱۹۳۶ء)

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول

خطوط بنام

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کا خلاصہ

ہم آپ کی خدمت میں سیٹھ صاحب کے خطوط کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں تا کہ آپ خود دیکھ لیں کہ زیادہ تر خطوط میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے پیسوں ہی کی بات کی ہے۔

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول

خطوط بنام حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کا خلاصہ

مکتوب نمبر ۱

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس خط میں سو روپیہ کا ذکر کیا۔ اور مخالفوں کا تذکرہ کیا۔

مکتوب نمبر ۲

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس خط میں فرمایا کہ ایک دفعہ سو روپیہ اور پھر تار کے ذریعہ ڈیڑھ سو روپیہ مجھ کو پہنچا۔ پھر ایک رسالہ کا بتایا کہ اس پر آپ کا روپیہ خرچ ہوا۔

مکتوب نمبر ۳

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس خط میں بھی دو ہزار کا ذکر کیا۔ اور اسے بڑھا کر تین ہزار کرنے کے بارے میں بھی ذکر کیا۔ پھر اس پانچ ہزار کو بطور انعام کے پیش کرنے کا ذکر کیا۔ اور یہ پانچ ہزار مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سے مانگے۔

مکتوب نمبر ۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے اس خط میں ایک سو روپیہ کا ذکر ملا کہ مجھ کو وصول ہو گئے۔ اور اس میں اخویم حاجی سیٹھ صاحب کے لئے دعا کا ذکر بھی ملا۔ مزید فرمایا کہ آپ کا پہلا روپیہ بھی پہنچ گیا ہے۔

مکتوب نمبر ۵

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس مکتوب میں فرمایا کہ بذریعہ تار مجھ کو پانچ سو روپیہ موصول ہوا۔ نیز فرمایا کہ خواب میں میرے سامنے روپیہ موجود ہو گیا اس سے آپ کے بارے میں خیال آیا کہ یہ آپ ہی ہیں جو مدد کر رہے ہیں۔

مکتوب نمبر ٦

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس میں ایک سو روپیہ کی وصولی کا تذکرہ فرمایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے حاجی سیٹھ صاحب سے فرمایا کہ آپ جو مالی مدد کرتے ہیں اس کی مجھ کو قبل از وقت خبر ہو جاتی ہے۔

مکتوب نمبر ٧

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ تین روز ہوئے کہ آپ کا عطیہ یعنی مبلغ سو روپیہ بذریعہ ڈاک مجھ کو وصول ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مزید فرمایا کہ آپ ہماری مالی خدمت کر رہے ہیں اس کے عوض ہماری یہی دعا ہے کہ خدا آپ کو رحمتوں سے مالا مال کرے۔

مکتوب نمبر ٨

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے یہاں ایک سو روپیہ کے پہنچنے کی بات کی۔ اور اس روپیہ کے بدلے میں اجر کی بات کی۔

مکتوب نمبر ٩

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس خط میں بھی ایک سو روپیہ کی وصولی کا تذکرہ کیا۔

مکتوب نمبر ١٠

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ میں علالت کی وجہ سے جواب نہ لکھ سکا اور آپ کی تشریف سے بہت خوشی ہوگی۔ پھر استخارہ مسنونہ کا طریقہ بیان کیا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ قل یا ایھا الکفرون پڑھیں۔ یعنی الحمد پڑھنے کے بعد ملالیں اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورۃ الاخلاص یعنی قل ھو اللہ احد ملالیں اور پھر التحیات میں آخر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں۔ یہ اس عاجز کا طریقہ ہے۔ سفروں میں ہزاروں بلاؤں کا احتمال ہوتا ہے

مکتوب نمبر ۱۱

اس خط میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مجھے مبلغ سو روپیہ آپ کی طرف سے ملا۔ اور مزید فرمایا کہ میں ایک کتاب لکھنا چاہتا ہوں جس میں آپ جیسے بھائی جو خدمت کر رہے ہیں ان کا ذکر کروں تا کہ باقی لوگ بھی آپ کی پیروی کریں۔

مکتوب نمبر ۱۲

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ذکر فرمایا کہ حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب آپ کی بہو کی علالت کا سن کر بہت تردد ہوا۔ میں اس کے لیے دعا کرتا رہوں گا۔ اور کسی حاذق ڈاکٹر سے علاج کرانا چاہیے۔

مکتوب نمبر ۱۳

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس میں ذکر فرمایا کہ مبلغ ایک سو روپیہ آپ کی طرف سے مجھ کو ملا اور آپ میں صحابۂ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رنگ پایا جاتا ہے۔

مکتوب نمبر ۱۴

یہاں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے حال واحوال کا پوچھا۔

مکتوب نمبر ۱۵

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس میں تذکرہ فرمایا کہ آپ کی طرف سے اس وقت ۲۴/ مارچ ۹۷ء میں مبلغ سو روپیہ بذریعہ تار مجھ کو ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ہمدردی اور خدمت کا اجر دے۔

مکتوب نمبر ۱۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے یہاں ایک عمدہ ریشمی تھان اطلس کی موصولی کا ذکر فرمایا۔

مکتوب نمبر ۱۷

اس میں تذکرہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو ایک سو روپیہ وصول ہوا۔ اور اس کے ساتھ مرزا صاحب کو کپڑے اور کڑے لڑکی کے لئے بھی ملے۔

مکتوب نمبر ۱۸

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ذکر فرمایا کہ مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ خدا تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ آج ایک خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس ارادہ میں کامیابی نہ ہو۔ اور مزید ایک الہام کا ذکر کیا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی اور نشان ظہور میں آنے والا ہے۔

مکتوب نمبر ۱۹

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ اس وقت ایک سو روپیہ پہنچا۔

مکتوب نمبر ۲۰

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ صاحب سلمہ آپ کے قادیان آنے کی خبر سے خوشی ہوئی۔ آپ ستمبر میں نہ آئیں اس مہینہ میں بہت گرمی ہوتی ہے اور موسمی اور وبائی بیماریاں بھی ہوتی ہیں۔ اس لیے ستمبر کے آخر یا اکتوبر کی پہلی تاریخ بہت مناسب ہے۔

مکتوب نمبر ۲۱

یہاں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تذکرہ فرمایا کہ ایک سو روپیہ مجھ کو موصول ہو گیا۔

مکتوب نمبر ۲۲

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ اس دفعہ ایک سو روپیہ موصول ہوا۔ پھر فرمایا کہ مسجد کی توسیع کے لئے چندہ کی ضرورت ہے۔

مکتوب نمبر ۲۳

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ میں بیمار تھا اس لیے فرزند مرحوم اخویم سیٹھ صالح محمد صاحب پر عزا پرسی نہ کر سکا۔ اور چندہ دو سو روپیہ برائے مسجد وصول پایا ہے۔ پھر چندہ بھیجنے والے احباب کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ دوسری مد میں آپ کی طرف سے سو روپیہ پہنچا۔

مکتوب نمبر ۲۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک سو روپیہ بذریعہ تار مجھ کو پہنچا۔

مکتوب نمبر ۲۵

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس خط میں فرمایا کہ کسی نے ان کے خلاف ثمن جاری کرا دیا ہے۔

مکتوب نمبر ۲۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ میں آپ کے لیے دُعا میں مصروف ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ بے صبری سے میرے پاس آجائیں اور مجھ کو اپنے حال پر ہر وقت متوجہ سمجھیں۔

مکتوب نمبر ۲۷

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ یہ عاجز بدستور دعا میں مصروف ہے۔ آپ استغفار کریں اور آپ قادیان آئیں۔ اس تکلیف سفر سے دعا کی قبولیت بڑھے گی۔

مکتوب نمبر ۲۸

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ سے فرمایا کہ میں سخت بیمار تھا گویا کہ آخری وقت ہے اور اس وقت بھی آپ کے لیے دعا کرتا رہا۔

مکتوب نمبر ۲۹

اس مکتوب میں مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ سے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ میں سرگرمی سے دعا میں مشغول ہوں۔ آپ پورا پورا بھروسہ رکھیں امید ہے میری دعا قبول ہوگی۔

مکتوب نمبر ۳۰

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ سے فرمایا کہ یہ عاجز نہایت جوش سے آپ کے لیے دُعا کر رہا ہے۔

مکتوب نمبر ۳۱

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ یہ عاجز جوش سے دُعا میں مصروف ہے۔

مکتوب نمبر ۳۲

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے یہاں ذکر فرمایا کہ کل کی تاریخ میں مبلغ ایک سو روپیہ مجھے ملا۔

مکتوب نمبر ۳۳

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس مکتوب میں تذکرہ کیا کہ میری طبیعت علیل ہے مگر آپ کے لیے دُعا کرتا ہوں۔ پھر طاعون کا ذکر فرمایا۔

مکتوب نمبر ۳۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ میری طبیعت علیل ہے جب مجھے وہ دعا آئے گی جو اپنی قبولیت ساتھ رکھتی ہے تو اس سے آپ کے سب غم دور ہوں گے

مکتوب نمبر ۳۵

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ سے فرمایا کہ اب طبیعت قدرے بہتر ہے۔ میں کثرت سے نمازوں میں آپ کی حاجت براری کے لیے دعا کرتا ہوں اور آپ کی گھبراہٹ بھی اسی وجہ سے کم ہوئی ہے۔

مکتوب نمبر ۳۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ محبی اخویم سیٹھ صاحب میری طبیعت ابھی تک علیل

ہے۔اور میرا دل بے تاب ہے کہ آپ کے والد صاحب کی رفع پریشانی کے لیے دعا کروں۔ پھر طاعون کے زور کا ذکر کیا۔

مکتوب نمبر ۳۷

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس خط میں لکھا کہ مجھے ایک سو روپیہ موصول ہو گیا۔اور مزید لکھا کہ عجیب بات ہے کہ ضرورتوں کے وقت آپ کی طرف سے مدد پہنچتی ہے۔

مکتوب نمبر ۳۸

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے طاعون کا تذکرہ فرمایا اور طاعون کے انسانی جسم پر اثرات کا بھی ذکر فرمایا۔

مکتوب نمبر ۳۹

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سے فرمایا کہ آپ کے خط سے حالات معلوم ہوئے۔اب میں آپ کے لیے دعا کو بڑھا دوں گا۔

مکتوب نمبر ۴۰

مرزا غلام احمد صاحب نے اس مکتوب میں مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سے طاعون کے بارے میں ذکر کیا۔اور طاعون کی بیماری کی تفصیل بیان کی۔

مکتوب نمبر ۴۱

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ آج کی ڈاک میں ایک سو روپیہ مجھ کو ملا۔

مکتوب نمبر ۴۲

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب اور عزیزی سیٹھ احمد عبدالرحمٰن صاحب کی اہلیہ کے لیے دُعا کی۔

مکتوب نمبر ۴۳

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس خط میں بتایا کہ ایک سو روپیہ مجھ کو مل گیا۔

مکتوب نمبر ۴۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم صاحب سلمہ سے فرمایا کہ میں بفضل تعالیٰ آپ کے لیے دعا میں مصروف ہوں آپ ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں۔

مکتوب نمر ۴۵

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ میں آپ کے تار کا منتظر نہیں مجھے اس بات کا زیادہ انتظار ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت کی تار پہونچے۔

مکتوب نمبر ۴۶

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ ان کے لیے دعا کر رہے ہیں۔

مکتوب نمبر ۴۷

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس میں درج کیا کہ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ نقد مجھ کو مل گیا۔

مکتوب نمبر ۴۸

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس مکتوب میں مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ کو یقین دلا رہے ہیں کہ آپ کے لیے دعا برابر جاری ہے۔

مکتوب نمبر ۴۹

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ میں آپ کے لیے دُعا میں مشغول ہوں اور مجھے یقین ہے میری دعا معمولی نہیں۔

مکتوب نمبر ۵۰

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے یہاں لکھا کہ مبلغ ایک سو روپیہ ملا۔ اور ساتھ روپے بھیجنے والے کے لئے دعا کی۔

مکتوب نمبر ۵۱

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مبلغ سو روپیہ کی رسید پہلے لکھ چکا ہوں اور پھر طاعون کی دوا بھیجنے کا ذکر فرمایا۔

مکتوب نمبر ۵۲

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ذکر کیا کہ مبلغ ایک سو روپیہ مل گیا۔ اور پھر روپے بھیجنے والے کو دعا دی۔

مکتوب نمبر ۵۳

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ کوئی شخص کسی مطلب کے لیے بہت سا مال دے گا۔ اس کو کتاب میں بھی لکھ لیا تھا۔ اور اس کو گھر کے قریب مسجد کی دیوار پر بھی لکھا ہے۔ الہام میں نہ مدت کا اور نہ کسی شخص کا ذکر ہے۔ کیونکہ میرا دل مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ کی طرف ہے اس لیے یہ الہام ان کے لیے ہے۔ پھر لاکھ دو لاکھ روپے کی بات کی ہے۔

مکتوب نمبر ۵۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب یہاں اخویم سیٹھ صاحب سے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ ہر ایک کام میں للہ خدمتین سبقت لے جاتے ہیں اور پھر دعا دیتے ہیں کہ اللہ آپ کو ان خدمات کا اجر دے گا۔

مکتوب نمبر ۵۵

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے خط کے روانہ کرنے کے بعد آج مبلغ سو روپیہ مرسلہ بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔ پھر اس روپے کے عوض دعا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ کے روپے سے کاروبار میں اس قدر مدد ملتی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ مرزا صاحب مزید فرماتے ہیں کہ اخویم سیٹھ صاحب آپ دل میں ایک نذر مقرر کر چھوڑیں کہ اگر امور تجارت میں ایک عمدہ

کامیابی ملے تو آپ یکمشت نذر مجھے ارسال فرما دیں اس ذریعہ سے اپنے اس سلسلہ کو بھی کافی مدد پہنچ جائے گی کیونکہ اب یہ سلسلہ کافی مشکلات میں پھنسا ہوا ہے۔

مکتوب نمبر ۵۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اخویم سیٹھ صاحب سے فرمایا کہ آج مشک و عنبر بمبئی سے پہنچ گیا۔

مکتوب نمبر ۵۷

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ کو خوش خبری کی امید دلائی۔

مکتوب نمبر ۵۸

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ایک سو روپیہ کا ذکر فرمایا کہ وہ آج مجھ کو ملا۔

مکتوب نمبر ۵۹

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ کل کی ڈاک میں مبلغ پچاس روپیہ عرب صاحب کی طرف سے پہنچا۔ اور سو روپیہ لال جی دالجی صاحب کا بھی پہنچ گیا۔ اور رسید روپیہ کی خبر پہنچا دیں۔

مکتوب نمبر ۶۰

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ میرا حال کچھ اس طرح ہے جیسے ایک گدا کچھ سوال کر کے اس دروازہ پر جم جاتا ہے جب تک اندر سے کچھ مل نہ جائے۔ میں آپ کے لیے بیقرار ہوں اور دعا کا سلسلہ جاری ہے۔

مکتوب نمبر ۶۱

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ آپ تشریف نہیں لائے اور دعا انتہا تک پہنچ گئی ہے۔

مکتوب نمبر ۶۲

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اخویم سیٹھ صاحب کو لکھا کہ آپ کا عنایت نامہ اور مبلغ ایک سو روپیہ مجھ کو پہنچا۔ مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے مدراس سے چندہ اکٹھا کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ آپ ہر وقت مالی امداد کرتے رہے اس لئے اب آپ اس چندہ کے لئے مستثنیٰ ہیں اور آپ کا پہلے ہی بہت سا چندہ پہنچ چکا ہے۔

مکتوب نمبر ۶۳

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب کے لیے دعا کی۔

مکتوب نمبر ۶۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ میں جیسے آپ کے روبرو آپ کے لیے دعا میں مشغول تھا ایسے ہی آپ کے بعد میں بھی مشغول ہوں۔

مکتوب نمبر ۶۵

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مبلغ دو سو روپیہ مرسلہ آں مکرم مجھ کو مل گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے جو آپ اس کی راہ میں اور اس کے بندہ کی مدد کر رہے ہیں۔

مکتوب نمبر ۶۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ میں نے آپ کے لیے دعا کو فراموش نہیں کیا۔ اور اب تک میرے جوش میں کمی نہیں ہے۔

مکتوب نمبر ۶۷

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ کل کی تاریخ میں عنبر بھی پہنچ گیا۔

مکتوب نمبر ۶۸

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس مکتوب میں فرمایا کہ مبلغ ایک سو روپیہ مجھ کو بذریعہ ڈاک پہنچ گیا۔

مکتوب نمبر ٦٩

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مبلغ ایک سو روپیہ موصول ہوا۔

مکتوب نمبر ۷۰

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے دُعا کا ذکر کیا۔

مکتوب نمبر ۷۱

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ذکر فرمایا کہ آپ نے جو مشک بمبئی سے بھیجی تھی وہ گر کر ٹوٹ گئی اور ضائع ہوگئی۔اس لئے مجھے دوبارہ یہ مشک ایک تولہ ارسال فرمادیں۔

مکتوب نمبر ۷۲

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی سلسلہ غبانی کامیابی کے ساتھ ہوگئی اور امید ہے کہ عقد نکاح کے بعد مجھے ضرور مسرور الوقت فرمادیں گے۔

مکتوب نمبر ۷۳

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے وفات عزیزی سیٹھ احمد صاحب کی بیوی کا افسوس کیا۔

مکتوب نمبر ۷۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ آپ کے لیے دعا کرتا رہتا ہوں اور اب کی دفعہ ایسے خاندان میں رشتہ نہ کریں جن میں یہ بیماری ہے۔

مکتوب نمبر ۷۵

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس بیماری کا ذکر فرمایا جوان کو ستمبر کے مہینہ میں اکثر ہوتی ہے۔مزید فرمایا کہ میں آپ کے ہر مقصد کے لیے دعا کرونگا۔

مکتوب نمبر ۷۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ پرسوں کی ڈاک میں ایک سو روپیہ مجھے وصول ہوا۔

مکتوب نمبر ۷۷

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے بیان کیا کہ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ نقد مجھ کو ملا۔ مرزا صاحب مزید فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں قحط ہے اور ہمارے سلسلہ کے اخراجات کا یہ حال ہے کہ دوسو کا آٹا آتا تھا۔ اب خیال کرتا ہوں کہ پانچ سو روپیہ کا آئیگا اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک چلے گا۔ اور دوسرے اخراجات اور مہمانداری ہوتے ہیں اور ایندھن یعنی جلانے کی لکڑی وغیرہ غلہ کی طرح کمیاب ہوگئی ہے اور ایسی کمیاب کہ شاید اب کی دفعہ ڈیڑھ سو یا دوسو روپیہ ماہوار اس کا خرچ ہو ڈرتا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان مشکلات کے وقت ایک اشتہار بھی شائع کروں تا کہ ہر ایک صادق کو ثواب کا موقع ملے اور اس میں کھلے کھلے آپ کا بھی ذکر کروں کیونکہ اب سخت ضرورت کا سامنا ہے۔

مکتوب نمبر ۷۸

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے بیان فرمایا کہ مبلغ سو روپیہ مجھ کو پہنچا۔ اللہ آپ کو بہت اجر بخشے۔

مکتوب نمبر ۷۹

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ آپ کے آنے کی بات سن کر بہت خوشی ہوئی۔

مکتوب نمبر ۸۰

اس میں مرزا غلام احمد صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ آپ کے لیے اس قدر دعا کی گئی ہے کہ جو دنیا میں ایک بڑے خوش نصیب کے لیے ہوسکتی ہے۔

مکتوب نمبر۸۱

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ذکر فرمایا کہ سید احمد خان آخر ایک لاکھ روپیہ کے غم سے دنیا سے کوچ کر گئے

مکتوب نمبر ۸۲

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ آپ گھبراہٹ میں مبتلا نہ ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ میری دُعائیں ہرگز خطا نہیں جائیں گی۔ایک پہاڑ ٹل سکتا ہے مگر یہ دُعائیں نہیں ٹل سکتیں۔

مکتوب نمبر ۸۳

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب کے لیے دُعا کی۔

مکتوب نمبر ۸۴

مرزا غلام احمد صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ کو تسلی دی کہ وسائل معاش گمشدہ دوبارہ مل سکتے ہیں۔

مکتوب نمبر ۸۵

اس مکتوب میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ دُعا کا سلسلہ برابر جاری ہے۔سیٹھ دال جی صاحب نے جو مشک بھیجی ہے اس کے لئے شکریہ ادا کیا۔اور فرمایا کہ یہ مشک درمیانہ درجہ کی تھی۔بات یہ ہے کہ عمدہ مشک ملتی ہی نہیں کبھی کبھی ہاتھ آتی ہے۔

مکتوب نمبر ۸۶

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سے ایک خواب کا ذکر کیا۔

مکتوب نمبر ۸۷

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ کے لیے دُعا کی۔

مکتوب نمبر ۸۸

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے ایک شیشی مشک جو چند روز پہلے مدراس سے آئی کا ذکر کیا۔

مکتوب نمبر ۸۹

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سے فرمایا کہ دُعا برابر کی جاتی ہے۔

مکتوب نمبر ۹۰

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب میں بڑی سرگرمی سے آپ کے لیے دُعا میں مشغول ہوں۔

مکتوب نمبر ۹۱

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ کے لیے برابر دُعا کرنے کا ذکر فرمایا۔

مکتوب نمبر ۹۲

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے فرمایا کہ مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب آپ کے لیے نماز میں برابر دُعا کی جاتی ہے۔

مکتوب نمبر ۹۳

اس میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے ایک زلزلہ کا ذکر فرمایا۔

مکتوب نمبر ۹۴

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ سے فرمایا کہ میں آپ کے لیے دُعا میں سرگرمی سے مشغول ہوں۔

دعوتِ حق

ایک دفعہ پھر ہم آپ کو دل کی گہرایوں سے خلوص کے ساتھ دعوت حق دے رہے ہیں۔

میں تو آپ کو تحریری طور پر ذمہ داری لیتے ہوئے حق کی دعوت دے رہا ہوں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر میں نے کسی کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تو اس بڑے سخت دن کی پوچھ سے نہیں بچ سکوں گا۔

کیا آپ کے مربی/رہنما حضرات اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ تو روز قیامت آپ کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور آپ کو گمراہ کرنے کی ذمہ داری قبول کریں گے؟

اللہ رب العزت کی طرف سے بھیجی گئی آیات کی مدد سے ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت قیامت تک جاری ہے۔ جتنی آیات بھی پیش کی گئی ہیں اِن کے واضح پیغام کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کے جاری و ساری ہونے پر کسی قسم کا شک و شبہ قرآن کے پیغام کی تکذیب/ انکار ہو گا۔ جیسا کہ پہلے اللہ رب العزت کا قرآنی فرمان عرض کیا ہے کہ جب کوئی رسالت جاری ہوتی ہے تو کوئی دوسرا نبی نہیں آتا۔ نبی تب ہی آتا ہے جب کسی رسالت کی روشنی دھیمی پڑنے لگتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی روشنی دھیمی ہونی تو کجا اس کی روشنی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور رسالت کی گرم جوشی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ذرا سوچیں اگر اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی بھیجنا ہوتا تو کیا اللہ رب العزت قرآن کی آیات کو تبدیل کر کے نہ بھیجتے۔ واضح پیغام کے ساتھ جیسا کہ دوسرے انبیا کے لیئے کیا۔

پھر سوچیئے قرآن تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تا قیامت رسالت کی دلیلوں سے بھرا پڑا ہے۔ کوئی ایک آدھ آیت کا غلط ترجمہ کر کے کیسے نبی بن سکتا ہے؟ کیا ایسا دعویٰ باطل، جھوٹ اور فریب پر مبنی نہیں ہے؟ قرآنی آیات میں کھینچا تانی ویسے بھی تکذیبِ قرآن ہے۔

حق کے متلاشیوں کے لیے اللہ رب العزت نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ ذرا سوچیئے اگر آپ نے دیر کر دی تو۔

میں نے جو حق سچ سمجھا پیشِ خدمت کر دیا۔ میں آپ کو یا کسی کو بھی گمراہ نہیں کرونگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ سورۃ الکھف آیت نمبر ۵۱ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا۝ نہیں میں ایسا کہ بناؤں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار۔ یہ جانتے ہوئے بھی میں کسی کو کیوں گمراہ کروں گا۔ گمراہ کرنا تو ویسے بھی شیطان کا کام ہے۔

اس موقع پر اللہ رب العزت کا سورۃ ص کی آیت نمبر ۲۶ کا پیغام بھی آپ تک پہنچانا میرا فرض ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ۝ ترجمہ: یقیناً جو لوگ بھٹک جاتے ہیں اللہ کی راہ سے ان کے لیے ہے

سخت عذاب اس بنا پر کہ وہ بھول گئے یومِ حساب کوO

توبہ کے لیے آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے آپ صرف خلوص دل سے توبہ کر کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ اور اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ؕ پڑھیں۔ آپ صدق دل سے محمد ﷺ کو آخری نبی مانیں یعنی خاتم النبین ۔اللہ رب العزت ہمارے دلوں کے حال اور نیتوں سے واقف ہیں۔ جس قدر ہو سکے محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجیں۔ اللہ رب العزت آپ کو کامیاب و کامران کریں اور سچی راہ اپنانے پر آپ کے درجات کو بلند کریں۔ اللہ رب العزت آپ کو حق اپنانے اور اِس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اپنا بھائی/بہن بنانے کے لیے یہ دعوت آپ کو دل کی گہرائیوں سے دی جاری ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝۳۰ (حم السجدۃ:۳۰)

ترجمہ: یقیناً یہ لوگ جنہوں نے شہادت دی کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے، نازل ہوتے ہیں ان پر فرشتے (یہ کہتے ہوئے) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

انتخاب

جنت کے راستے کا انتخاب

مجھے امید ہے کہ آپ نے اب تک جنت کے راستے کا انتخاب کرلیا ہوگا۔ اگر نہیں کیا تو میں آپ کو یاد کروانا چاہتا ہوں کہ کتاب کھولنے سے پہلے آپ نے دُعا کی تھی کہ یارب العزت مجھے ایسا بنا دیں جیسا کہ آپ رب العزت چاہتے ہیں۔ ویسا بننے کا طریقہ اللہ رب العزت نے یہ فرمایا ہے۔

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ (طٰہٰ : ۱۲۳) پھر اگر آئے تمہارے پاس جوضرور آئے گی میری طرف سے ہدایت۔ تو جو پیروی کرے گا میری ہدایت کی وہ نہ تو بھٹکے گا اور نہ بد بخت ہوگا O

فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾ (النساء: ۶۵) سو قسم ہے تمہارے رب کی (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ فیصلہ کرنے والا نہ تسلیم کرلیں تم کو اپنے باہمی اختلافات میں پھر نہ پاویں اپنے دلوں میں کوئی کھٹک اس پر جو، فیصلہ کیا ہو تم نے اور تسلیم کرلیں اُسے جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے O

دو باتیں جو کہ یادرکھنے کی ہیں ایک تو یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا حاکم تسلیم نہ کرنے والا کبھی مومن نہیں ہو سکتا دوسرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت بذریعہ قرآن جاری وساری ہے اور اللہ رب العزت نے اِس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے اور جاری رسالت کے دوران کسی اور آنے والے کی ضرورت نہیں۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ (المائدۃ: ۹۲) اطاعت کرو اللہ اور اطاعت کرو رسول کی اور بچتے رہو (برائیوں سے) یعنی بہت احتیاط کرو۔ (اس آیت میں بھی فرمانِ باری تعالیٰ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جاری وساری رسالت کا نہ صرف ذکر فرما رہے ہیں بلکہ اس میں بہت احتیاط کرنے کا بھی حکم ہے)

وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱﴾ (الانفال: ۱) اور اطاعت کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی، اگر ہو تم مومن O (مومن ہونے کے لیے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت ضروری

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی اطاعت بذریعہ قرآن ہے اور یہ رسالت رہتی دنیا تک جاری رہے گی پھر یاد دھیانی کروانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی رسالت جاری ہوتی ہے تو کسی اور کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہاں پر میں یہ بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت جو کہ بذریعہ قرآن محفوظ ہے، مکمل ہے اور آسان ہے اور اللہ رب العزت کو پسند ہے۔

آپ خود سوچیں کہ جو کہ مکمل ہے محفوظ ہے اور اللہ رب العزت کی پسندیدہ ہے اور آسان ہے، اس کے بعد کسی اور کے آنے کی کوئی ضرورت ہے؟)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ (محمد: ٣٣)

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور مت برباد کرو اپنے اعمال O (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاری وساری رسالت کا ذکر ہے اور اس کے ساتھ تنبیہ کی گئی ہے کہ کسی اور کی اطاعت کرنے سے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اللہ رب العزت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے علاوہ کسی بھی شکل میں کسی اور کی اطاعت سیدھا سیدھا گمراہی کا راستہ ہے۔ اس سے انسانوں کے اعمال ضائع ہو جائیں گے)

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾

(المائدۃ: ٧٧) اور مت پیروی کروان لوگوں کے خواہشاتِ نفس کی جو خود بھی گمراہ ہوئے تم سے پہلے اور گمراہ کر گئے بہت سوں کو اور بھٹک گئے سیدھی راہ سے O

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ (المومن: ١٨) اور ڈراؤ تم ان لوگوں کو اس دن سے جو قریب آ لگا ہے جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پی رہے ہوں گے۔ نہیں ہوگا ظالموں کے لیے کوئی مشفق دوست اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا جس کی بات مانی جائے O (قرآن کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلمانوں کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن بلایا جائے گا۔ آپ کے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی صاحب جن کی آپ اطاعت کرتے ہیں آپ کی

شفاعت کر سکیں گے؟ اللہ رب العزت نے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسلمانوں کی شفاعت کے لیے بلانا ہے)

آپ کی دُعا کی قبولیت کا جو طریقہ اللہ رب العزت نے قرآن میں فرمایا ہے وہ میں نے اپنی عقل کے مطابق بیان کر دیا ہے۔ ساری باتوں کا لب لباب اللہ کی اطاعت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر بلا شرکتِ غیرے ایمان ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی یا رسول نہ ماننا ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

نوٹ: قارئین حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھ کر دوسروں تک پہنچا کر اپنے لیے صدقہ جاریہ بنائیں۔

مرزا مسرور احمد صاحب کے نام کھلا خط

جناب مرزا مسرور صاحب

کتاب آپ کے مطالعہ سے گزر چکی ہوگی اِس کتاب میں میں نے کوشش کی ہے کہ قرآن محمد ﷺ کے بارے میں جو آیات پیش کرتا ہے وہ بیان کروں۔ نبوت اور رسالت کے بارے میں قرآنی احکامات اور قادیانی تحریریں قرآن کے ترازو میں کیا وزن رکھتی ہیں خاص طور پر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی تحریریں۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ میں نے قادیانی حوالاجات اور قرآنی آیات کے پیش کرنے میں کسی قسم کی غلط بیانی سے کام نہیں لیا۔

آپ نے یہ بھی محسوس کیا ہوگا کہ قرآن کے ترازو میں آپ کے عقائد اور خیالات پورے نہیں اترتے۔ اس لیے میں آپ کو اور آپ کے رفقاء کو خلوصِ دل سے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔

آپ کا قرآن کا مطالعہ مجھ سے کہیں زیادہ ہوگا آپ مجھ سے بہتر طور پر سمجھتے ہوں گے کہ اس دنیا کی شان وشوکت، جاہ وجلال اور دولت اس بڑے سخت دن (جس کا وعدہ اللہ رب العزت نے کیا ہے) بالکل کام نہ آنے والی چیزیں ہیں۔

میں آپ کو یہاں پر یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ تو خود اپنے آپ کو آخرین میں شمار کرتے ہیں ۔تو پھر تو آپ کو ہدایت کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ مرزا طاہر احمد صاحب کے مطابق (جو کہ درست ہے) تو یہ آخرین کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے لیے بھی محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا اور آپ ﷺ کی رسالت کا یہ پیغام بذریعہ قرآن آج بھی اِن آخرین کو کھلی گمراہی سے نکالنے کے لیے موجود ہے۔

اللہ رب العزت آپ کو اِس گمراہی سے نکلنے میں مدد فرمادیں اور آپ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ فیصلہ آپ اور آپ کے رفقاء نے خود کرنا ہے

جاوید اختر جوہری

ہمیں امید ہے کہ آپ نے حق کے راستے کا انتخاب کیا ہوگا۔ ہم اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کے درجات کو بلند کر دیں کہ آپ کو نبی پاک محمد ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ پھر آپ دیکھیں کہ اللہ رب العزت کے سچے نبی کتنے پُرنور ہوتے ہیں اور ایک دفعہ کی زیارت کتنی لطف اندوز ہوتی ہے اور انسان ساری زندگی اس کا مزا لیتا رہتا ہے۔

اپنی دعاؤں میں اس خاکسار کو اور اُن تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں مدد فراہم کی یاد رکھیں۔

طالبِ دُعا

جاوید اختر جوہری